

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U67659

بہا لیری چمن عشق کی توفیق می گزین سہا ل گلشن ہند یعنی



مرو



گلشن مطہر عشق و منہ منشی نوکش و بیتان کی بخش طبع ہو



[illegible]

کہیں وہ  
 فضل کلین کہ تھا مجھ سے  
 قوراز کا اگر سے کا کشتن کی  
 قوراز میں خدی کا کشتن کی  
 رنج سے چھل کو کھڑا تو جی کا کشتن کی  
 خانہ کی ایک پانی بہا دے کر  
 نام گم نام ارم کی کشتن کی  
 کہ اسباب کا خواہاں نہیں

خان کرمی  
 قاتلین کنی  
 کچھ کر دوق  
 آریہ دنیہ

صبر پر چاؤ کا دوا خانہ کی نشاۃ کا  
 ضبط کرتے کرتے مرغانِ قفس تنگ آتے ہیں  
 اب رہائی انہی پر پیدا کیا ہے  
 لگانے پر تیرا دل آسانی دے گا  
 دوا کی یاد کا

دور مری یاربن دوران سر مو جانیکا  
کارگریه تیر بے پیکان سر مو جانیکا  
گرم رقاری مین مہنگ سر مو جانیکا  
گر بی انگشت تو شق القمر مو جانیکا  
قطره نیسان مین کچ جو کمر مو جانیکا  
کو کوب مین ہون تو بھی در بدر مو جانیکا  
چاند سا چہرہ ترا شک قمر مو جانیکا  
یہ منہ دل بھی کجی زہر زہر مو جانیکا  
ختم اکدن دورہ شمس قمر مو جانیکا  
ز شک مہر کیا نہیں تو ما کمر مو جانیکا  
شاخ سر خیرک لکھیا تہر مو جانیکا  
دیدہ اہل نظر مین تیرا کمر مو جانیکا  
کیا سمجھتا تھا یہ زندان میرا کمر مو جانیکا  
وہ مین رنگ موی گل نوع دگر مو جانیکا  
جس طرح تو مہر اک عالم دورہ مو جانیکا  
بال سے باریک مضمحل کمر مو جانیکا  
سنگ نیرہ ہاتھ مین لگا تو زہر مو جانیکا  
خلت شب سے سیر سحر مو جانیکا  
انہم میرا آخر اسے در جگر مو جانیکا

وہ گلگون میں افیون کا شرمو جا گیا  
 ہری مالو کا ترے دل میں اثر ہو جا گیا  
 مے سے باہر حشر تاق سفر ہو جا گیا  
 جو میں بھی ایسے مری ہو مجھ ختم الدنی  
 کچھ سہیہ نشان ہی طیفان لے گیا  
 نیکی گردش میں تھک جو بھی مری آوارگی  
 رک کا عالم بنا دیا اسے حسن شباب  
 بس عالم ہی تہ و بالا فلک کو ہاتھ کر  
 یوں نہیں بن کر اگر خوشیں ہمیشہ مہر واد  
 مثل مہنی راہ مانگو گا اگر دریا ستین  
 وہ شجر مہن ہی طالع ہوگی سرسری مری  
 لکاسی سرسبز شہر کر گیا تو اگر  
 سیر کو آیا تھا ہستی میں مے میں صبح  
 ہی عبت نازا میں حسن کہ تھا پر عذیب  
 حسن کی دولت ہے جو میں شہر شاد خدا  
 شوکانی کرنی ہوگی دم فدا  
 یاد ہی طالع کرین تو کیا کیا مال ہر  
 بار خست ہو گیا از حیر ہو دیا جان  
 یارب کر اول شب سو ہی شدت رہی

اب دہائی انکی پوچھا کہ تم نے کیا کیا ہے؟

آسمان بمان و بیاورد و بجز پیداوار  
کرد و بیرون از زمین بی غلظت و

[illegible]



کیسے وہ دھول کی آلودگی سے کب کا  
 جوب دیکھی وہ جوب کی آلودگی سے کب کا  
 کیسے وہ دھول کی آلودگی سے کب کا  
 جوب دیکھی وہ جوب کی آلودگی سے کب کا

جھونک کی آتش گل جھوپڑا صیاد  
 سخت جانی سو مری جی چھنگلیا جلا  
 جان پہ کیلوان ارادہ کربن فریا  
 ملو جہن اسپمین بٹل می مبارک  
 اگر سکندر سے نہ بنیا آئینہ خولا

آشیان میرا جلا کر وہ بھی ایذا پا گیا  
 سر کا کٹنا کیسا اک جھانجی گردن پر پڑا  
 مملکت میں جن کی جو حکم قتل داد خود  
 عید کا دن جو گلو می میر لگا تو بھی آج  
 جو جس آئینہ رو دیو نہ کھٹنے کس طرح

زند شکوہ کیجیے کس کا بقول استاد کے  
 آب دانے دکھایا گھر مجھے صیاد کا

اگلی آگ تلوون سو کر بس سر جھوٹا  
 تیرا تھو گھر میں جھوپڑا میں آشیان  
 خرابان باغ میں جسم مراد سوروان  
 یہ تھان بھی زمین پانی میوان آسمان  
 تو یارو دیکھ لینا قبر میری جھوٹا  
 گھر طبقہ زمین شعر کا بی آسمان نکلا  
 کبھی تھی جو راز عشق باہر ہری بلوٹا  
 ترا چاہہ دفن ایسا جان نہ دکھا کنوارا  
 کبھی اس راہ سو ہو کر سلامت گلستان  
 مثال عشق پیچ پیچ پیچ پیچ استخوان  
 کیا تحقیق تو ادب سے ت کا سنگ آستان  
 مقام بیدیا نغان محبت لامکان نکلا

زبان میری جہنم تر احسان نکلا  
 تباہی کو میں کی کھینا کنوکر انکھو  
 زمین میں گریخت تیرا میرا تو قوی  
 فلک کے ماتہ جس سر زمین بھلا کہ پروچا  
 دل خور انکو میری تہ اگر گارا لحد میں بھی  
 نہ دیکھی سر زمین ایسی شہر و آسمان جیجا  
 میں گری کی طیر فری کھینچ کر تھک کر نکلا  
 نہ کھلایا کس دن نہ بھر پانی سینو نو  
 دلا کر شست بر آفت میں نہایا جھک  
 مراد تھا عشق کامل میں اپن مراد میں سو بھی  
 برابر تیرا بیان کر تو تھی حاجی سنگ اسود کا  
 تر عشق کو پروا نہ دیکھی ضرور انو کی

غل غل غل غل غل غل غل غل  
 جوب دیکھی وہ جوب کی آلودگی سے کب کا  
 کیسے وہ دھول کی آلودگی سے کب کا  
 جوب دیکھی وہ جوب کی آلودگی سے کب کا  
 کیسے وہ دھول کی آلودگی سے کب کا  
 جوب دیکھی وہ جوب کی آلودگی سے کب کا  
 کیسے وہ دھول کی آلودگی سے کب کا  
 جوب دیکھی وہ جوب کی آلودگی سے کب کا

جوب دیکھی وہ جوب کی آلودگی سے کب کا  
 کیسے وہ دھول کی آلودگی سے کب کا  
 جوب دیکھی وہ جوب کی آلودگی سے کب کا  
 کیسے وہ دھول کی آلودگی سے کب کا  
 جوب دیکھی وہ جوب کی آلودگی سے کب کا  
 کیسے وہ دھول کی آلودگی سے کب کا  
 جوب دیکھی وہ جوب کی آلودگی سے کب کا  
 کیسے وہ دھول کی آلودگی سے کب کا

ہر ایک کی ہر ایک چیز کو اپنے لیے لے کر گیا  
 ہر ایک کی ہر ایک چیز کو اپنے لیے لے کر گیا  
 ہر ایک کی ہر ایک چیز کو اپنے لیے لے کر گیا  
 ہر ایک کی ہر ایک چیز کو اپنے لیے لے کر گیا

ہر ایک کی ہر ایک چیز کو اپنے لیے لے کر گیا  
 ہر ایک کی ہر ایک چیز کو اپنے لیے لے کر گیا  
 ہر ایک کی ہر ایک چیز کو اپنے لیے لے کر گیا  
 ہر ایک کی ہر ایک چیز کو اپنے لیے لے کر گیا

ہر ایک کی ہر ایک چیز کو اپنے لیے لے کر گیا  
 ہر ایک کی ہر ایک چیز کو اپنے لیے لے کر گیا  
 ہر ایک کی ہر ایک چیز کو اپنے لیے لے کر گیا  
 ہر ایک کی ہر ایک چیز کو اپنے لیے لے کر گیا

ہر ایک کی ہر ایک چیز کو اپنے لیے لے کر گیا  
 ہر ایک کی ہر ایک چیز کو اپنے لیے لے کر گیا  
 ہر ایک کی ہر ایک چیز کو اپنے لیے لے کر گیا  
 ہر ایک کی ہر ایک چیز کو اپنے لیے لے کر گیا

ماہ کیان کھڑی ہوں کیر کا خوں	پیشگی اوٹھائی خاک کی در زر بنا دیا
جرت پہنچو انگوٹھ کیلئے خط شوق	مجھے زار نے ہما کو کبوتر بنا دیا
مارگی گھن ہوں میں تن زار پر نمود	ناطافتی نے جسم کو مسطر بنا دیا
گردن میں طوق پادشہین مجھ پر والی رند سودا سونو کو اپنے پیر زور بنا دیا	
حلفت و حدیثی تری شہر چھینا ہو گیا	ایک دن کو کہ گیا تھا اک سینا ہو گیا
خوار کرتا ہوں جو اندر دو کو نہلاؤ مگر غریز	سُن توجہ پہ گیا تو بھی کیا ہو گیا
وقت فکر شہر اگر آیا بناوٹ کا خیال	کل رخ رنگین ہو شہنشاہ سینا ہو گیا
لب محیط غم میں رہی و باج کا تو جہاں ہو	ہر جہاں کہ سکے لیے گویا سینا ہو گیا
اس مینو میں بھی نہ مری رہا پہلو بھی	عید کا بھی جائز خالی کا سینا ہو گیا
لکھو ہر چی شش کا اوس شش مند کی یہ	آستان کھٹھو کا جسکی ایک نیا ہو گیا
دوسرا جھانمو کا کوئی گزشتہ نصیب	کی محبت میں زجس کو کو گھٹنا ہو گیا
ایک ہاں ہاں ایڈنا استو کا وہ ہر جہاں	ساقیا موقوف جیسے کا سینا ہو گیا
اب نہیں کہیں کدورت رند حاصل و صفا جیسے اشراق کا سینہ میرا سینا ہو گیا	
ہر مصر میں شہرہ تری شیریں ہنی کا	دم بند بونسو ہے محقق ہنی کا
تو قصد کرے کہ نہ مری دل شکنی کا	ہے پاس برابر چھو محتاج و غنی کا
ہوں دل چاہت شہر تری روز ازل سے	محتاج تھا روز تو دل کھنی کا
تاراج کیا کدو دل ترک نہ گھنے	لپکانہ سپاہی کو پری راہ زنی کا



کسی کو عیبت تری خالی نہیں پایا بڑھایا کیوں نہ تھا کیا کیا توڑا دوسرا ازل سے نصرت دے وحیدان کی جگہ کہیں نہ	ترا چہ چا تھا ہر محل میں تیرا ہی تھا اول کی کھنکھوڑی بجایا آکھیں کیا آگے تھا مزاج اپنا لڑکپن میں بھی نہ بگاڑتا تھا
چھوڑا رند ہے آسمان لے اور کا درونہ یہی سر تھا ہمارا اور اس کا استنا تھا	
ہوشیاری کی سنگسری بیہوش کیا مشرور یہ کیا تن ہو جدا قاتل نے بعد مردن چھری بوج بھی دیوانی سی آہ کو ساتھ فنا ہو گیا میں سے خستہ جان مردہ ای قہقہے لیلیٰ رہی اب صحر میں نہ غرض میں ہو نہ دنیا سو سڑکار مجھے میں نہ دیوانہ تھا جسکے لیے یہ ریاں ہیں گور کی مردہ پسندی کی ظاہر جسکو جام کو مہنہ سولگان کی توبت پہنچی واہ و عشق نہ تیری کشش مجھ کو میں نہ محروم محبت ہوں لڑکپن میں بھی دیکھو کو تری اور سنی کو تیری گفتار	تیری گفتار کو ظالم مجھ کو خاموش کیا باہر جان مروں سر پر کہ شکوہ دوش کیا تیرے سودا محبت نے اگر جوش کیا شمع سان آباداں جھوڑے خاموش کیا شہر کی راہ کو ناتوازی فراموش کیا یاد میں تیری دو عالم کو فراموش کیا میری ماتم کو حسنین کو یہ پوش کیا مرد کی طرح نہ زندہ کو تم آغوش کیا چشم مخمور نہ ساقی کی یہ بیہوش کیا شاہد جو سرتہ خاک ہم آغوش کیا واکسی کی نہ مری واسطے آغوش کیا چشم زگر گس کو کیا گل کو صنم گوش کیا
پوست چھوڑے رند ہے کیا ہو سبب بیہوشی چشم مخمور نے اک ست کی بیہوش کیا	



[illegible]

سویا اودو دھیر  
نویکے جوان تیری پی مانی  
تا بعد فلک دور تیری میرخان کا  
ہستی اڑھلایا میر مجھے گھر کا رستا  
ایک دن تیرا جو حال مود کا  
خاموشی عاشق میں علی گم بیان کا  
برکیت تیری سپید برون بیان کا  
اسپید گمان جو صحرایہ خد گمان کا  
شہر ابرار کی کسب کسب گمان کا  
دو منہ میں انا فاقہ کچھ نہیں گمان کا



[illegible]



۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰



۱۵  
 وہاں غیر میں ہے فرق آیا جانا  
 میں صاحبِ علم کی وہ ہے  
 نہیں کسی جو سعادت میری مقدار میں  
 بجا کہ کیا ہو میری ہوا جانا  
 تری مقام کا یاد دستِ گزشتان بنا  
 ہوا جسے گمراہ شوقین اور جانا  
 وہ کہو نہ نکالنا آج بے طاقت تک  
 تو مریض کا تو نہیں ہلا جانا  
 استادہ صورت کشتی  
 ہلا جانا

اوس ترک سوا کر چھبے ذوق حید  
 لکھتیا وصل عجب کی جاسے نوشتن  
 قابو نہ انا ایک پریزا پر کبھی  
 سزائے کیطرتی کیا پرین قبا  
 بیواسطہ جدا کیا سترن سو شمع کا  
 چلا تری کمانا کا کچا کس سے ایوان  
 تو ہی دکھا دی انا گرم اپنا کچا اثر  
 پابند ہوں کیا مجھ کو برباغ تھا  
 رکھتوی اوسکی جان منع میں پرکھی  
 سر پر جو باعث حسین جو ان لیا  
 جوہرہ خاکساری فیہ پیدا کیا مری  
 نرم سخنوران میں پایا کبھی فروغ  
 برباد ہو کر خاکدین جب تک نہ میں  
 جانی ویا نہ دشت کو اوجھار کما مجھ  
 کما فرعون میں چن اپنی نوشتی کو بند کون  
 جلد آلودہ لو کیوں میں گلا اپنا کا ثنا  
 پہونچا میو سلام اسیر نکاحی صبا  
 زرق نر کیا تجھ پیدا جانیں بعد  
 دشنام تھا جواب غرض رسواں کا

میں کی کیا ہے دودلا دیا جاتا  
نکرتی موت اگر عین میں جاتی  
مثال ایک پریدہ پو پو راویر جاتا  
خیر نہیں تاکہ مر جائے گا جاتا  
یہ نادران دیکھ کر قافلہ رہا جاتا  
کوئی یہ کہہ کر دیکھ کر رہا جاتا  
دیکھائی دیتا ہوں کہ جاتا  
محطہ دیر میں جاتا







میں ہوں کہ کون کون کا ہے  
 جس نے جو کچھ کیا ہے  
 غل جھان مرقن تنگ  
 کیا کہوں اس عشق میں کیا کیا  
 کل پناہ میں کون کون  
 آج آئے ہیں کون کون  
 وہاں ہوئی کسی کو لب و لہجہ  
 پیٹ کر منہ سہاں بنایا  
 تباہ ہوئے ہیں ان تہنہاں سے نہ

عقل نے کر دیا باندہ تعلق مدہ ہون وہ بیکس جھوٹا قاتل کرتا صحبت اہل صفاسری تنفر بد کو عکس اگر چہ پر نور کا تیرے پرتا اسی تیرے دکھ کو مانا جو نہ آتا تم کو وہ پری کیا شہنا ہو میرے حال کا اوی خون یہ بھی میری طرح عریان تھا گری ہی باد باریکا ہی عالم خدے جان ہی تو میری جانی نہ تھا اور تھک جانا ہی تو جا چک تو سویر مدہ پچھلے ہی کل کو نڈر تری دامن حبیب تو عریان ہی کھا کھا کھا کھا گیا	جیب کی فکر نہ اندیشہ دامن ہوتا دیدہ جو ہر شہر بھی گریاں ہوتا آئینہ دیکھنے رنگی ہر شہر ہوتا جام می مطلع خورشید و خورشان ہوتا بخدا دیر میں ناتوس نہ تالان ہوتا بات انسان کی سفنا اگر انسان ہوتا دیکھتا کھجک جو دھان بیابان ہوتا گل نظر آتا ہی بیل مجھو عریان ہوتا ولین یہ رہ کر ہون اللہ نشیان ہوتا کام میرا ہی تمام ہی شب جبران ہوتا اب ہو کیوں مجھ کو خون شہر گریاں ہوتا میں ہی ہیلانا تری آگے جو دمان ہوتا
--	--

آپ اگر اپنا کلا کاٹ کر مر جائے رند سر پہ کیوں خنجر حلا کا احسان ہوتا	اک پری کا پر مجھے شیدا کیا آج بھر اس شوخ نے فخر کیا خون ناحق اک مسلمان کا کیا دکھو مال شعلہ رویوں کا کیا ابرا کثر اس برس برس کیا
عشق نے پہر مفسدہ برپا کیا وعدہ احرار بھی منہ داکا کیا کیا غضب اس شوخ بڑا کیا دین دروشتی کو بھرا کیا کیا تیغ دیدہ تر کا کیا	اک پری کا پر مجھے شیدا کیا آج بھر اس شوخ نے فخر کیا خون ناحق اک مسلمان کا کیا دکھو مال شعلہ رویوں کا کیا ابرا کثر اس برس برس کیا

میں نے کتنے تیرے تہنہاں سے نہ  
 تباہ ہوئے ہیں ان تہنہاں سے نہ  
 جیب کی فکر نہ اندیشہ دامن ہوتا  
 دیدہ جو ہر شہر بھی گریاں ہوتا  
 آئینہ دیکھنے رنگی ہر شہر ہوتا  
 جام می مطلع خورشید و خورشان ہوتا  
 بخدا دیر میں ناتوس نہ تالان ہوتا  
 بات انسان کی سفنا اگر انسان ہوتا  
 دیکھتا کھجک جو دھان بیابان ہوتا  
 گل نظر آتا ہی بیل مجھو عریان ہوتا  
 ولین یہ رہ کر ہون اللہ نشیان ہوتا  
 کام میرا ہی تمام ہی شب جبران ہوتا  
 اب ہو کیوں مجھ کو خون شہر گریاں ہوتا  
 میں ہی ہیلانا تری آگے جو دمان ہوتا



کسی غم نہ رہے ہر گز نہ رہے  
 پہنچاؤں گا کہیں سے پہنچاؤں گا  
 دل کو فساد کی آگ سے بچاؤں گا  
 یہ سب کچھ کہیں سے پہنچاؤں گا

یوسف مرا خدا ہی تعالیٰ نکل گیا  
 برس برس کو ابر کا جلا نکل گیا  
 ساتون ملک کو توڑ کر نالا نکل گیا  
 بیساختہ حوررات کو نالا نکل گیا  
 ناز و نعم سے تہا جسے پالا نکل گیا  
 جس تکید میں لیکر پالا نکل گیا  
 لیکن پاس خاطر والا نکل گیا  
 بال سے چھلی کان سے پالا نکل گیا  
 باہر چو پی جا سے پالا نکل گیا  
 منہ سے جو اسے کریم نالا نکل گیا  
 اب سرو سے ہی وہ تہا پالا نکل گیا  
 ہر ایک بچا کے پاؤں کا چالا نکل گیا  
 کیا کیا نہ دور دار و دشا نکل گیا  
 سچے آج راو کاٹ کر کالا نکل گیا  
 آخر تہا چاہنے والا نکل گیا

یوسف دار و دشا میں سن تو چھینا  
 فرقت میں سکی شدت گر کیا نک  
 رو کا کیوں ملا کہ نہبت آسان تھکے  
 سو نہ ساکنان محلہ سحر ملک  
 کیونکہ نہ در دیو دل گم گشت کے لیے  
 پیر مغان فقیر کو سچے شراب خوار  
 جاتا نہ گھر سے آکر خدا سے نصیب کیا  
 جھکا جوا و بھٹی نہت کو جھکا کر پائیے  
 کس شک لگی تھی مبادا تو شگفتہ و  
 دانہ تما کیا حرام کا زرق حلال میں  
 بڑا کو نہ قامت دلبہر کو شاعر و  
 روز داکیا میں غار بیابان کو رہنما  
 کل میں اپنی گرم رہا میں نہیں مست  
 پہر چل دلا نہ کو نہ گیسو کا قصہ کر  
 اوکھا گیا تنگ ہو کیا کر عریض

دل کو فساد کی آگ سے بچاؤں گا  
 یہ سب کچھ کہیں سے پہنچاؤں گا  
 پہنچاؤں گا کہیں سے پہنچاؤں گا  
 پہنچاؤں گا کہیں سے پہنچاؤں گا

باب ۲۰  
 کب کیا میں نے زندگی میں تصور  
 کب کیا میں نے زندگی میں تصور  
 کب کیا میں نے زندگی میں تصور  
 کب کیا میں نے زندگی میں تصور

مہمان جو فقیر ہے سن میں گے آپ رحمہ  
 مرشد کا اپنے کر کے پیالا نکل گیا

لاکھ روپیوں سے کب فراغ رہا  
 نازیبا اور شامیے کس کے  
 اک نہ اک گل کا دلپہ داغ رہا  
 اب نہ وہ دل نہ وہ داغ رہا

پہنچاؤں گا کہیں سے پہنچاؤں گا  
 پہنچاؤں گا کہیں سے پہنچاؤں گا  
 پہنچاؤں گا کہیں سے پہنچاؤں گا  
 پہنچاؤں گا کہیں سے پہنچاؤں گا



دردن زلفین دلیک بانی بنیادین پروردگار  
 وهر که از صفا و کرم و پاکیزگی و نورانی  
 و عفت و انصاف و احسان و کرم و پاکیزگی  
 و عفت و انصاف و احسان و کرم و پاکیزگی  
 و عفت و انصاف و احسان و کرم و پاکیزگی  
 و عفت و انصاف و احسان و کرم و پاکیزگی

میل آنکس من یی ترک شکر نه پیرا  
 بچکه شاهین سوا آخره کبوتر نه پیرا  
 دست شفقت بهی بدکار و سر پیرا  
 چلیان پر گنبدن قاصد و لبر نه پیرا  
 راه سوار پر ریکا جو مقدر نه پیرا  
 صورت مهر و شطرنج مین اگر گز نه پیرا  
 ابکی ایسا گیا سپهر آنکی دلبر نه پیرا  
 کونے نهم مین مین صورت ساعر نه پیرا  
 کونسی من روش باغ به جاکر نه پیرا  
 فی جانم خاک سپهر چایگا دلبر نه پیرا  
 مثل سودا ز دکان لطف سمنبر نه پیرا  
 دم نکل جانگا کبر اسک جو دلبر نه پیرا  
 مثل سیار تر است گردش اختر نه پیرا  
 محکوب عریان میان صفت محشر نه پیرا  
 چاک کپڑے کس رشه مرا سر نه پیرا  
 اور گو شوش مری جبکہ کبوتر نه پیرا  
 مثل در یوزہ گران محکود در نه پیرا  
 آندره گئی حلقوم به خنجر نه پیرا  
 نامه بر سکر پیری قاصد و لبر نه پیرا

کود و جوان جو کیا ہو نگاه بید  
 مرغ دل طعمه خشم سیه بار پیرا  
 یون و محروم محبت که طوطی است  
 حیف حیف جلوست پیغام بے  
 جذالفت آو گز که بجای جان دیکا  
 چالماز اولک از تو بهت سالیکن  
 بیشتر آمد و رفت اوکی بر کرتی تھی  
 ایکے سنہ نہ گکایا جو بیشتر کپڑ  
 کتب منظر ہوئی یا کرد یا مالی گل  
 حکم و جو رستم یار و غایب سے  
 کہ نہ منظور نظر میری پیشانی چالی  
 ایشیان گزیکے ہم جان پر جابوگی  
 صورت قطب عکاکر محو ثابت قدم  
 ساندو جنت نزع ہو کہیں پہنچ جی جک  
 پاؤ کو تاتہ سر گردش ہی محکوم دم  
 نظر کتب مین پشیمانہا جانی کا  
 ایفلک نیست دینلے دکان زمین  
 ایشیان شوق شما و تمہیں مہینوں گزین  
 خطا گرایا میرا پارہ اوہر کی بھولا

دردن زلفین دلیک بانی بنیادین پروردگار  
 وهر که از صفا و کرم و پاکیزگی و نورانی  
 و عفت و انصاف و احسان و کرم و پاکیزگی  
 و عفت و انصاف و احسان و کرم و پاکیزگی  
 و عفت و انصاف و احسان و کرم و پاکیزگی  
 و عفت و انصاف و احسان و کرم و پاکیزگی

دردن زلفین دلیک بانی بنیادین پروردگار  
 وهر که از صفا و کرم و پاکیزگی و نورانی  
 و عفت و انصاف و احسان و کرم و پاکیزگی  
 و عفت و انصاف و احسان و کرم و پاکیزگی  
 و عفت و انصاف و احسان و کرم و پاکیزگی  
 و عفت و انصاف و احسان و کرم و پاکیزگی

دردن زلفین دلیک بانی بنیادین پروردگار  
 وهر که از صفا و کرم و پاکیزگی و نورانی  
 و عفت و انصاف و احسان و کرم و پاکیزگی  
 و عفت و انصاف و احسان و کرم و پاکیزگی  
 و عفت و انصاف و احسان و کرم و پاکیزگی  
 و عفت و انصاف و احسان و کرم و پاکیزگی



[illegible]

عشق بازی کا فراوان عمل شد اور کیا  
 بیٹے ہر روز میں چھڑی دی جھلوا دیکھا  
 اور کولون میں جو بھائی لایا دیکھا  
 سب سے بعد کیا جو کاکا پتلا دیکھا  
 تیرا غصہ بھی ختم ہو خدا کا دیکھا  
 نقش پا میں تر تو ہو یہ دنیا دیکھا  
 باغ میں جا کر جو کئی گل عنا دیکھا  
 اس میں میں کبھی چوتی لا دیکھا  
 ساتھ جاز مہر سر کے تراؤ دیکھا  
 پڑی قاصد کو اور نیکی جو خفا دیکھا

کیا بجز رنج و غم بجز تری ماتہ آیا  
طوبہ پر وادی امین میں دیکھا تو نو  
ہو گیا ابرسیہ میں محبوب و حلی کا نقین  
قصہ آدم ابلیس جس قرآن میں پڑھا  
پھر گیا سارا جہاں حبیب تو آنے وہ ہوا  
جیسیہ خانہ مرا فیض قدم سر روشن  
آگئی یاد تری ہو پس خسار و کمی  
داع الفت سر رہا سینہ ہمیشہ خالی  
ایک سا حال رہا نفس باز پسین  
خط بھی لکھتے تبت ہنسا کہ جی ڈرتا ہی

آگیش یاد غمخو انسان اپنی اسے زندہ  
کسی بیل کو اگر زخم مرہ پیرا دیکھا

کیا کہوں سو کہ انی نکلو نسو کیا کیا دیکھا  
ابھی فوج پیچیں کہ چاند سا گھرا دیکھا  
مڑی دم شکری دیدار تمہارا دیکھا  
آنہ لیکو سحر اور سحر جو چہرا دیکھا  
ہو نہ ہو کہیں نہ توں کلیسا دیکھا  
اسنے بیار کا احوال سیجا دیکھا  
جاں جان آج تو توں اسرا دیکھا

طهر را غماض کا اندازاد ا کا و کیا  
یون تو جایا کیو سر سال مینو لیکن  
عمر بر کی جو تناسی سووہ بر آئی  
کیو بالو کو سوارا کیو سر پوچا  
پوچ کا فر کہ سلما نونچ چکو اکثر  
جان لب بر گیا نوز کی نختی نری  
نن تسبک چکر تو کر گفن کی

اور جو بد زمین تکو تو خوب کیا  
اب نیکی کا لگوں در کو جانا دیا  
پھر کون کر زمین اور غدار بازی  
اور دیگا اور کسی خوب کیا دیا  
صلواتی خود پیٹ مصفا دیا  
سج و مال کی لذت اوٹھایا پھر کیا  
گدا کا دیکھا نہ سمجھ پایا پھر کیا  
شب فراق صدمہ لایا پھر کیا

یہ روز جبکہ گردنِ دریا کا کھڑا ہو  
جہیزِ حیرت کی تخیلی تہِ زمین کا  
تقدیرِ دل کی لذتِ شہا کا پیر  
میری طرف سے کہنی صانعِ ازل سے  
گیا ہوتا ہے جو کج بونا گیا ہے  
نیز بار کیا سیرِ آستانِ ازل سے  
کھا اب آواز کا پیر  
منہ راوت

سب سے پہلے یہ کہنا چاہیے کہ یہ کتاب  
 میری طرف سے لکھی گئی ہے اور میں  
 اس میں نے اپنی ساری محنت ڈالی ہے  
 اور اس میں نے اپنی ساری معلومات  
 لکھی ہیں۔ یہ کتاب میری طرف سے  
 لکھی گئی ہے اور میں اس میں نے  
 اپنی ساری محنت ڈالی ہے اور اس  
 میں نے اپنی ساری معلومات لکھی  
 ہیں۔ یہ کتاب میری طرف سے لکھی  
 گئی ہے اور میں اس میں نے اپنی  
 ساری محنت ڈالی ہے اور اس میں  
 نے اپنی ساری معلومات لکھی ہیں۔



[illegible]



ساقیا پلور اگر خوش فو کو چلو بهر شراب  
 فصل گل هر کج ریحی آج کل اگر شراب  
 هر دو ماستر کی بار بشل ماه و آفتاب  
 نرم مرغ ترک آیا میکشی کو ساقیا  
 چون میکش محبت من لب پلو حکم دانا  
 بهر بهارانی آتی بهر شگفته چون گل  
 که صفای قلب چایو میکشی که اختیار  
 الفت چشمان سحران چویدی کو نکره اکا  
 شوق و داما دی بهر میخان که قبل  
 دیر لبها و یگونی هر اگر محکبه نصیب  
 گردین چند ری افزای می ساقیا  
 میکشی سوگر چه زاده کو اسی انکار هم  
 نعم غلامه هوا و عکس کاس و دیاده  
 دور دور جام و دنیا دور مدینت هر  
 که لبی جاتی بهر نیا و آدی کی نشمین  
 و کیست که نیست که زمین آغی من  
 عینا هر قل که بهر میخان هر نو کی قول  
 منتظر هر وقت فرصت ایکن را او هر  
 خشر کو دن کینا بهر میخان میر مدکی

میر من دریا نوش کیا دیتا هر کس شراب  
 با ده کش بهر میخان که من بی بی کر شراب  
 جام گردن من هر کما یا کرد چکر شراب  
 خوبتر و خیر تر هر سو مو بهر شراب  
 دوده کو میل پلا و طفل کو با شراب  
 تاک کو ساو من ایندینست بهر شراب  
 و اسطر آینه دل کو هر و شکر شراب  
 آدمی کو آب هر کردی هر با شراب  
 خود بصورت سی اگر هر بی کو هر شراب  
 گدیر ساقی کو هر جودن هر و بهر شراب  
 جاسویتی هر و سقاو که با شراب  
 و کیست هر سیر بر نند کو لیا کر شراب  
 خون دل بنیا هر محکبه و هر شراب  
 با ده کش هر و ساقی کو بی کر شراب  
 صاف که لادی و لاسا هر شراب  
 جام من چو شید که نیا جاسا شراب  
 هر گوی هر و درین هر و آب شراب  
 هر اسی شیشو من هر ساقی کی ساغر شراب  
 که هر کما او ساقیا ساقی کو شراب

ساقیا پلور اگر خوش فو کو چلو بهر شراب  
 فصل گل هر کج ریحی آج کل اگر شراب  
 هر دو ماستر کی بار بشل ماه و آفتاب  
 نرم مرغ ترک آیا میکشی کو ساقیا  
 چون میکش محبت من لب پلو حکم دانا  
 بهر بهارانی آتی بهر شگفته چون گل  
 که صفای قلب چایو میکشی که اختیار  
 الفت چشمان سحران چویدی کو نکره اکا  
 شوق و داما دی بهر میخان که قبل  
 دیر لبها و یگونی هر اگر محکبه نصیب  
 گردین چند ری افزای می ساقیا  
 میکشی سوگر چه زاده کو اسی انکار هم  
 نعم غلامه هوا و عکس کاس و دیاده  
 دور دور جام و دنیا دور مدینت هر  
 که لبی جاتی بهر نیا و آدی کی نشمین  
 و کیست که نیست که زمین آغی من  
 عینا هر قل که بهر میخان هر نو کی قول  
 منتظر هر وقت فرصت ایکن را او هر  
 خشر کو دن کینا بهر میخان میر مدکی

بهر کج ریحی آج کل اگر شراب  
 فصل گل هر کج ریحی آج کل اگر شراب  
 هر دو ماستر کی بار بشل ماه و آفتاب  
 نرم مرغ ترک آیا میکشی کو ساقیا  
 چون میکش محبت من لب پلو حکم دانا  
 بهر بهارانی آتی بهر شگفته چون گل  
 که صفای قلب چایو میکشی که اختیار  
 الفت چشمان سحران چویدی کو نکره اکا  
 شوق و داما دی بهر میخان که قبل  
 دیر لبها و یگونی هر اگر محکبه نصیب  
 گردین چند ری افزای می ساقیا  
 میکشی سوگر چه زاده کو اسی انکار هم  
 نعم غلامه هوا و عکس کاس و دیاده  
 دور دور جام و دنیا دور مدینت هر  
 که لبی جاتی بهر نیا و آدی کی نشمین  
 و کیست که نیست که زمین آغی من  
 عینا هر قل که بهر میخان هر نو کی قول  
 منتظر هر وقت فرصت ایکن را او هر  
 خشر کو دن کینا بهر میخان میر مدکی

بهر کج ریحی آج کل اگر شراب  
 فصل گل هر کج ریحی آج کل اگر شراب  
 هر دو ماستر کی بار بشل ماه و آفتاب  
 نرم مرغ ترک آیا میکشی کو ساقیا  
 چون میکش محبت من لب پلو حکم دانا  
 بهر بهارانی آتی بهر شگفته چون گل  
 که صفای قلب چایو میکشی که اختیار  
 الفت چشمان سحران چویدی کو نکره اکا  
 شوق و داما دی بهر میخان که قبل  
 دیر لبها و یگونی هر اگر محکبه نصیب  
 گردین چند ری افزای می ساقیا  
 میکشی سوگر چه زاده کو اسی انکار هم  
 نعم غلامه هوا و عکس کاس و دیاده  
 دور دور جام و دنیا دور مدینت هر  
 که لبی جاتی بهر نیا و آدی کی نشمین  
 و کیست که نیست که زمین آغی من  
 عینا هر قل که بهر میخان هر نو کی قول  
 منتظر هر وقت فرصت ایکن را او هر  
 خشر کو دن کینا بهر میخان میر مدکی

بهر کج ریحی آج کل اگر شراب  
 فصل گل هر کج ریحی آج کل اگر شراب  
 هر دو ماستر کی بار بشل ماه و آفتاب  
 نرم مرغ ترک آیا میکشی کو ساقیا  
 چون میکش محبت من لب پلو حکم دانا  
 بهر بهارانی آتی بهر شگفته چون گل  
 که صفای قلب چایو میکشی که اختیار  
 الفت چشمان سحران چویدی کو نکره اکا  
 شوق و داما دی بهر میخان که قبل  
 دیر لبها و یگونی هر اگر محکبه نصیب  
 گردین چند ری افزای می ساقیا  
 میکشی سوگر چه زاده کو اسی انکار هم  
 نعم غلامه هوا و عکس کاس و دیاده  
 دور دور جام و دنیا دور مدینت هر  
 که لبی جاتی بهر نیا و آدی کی نشمین  
 و کیست که نیست که زمین آغی من  
 عینا هر قل که بهر میخان هر نو کی قول  
 منتظر هر وقت فرصت ایکن را او هر  
 خشر کو دن کینا بهر میخان میر مدکی











[illegible]



[illegible]

کسکو معلوم ہوا حال کہ کل کیا ہوگا  
 و ہرم ہر چار طرف یا ایک آرایش کی  
 ہر دلداریں ہی صل حاصل ہر طرف  
 ہول سی ہر ہوشیہیں لیکر جو پیا ہر حق  
 گنج بخشی تر عیاشی کو ہونی ہر منظر  
 رمضان ہو چکا ایم تقدس گزیرے  
 خود بخود دل مرا فسرہ ہوا جاتا ہر  
 رنگ اور خشک و دیکھو ہر ہر  
 ہر ہی کل کا خلق ہر ہی بتیابی ہر  
 رشک عیسیٰ مراد جو تو یہ کتنا قاصد  
 واہ و طالع برگشتہ نہ ہر خوبی خست  
 وقت فرصت کو نہ از ہر غنیمت جانا  
 وجہ صوفیہ کو یاد نہ تو ال کو قول  
 شک و غیب کی ہر ہر سیر تو نیکی کل  
 آج تو میں ہی شرف ہوں ہم غموشی سی  
 گور تار یک ہی اور عالم تنہا کی سپہ  
 آہ آہ ہر یک ہر یک کی ہر ہر ہر عذاب  
 تین تین ہوں اندنی ہی میں کتنی ہر خلق  
 رشک کھلا آج ہر یک کو ہر یک کا پردہ

تجھ کو نا دا جی بٹ فکر سے سال ہر آج  
 شہر باز یہ ہر آوازہ غلغلا ہر آج  
 ہر گھڑی پیش نظر پار کی مثال ہر آج  
 غنچہ گل سی مہتری حنا ہر آج  
 سلطنت پاس حق تارو کی تو کیا مل ہر آج  
 ترہ یادہ کشتان غمہ شول ہر آج  
 کہ سحر میں نہیں آتا مر کیا حال ہر آج  
 خود ہی فراق میں ہر ہر تر کیا حال ہر آج  
 رات کو حال ہو گئے نہ تار و جال ہر آج  
 آپ کی جائی ہو راد سکا ہر حال ہر آج  
 قرعہ نیک ہی میری یو بد حال ہر آج  
 کل جی سہل آج ہو تو وہ اشکال ہر آج  
 حال باقی ہر کسی زہم میں تھا ہر آج  
 شام ہو و دربان کرچہ و حال ہر آج  
 روز نور ہر ایامہ نیاسال ہر آج  
 ہشت پاکان ہر ہر ہر ہر ہر آج  
 روح نوازی ہر ہر ہر ہر ہر آج  
 رازد آبا زمین ہر ہر ہر ہر آج  
 گنہگار ہر ہر ہر ہر ہر آج

کسکو معلوم ہوا حال کہ کل کیا ہوگا  
 و ہرم ہر چار طرف یا ایک آرایش کی  
 ہر دلداریں ہی صل حاصل ہر طرف  
 ہول سی ہر ہوشیہیں لیکر جو پیا ہر حق  
 گنج بخشی تر عیاشی کو ہونی ہر منظر  
 رمضان ہو چکا ایم تقدس گزیرے  
 خود بخود دل مرا فسرہ ہوا جاتا ہر  
 رنگ اور خشک و دیکھو ہر ہر  
 ہر ہی کل کا خلق ہر ہی بتیابی ہر  
 رشک عیسیٰ مراد جو تو یہ کتنا قاصد  
 واہ و طالع برگشتہ نہ ہر خوبی خست  
 وقت فرصت کو نہ از ہر غنیمت جانا  
 وجہ صوفیہ کو یاد نہ تو ال کو قول  
 شک و غیب کی ہر ہر سیر تو نیکی کل  
 آج تو میں ہی شرف ہوں ہم غموشی سی  
 گور تار یک ہی اور عالم تنہا کی سپہ  
 آہ آہ ہر یک ہر یک کی ہر ہر ہر عذاب  
 تین تین ہوں اندنی ہی میں کتنی ہر خلق  
 رشک کھلا آج ہر یک کو ہر یک کا پردہ

کسکو معلوم ہوا حال کہ کل کیا ہوگا  
 و ہرم ہر چار طرف یا ایک آرایش کی  
 ہر دلداریں ہی صل حاصل ہر طرف  
 ہول سی ہر ہوشیہیں لیکر جو پیا ہر حق  
 گنج بخشی تر عیاشی کو ہونی ہر منظر  
 رمضان ہو چکا ایم تقدس گزیرے  
 خود بخود دل مرا فسرہ ہوا جاتا ہر  
 رنگ اور خشک و دیکھو ہر ہر  
 ہر ہی کل کا خلق ہر ہی بتیابی ہر  
 رشک عیسیٰ مراد جو تو یہ کتنا قاصد  
 واہ و طالع برگشتہ نہ ہر خوبی خست  
 وقت فرصت کو نہ از ہر غنیمت جانا  
 وجہ صوفیہ کو یاد نہ تو ال کو قول  
 شک و غیب کی ہر ہر سیر تو نیکی کل  
 آج تو میں ہی شرف ہوں ہم غموشی سی  
 گور تار یک ہی اور عالم تنہا کی سپہ  
 آہ آہ ہر یک ہر یک کی ہر ہر ہر عذاب  
 تین تین ہوں اندنی ہی میں کتنی ہر خلق  
 رشک کھلا آج ہر یک کو ہر یک کا پردہ

کسکو معلوم ہوا حال کہ کل کیا ہوگا  
 و ہرم ہر چار طرف یا ایک آرایش کی  
 ہر دلداریں ہی صل حاصل ہر طرف  
 ہول سی ہر ہوشیہیں لیکر جو پیا ہر حق  
 گنج بخشی تر عیاشی کو ہونی ہر منظر  
 رمضان ہو چکا ایم تقدس گزیرے  
 خود بخود دل مرا فسرہ ہوا جاتا ہر  
 رنگ اور خشک و دیکھو ہر ہر  
 ہر ہی کل کا خلق ہر ہی بتیابی ہر  
 رشک عیسیٰ مراد جو تو یہ کتنا قاصد  
 واہ و طالع برگشتہ نہ ہر خوبی خست  
 وقت فرصت کو نہ از ہر غنیمت جانا  
 وجہ صوفیہ کو یاد نہ تو ال کو قول  
 شک و غیب کی ہر ہر سیر تو نیکی کل  
 آج تو میں ہی شرف ہوں ہم غموشی سی  
 گور تار یک ہی اور عالم تنہا کی سپہ  
 آہ آہ ہر یک ہر یک کی ہر ہر ہر عذاب  
 تین تین ہوں اندنی ہی میں کتنی ہر خلق  
 رشک کھلا آج ہر یک کو ہر یک کا پردہ

کلمہ حق جو اگر خدا کو تری سر و کما  
 ہونہ تو وہ ہم و گمان شعرا سے بجا  
 زندگی تلخ ہو کر اپنے پرستاروں کی  
 عشق ابروی تیا نکا نہ اراوہ کرنا  
 حون ہو جاتی عشق کو دل پتو پیا  
 روز محشر کی طوالت کو نہ تر مندہ  
 عرض الموت محبت ہی ہونگا جانبر  
 شب گئی آؤ نسیم سحری کو جو نہ کر  
 دم نکلیا نیکا چاتی تری بہت جاوگی  
 چین بابر و نہو ہر بات میں پوری چریا  
 نہ بخو خط میں کہا کر گل خسار نہ کیج  
 ناز کا فرزاو نہ سمانست و نیدار نہ کیج  
 بہت کو ہون چھوٹا کھنڈن مجھ پر نہ کیج  
 نہ آہ پر نہ آیا کر گیا پسج  
 دل ناوان دیا تو نے بڑا پسج  
 محبت کا بھی ہوتا ہی بڑا پسج

کلمہ حق جو اگر خدا کو تری سر و کما  
 ہونہ تو وہ ہم و گمان شعرا سے بجا  
 زندگی تلخ ہو کر اپنے پرستاروں کی  
 عشق ابروی تیا نکا نہ اراوہ کرنا  
 حون ہو جاتی عشق کو دل پتو پیا  
 روز محشر کی طوالت کو نہ تر مندہ  
 عرض الموت محبت ہی ہونگا جانبر  
 شب گئی آؤ نسیم سحری کو جو نہ کر  
 دم نکلیا نیکا چاتی تری بہت جاوگی  
 چین بابر و نہو ہر بات میں پوری چریا  
 نہ بخو خط میں کہا کر گل خسار نہ کیج  
 ناز کا فرزاو نہ سمانست و نیدار نہ کیج  
 بہت کو ہون چھوٹا کھنڈن مجھ پر نہ کیج  
 نہ آہ پر نہ آیا کر گیا پسج  
 دل ناوان دیا تو نے بڑا پسج  
 محبت کا بھی ہوتا ہی بڑا پسج

کلمہ حق جو اگر خدا کو تری سر و کما  
 ہونہ تو وہ ہم و گمان شعرا سے بجا  
 زندگی تلخ ہو کر اپنے پرستاروں کی  
 عشق ابروی تیا نکا نہ اراوہ کرنا  
 حون ہو جاتی عشق کو دل پتو پیا  
 روز محشر کی طوالت کو نہ تر مندہ  
 عرض الموت محبت ہی ہونگا جانبر  
 شب گئی آؤ نسیم سحری کو جو نہ کر  
 دم نکلیا نیکا چاتی تری بہت جاوگی  
 چین بابر و نہو ہر بات میں پوری چریا  
 نہ بخو خط میں کہا کر گل خسار نہ کیج  
 ناز کا فرزاو نہ سمانست و نیدار نہ کیج  
 بہت کو ہون چھوٹا کھنڈن مجھ پر نہ کیج  
 نہ آہ پر نہ آیا کر گیا پسج  
 دل ناوان دیا تو نے بڑا پسج  
 محبت کا بھی ہوتا ہی بڑا پسج

کلمہ حق جو اگر خدا کو تری سر و کما  
 ہونہ تو وہ ہم و گمان شعرا سے بجا  
 زندگی تلخ ہو کر اپنے پرستاروں کی  
 عشق ابروی تیا نکا نہ اراوہ کرنا  
 حون ہو جاتی عشق کو دل پتو پیا  
 روز محشر کی طوالت کو نہ تر مندہ  
 عرض الموت محبت ہی ہونگا جانبر  
 شب گئی آؤ نسیم سحری کو جو نہ کر  
 دم نکلیا نیکا چاتی تری بہت جاوگی  
 چین بابر و نہو ہر بات میں پوری چریا  
 نہ بخو خط میں کہا کر گل خسار نہ کیج  
 ناز کا فرزاو نہ سمانست و نیدار نہ کیج  
 بہت کو ہون چھوٹا کھنڈن مجھ پر نہ کیج  
 نہ آہ پر نہ آیا کر گیا پسج  
 دل ناوان دیا تو نے بڑا پسج  
 محبت کا بھی ہوتا ہی بڑا پسج

کز ناله و زاری و زاری و زاری  
 کز ناله و زاری و زاری و زاری  
 کز ناله و زاری و زاری و زاری  
 کز ناله و زاری و زاری و زاری

عشق کا آغاز شیرین ہو گا زنجیر کر دیے شوریدہ بختی زمر و بادام کر دیے صفراوی فرقت دہان کام کیا ہم جگر پر گری تہو جو ادو کام خواب و غریبہ بغیر اساقی گلفام شہد ہو تو کر دی منہ شیرین یام رشک شیرین کون ہو گا ترش کام کچھ کچھ بیجا زبانی یار فدا مقام ہوئی انیون سو زیادہ شیر و بادام ہو گویا میں جو میں اس جو دار مقام ایک تیرین لادو پی چکا ہوں جام ریت ہو ہم نوگر قمار و کو نیر دام بیجا کیوں اس عاشق جاننا کو مقام	
زندگی کر دیا جہان اول کام بیشی آنکھوں سے نہ کیا ایک دن دلدار وصل میں چو جو تو لہا شیرین یار ہوشمیں آنکھوں سے نہ کیا ایک دن دلدار خار خار سیکشی نے کر کہا ہے مقرر ذائقہ تبدیل ہو منت کا وہ بخت پور کہا نیکو شے تو دو گالیان ہو کر ترش منہ بنا تو نامہ بر آئی یار بخیار نیت صحت ہوئی گر مرض چشم پار شکوے ہوین تو کہا دین کچھ ہو لکھو قرا طاق پر رکھ دی شیشہ اور لاساقی شراب پیر و سب پر چری کہند کوئی صیاد مارو لا تو نے شیرین بے گنہ فریاد	ہر نہ ساقی جو نہ ساغر جو نہ مینا دم یار کے کان کا جھکا جے یاد آیا رند چرخ پر دیکھا اگر عقد نہ یاد دم عشق کا آغاز شیرین ہو گا زنجیر کر دیے شوریدہ بختی زمر و بادام کر دیے صفراوی فرقت دہان کام کیا ہم جگر پر گری تہو جو ادو کام خواب و غریبہ بغیر اساقی گلفام شہد ہو تو کر دی منہ شیرین یام رشک شیرین کون ہو گا ترش کام کچھ کچھ بیجا زبانی یار فدا مقام ہوئی انیون سو زیادہ شیر و بادام ہو گویا میں جو میں اس جو دار مقام ایک تیرین لادو پی چکا ہوں جام ریت ہو ہم نوگر قمار و کو نیر دام بیجا کیوں اس عاشق جاننا کو مقام
ساقی نہیں شیشے میں موش رہا بند مینا میں کیا خضر نے یہ آب قبا بند	دور ہو وہ شکرین لب کس طرح گندو نہ رند مائع و سال تلخ و صبح تلخ و شام تلخ

نہ میں جی نالوار کا اوکی سہلا نہ  
 نہ میں جی نالوار کا اوکی سہلا نہ  
 نہ میں جی نالوار کا اوکی سہلا نہ  
 نہ میں جی نالوار کا اوکی سہلا نہ

کز ناله و زاری و زاری و زاری  
 کز ناله و زاری و زاری و زاری  
 کز ناله و زاری و زاری و زاری  
 کز ناله و زاری و زاری و زاری



چونکہ میں نے تیری شہینگی  
 سرور کو جو دولت پروردگار  
 عیش کو راہ زندگان  
 چھوڑ کر کھینچ کر لیا ہے  
 چھوڑ کر کھینچ کر لیا ہے  
 چھوڑ کر کھینچ کر لیا ہے  
 چھوڑ کر کھینچ کر لیا ہے

نفس کے چاکوں سے اور ہنر کو دیوان  
 غضب یہ ہے کہ سمجھتا نہیں جان صبا  
 زبان دراز ہوں میں اور بد زبان صبا  
 الہی قطع ہو منقار ہی زبان صبا

وہ غنایب ہوں جگر کروں ناکہ گرم  
 مریبان کو تنہا شکر کا نیک پادشاہ  
 الہی دیکھو کیونکر نہابہ ہوتا ہے  
 سوا ہی شکر شکایت اگر کہی کی پر

فریب دانہ نکھاما میں زنیوار سے رند  
 نہ کرتا دام اگر خاک میں نہان صبا

اوسے تو آہ کا یاد نہیں کہاں فریاد  
 مگر کر نیگا کہی بہراستخان فریاد  
 کر نیگی حشر کو آنکھوں کی تیلیاں فریاد  
 نہ آہ نہ آہ کروں میں اپخان فریاد

سکت کہاں جو کرے تیرا نالوان فریاد  
 یہ یقین کہ جلسے کی راگ ان فریاد  
 گھنٹیں جو حسرت دیدار ایک دنیا سے  
 فراق یار میں جو ہو سکا وہ کہ دیکھا

ستم زدوں کی سنو خاک آسمان فریاد  
 کہی سنو جو عاشق کی میری جان فریاد  
 کر نیگی شکل فراسیر استخوان فریاد  
 جو پیر کر تو میں آہن تو نو جوان فریاد

دیکھو یہ خورشید و ماہ کالوں میں  
 ہلو گاہ سینے میں مل آئیگا جگر منہ کو  
 چمکے گا بعد فنا میں نہ شعل ناکہ کشی  
 تھارو و سطلو نالان میں سار خرد بزرگ

قسم خدا کی جراتی ہوتا زبان فریاد  
 سنو گانا لون کو گلچین باغبان فریاد  
 وہ گل کر لے لپٹا کر غنچہ بیان فریاد  
 کر نیگی صورت ناتوس چلیاں فریاد

تیرے فراق میں اہمیت کراہی کے سوا  
 ہول کچھ نہیں بلبل دہائی دینو سے  
 اتر چیا و بہاری کا آہ میں میری  
 گیارہ نالو ہو دیا یہ وہ بت ترسا

ابھی تو تم نکرے کہ کہاں کہاں فریاد  
 ابھی تو تم نکرے کہ کہاں کہاں فریاد  
 ابھی تو تم نکرے کہ کہاں کہاں فریاد  
 ابھی تو تم نکرے کہ کہاں کہاں فریاد

انگلی عرضی عدالت میں چمچے جویت کیا  
 ق

علائی ہو میں جو بارز کیم بر تو بند  
 گلادیان تربت سی کھیا میں کہ پڑھ کر  
 یادوں بانی میں دوچار گول کر تو بند  
 جگر نقش تو میں یہ مضمون کا راند  
 سب تو میں تو میں کھیل کے ناکہ تو بند  
 چشم بد میں کالان ہو چھو ہر نظر پر  
 شہینہ میں نہ وہ فریادیں خ الوہ پر  
 کچھ پانی نہ ڈال آنکھ تو بند  
 کچھ پانی نہ ڈال آنکھ تو بند  
 کچھ پانی نہ ڈال آنکھ تو بند  
 کچھ پانی نہ ڈال آنکھ تو بند

ابھی تو تم نکرے کہ کہاں کہاں فریاد  
 ابھی تو تم نکرے کہ کہاں کہاں فریاد  
 ابھی تو تم نکرے کہ کہاں کہاں فریاد  
 ابھی تو تم نکرے کہ کہاں کہاں فریاد



نسخه از دست بر این دو عدد و در هر یک از آنها  
در میان کتبی که در کتابخانه است  
که در کتابخانه است



[illegible]













[illegible]

چو کز آتش کوهی آید چو کز آتش کوهی  
 چو کز آتش کوهی آید چو کز آتش کوهی  
 چو کز آتش کوهی آید چو کز آتش کوهی  
 چو کز آتش کوهی آید چو کز آتش کوهی

آپ که سوار باغی من گردید و از من  
 کاشتن پند آتش من فتنه کنی  
 تو اگر مصلحت من آجادی تو سکنه مهر او  
 آن کی و دهی جل جلاله کس کز نام  
 سب پوشش بود و دروغ کما که سکر  
 آن رخ روشن قصه من هر بان پیش نظر  
 چونک کینه و بهار و گرام غنچه من  
 مثل شعله محکوب منی هر زبان بقدر  
 او من را در دنیا عشق سوختن من  
 کاشتن می تیری صورتی اگر به اختیار  
 تیری اگر کشت تاب کار به من  
 دیگر اگر شعله عارض کو تیری و نقاب  
 چای تو این دور روشن عاشق مرده کانام  
 سامه آجای بهر سو گریز خورشید و ش  
 در ستماده بر منجبه لنگ می سوزد و ر  
 روبرو تیری اگر گریز که میزدان  
 مطلع می شود اگر سحر زل روانه

این بیت از کتب معتبره است  
 این بیت از کتب معتبره است  
 این بیت از کتب معتبره است  
 این بیت از کتب معتبره است

این بیت از کتب معتبره است  
 این بیت از کتب معتبره است  
 این بیت از کتب معتبره است  
 این بیت از کتب معتبره است

رند اگر در روی او روی دولت می شود نقاب  
 سات پرده من چو ساقی کوه به شرمه من

این بیت از کتب معتبره است  
 این بیت از کتب معتبره است  
 این بیت از کتب معتبره است  
 این بیت از کتب معتبره است



[illegible]

خاک بودی گیاره در غنیت  
 چادرن حسن که خاک کو غنیت  
 چند روز در میان چل دریا  
 میگفت که دیدار من چو غنیت  
 عشق بازی می آید به غنیت  
 در عشاق که بود و غنیت  
 بنواغانه دلخیز به غنیت  
 پس و لا ترک بود خواهی غنیت

اک ناله سوز دل جو آواز زبان ملک  
 و کیوں تخیل و جبر کر گیا کمان ملک  
 سو بار سیر کر گوئی ہم بوستان ملک  
 اور کر جو پہنچ تو میرے سرور ملک  
 ہم گرد سان پہنچ نہ سکی کاروان ملک

کرمی و سہی زیادہ درستانیں ہیں چلے  
وہم قہر کلب ہر دم میں ہوں نگار تو ستم  
الکون پانی او سین ہوا کو یار کی  
قری توڑی گل میں بڑی طوق و دوسرا  
مراہی اپنہ تیز روی کر کے بڑھ گئے

بہشتنا نہیں  
بہشتنا نہیں

الفست میں جس کی مٹ گیا

۱  
 ۲  
 ۳  
 ۴  
 ۵  
 ۶  
 ۷  
 ۸  
 ۹  
 ۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

سر بسزین سیرت علی یا سمن تباب  
 دانا و امانت بطح مجاور زمین نے  
 ایران او کو دیکھا کیا پیشام تو تاج  
 خاک ہی بہا دمی کوئی غم سے  
 کھٹکنا نہیں سچی وعدہ کا  
 فلو افسشت میں آنی بھی گئی بھی  
 انہیں مضمون تری کیسوی سر کا  
 انہیں کرتے ہیں جو مضمون میں  
 دہی کیمین میں بہت بک بھی اکون  
 پہی الفت نہ گئی شطہ ر خون کی  
 میں لیا کرتا ہوں سب کو نہ برف  
 محبت ہر خط و خال تباب سے

این کلن کزیر  
و بر تو که خان غمست  
کلیه دین کی بزرگ  
سختی و زحمت کی  
چونکه منی بیضا  
کلن کزیر

لکون آنگی کو سو دین من گم  
 جو پهل تو لک جادن کی من سو دین من گم  
 لکون آنگی کو سو دین من گم  
 جو پهل تو لک جادن کی من سو دین من گم

دیکھو شغل ہی جامہ دریکا تا چند ایجنون جامہ رستی تو پس است او کیا رچی دیوین تصویر سو چر یہ چک سرج مکرچی چکی پست بلند ہستی ظلم بر ظلم سہون مورد پیدا دیون چ تبار دیکھو پوچی تھو لگا کی قسم دہن من سو دلاگر حضرت لیتا جا	رکھو عریان خوں صورت سونک کتک جیب میں کچھ زوہاگر دہن کتک ہم ہی کیسینگ اور لگانہ یہ زور کتک ٹوکرین کھا گیا پھر میں قیوس کتک دوستی میں تری ایجا لگو کتک وصل اوس بت سو مر ہوگا بر کتک نہ لگیا قدم اوس ترک کا تو کتک
---	---

رند اب جلد کین جہدی دین کی منظور  
 ہم سنہن ناذا قوس بر من کتک

لگائی سوز محبت و کیا بدن ہر گ عیان جو زخم گیسو سو شعلہ خسار وہ آيا شب کو جو سرا میں گیسو پس از غنا ہی جو تائیر سخت کی ادھی میں خانہ زان قفس میں کی ملا نسیم گرا جو اوس میں ہوا خاک ڈوبنا کیسا بر نہ رہو دو کپڑے مجھے نہ پہناؤ ہمارا تو ہی ہم آشیانہ کرو میشیے وہ مجھی نرم میں ہمارا تو قیاس بدن کو ڈول لکون تو سو دین ہی گھسا	دہن سو میری لکھتی ہی سخن میں گ بہری سو سنبل ترکی شکر میں گ جلائی شمع تو مجھ میں باور لگ میں گ لگائی سروئی کا نور لکھن میں گ دھڑ دھڑ جلدیں چل لگی چمن میں گ بہری ہی بانی کو بدلو چہ وقت میں گ لگی گی جسم کو کھوات گلدن میں گ یہ بہر کی آتش گل لگی چمن میں گ لگائی گئی صحبت و زنجیر میں گ فقید سان لگو ہزار پیر میں گ
--	--

لکون آنگی کو سو دین من گم  
 جو پهل تو لک جادن کی من سو دین من گم  
 لکون آنگی کو سو دین من گم  
 جو پهل تو لک جادن کی من سو دین من گم  
 لکون آنگی کو سو دین من گم  
 جو پهل تو لک جادن کی من سو دین من گم

لکون آنگی کو سو دین من گم  
 جو پهل تو لک جادن کی من سو دین من گم  
 لکون آنگی کو سو دین من گم  
 جو پهل تو لک جادن کی من سو دین من گم

این کتاب را می توان به دو قسم تقسیم کرد  
قسم اول : آنکه در بیان احوال و سیرت  
و صفات و مناقب و غیره است  
قسم دوم : آنکه در بیان احکام و قوانین  
و عبادت و اخلاق و غیره است

خداوند بزرگوار  
باز آئی تو بر جگر کز دل  
کشتن چنان صبا از دشتانی و زریں  
کسی را جز صبح و سحر صبح خراشی  
خیزا که بیل  
احوال بخت تو صبا چه بیان کرد  
سوی بی تو که بیل  
ایاز و صحرایست شوق کی خاک  
صنبلت در گزینا مین بی در و سبیل  
فریاد کرد و بیل ناخدا که کمان کب  
ایکاش کس بیند شغفای کشتن کبیل















اولاً فی فصل  
سوم فی باب  
چهارم فی  
کتاب فی  
باب پنجم  
در بیان  
نوعی از  
فصل ششم  
در بیان  
فصل هفتم  
در بیان







[illegible]



چال شاد و خوش رو و زور و برین  
 دیو سوار لگا دل بین می کشن  
 بنیاد کوه که در صحنه بین از لگا  
 جوانی می داند و در صحنه بین از لگا  
 اگر سینه را به دین بیاورد و در صحنه بین از لگا  
 فلک باری بیاورد و در صحنه بین از لگا  
 نهیست بیک کلبی بیک در صحنه بین از لگا  
 و از صحنه بین از لگا و در صحنه بین از لگا

<p>                             شما تو چنین ای بال به تو این کمر تو این                              بشما تو دتی جو به کو رضا جو این به تو این                              زیارت کو زشتو آسانو تو دتی این                              ده به به جان تو این اگر هم او به تو این                              خبر لیس و داسی بال زلف تو کبر است این                              پامالتا جو به یا تری خودی گد تو این                              بهیج کایو بهیج سانسپت سی و دتی این                              یه بت اند کبر خدا کو که من کد تو این                              اگر تار نفس تقار سو خود پر کد تو این                              بهنما صبح کسی لیس و کد تو این                              نظار کو موی بر راندن صد تو این                              غلط کد تو این دتی این بهیج کد تو این                              جو بهیج زندگی به جانکو با فضل تو این                              همین بهیج آکی اخبار کو بهیج کد تو این                              مشیراب کچه کچه بهیج آکی ده کد تو این                              بری این هم جو بهیج کد تو این                         </p>	<p>                             اگر بهیج کد تو این سر پشیمان این                              محید عشق سحر لک اند بهیج کد تو این                              چلو تم بهیج شهیدان محبت کے مراد تو این                              سجد اند محبت زبون جان بهیج کد تو این                              طبیعت بهیج بریم محبت حق آپ بهیج کد تو این                              بهیج عشق از لک کد تو این جو بهیج کد تو این                              گمان اصف تو نظار سبیل سبیل کد تو این                              بنایا چاستو این بریر و خانه دل کو                              تعلق حسرت بهیج کد تو این قطع بهیج کد تو این                              خیال خام بهیج بهیج بهیج بهیج بهیج                              نه خدای تو قصه بهیج خیرت تو این                              نهیج معلوم او بهیج کد تو این حال بهیج کد تو این                              لگا بهیج روگ بهیج عشق کد تو این اس جان بهیج کد تو این                              بهیج راه در رسم نامه بهیج غم بهیج کد تو این                              جو او سبب بهیج بهیج بهیج بهیج بهیج                              نه دار و نه سار بهیج بهیج بهیج بهیج                         </p>
--	--

<p>                             تشریک بهیج بهیج گود و سنون کو باس خاطر سے                              نه سحر و کد تو این بهیج بهیج بهیج بهیج                         </p>	<p>                             نه دنیا کی خبری کچه دین کد تو این بهیج بهیج                              بهیج بهیج بهیج بهیج بهیج بهیج                         </p>
--	---

بهیج بهیج بهیج بهیج بهیج بهیج  
 بهیج بهیج بهیج بهیج بهیج بهیج  
 بهیج بهیج بهیج بهیج بهیج بهیج  
 بهیج بهیج بهیج بهیج بهیج بهیج  
 بهیج بهیج بهیج بهیج بهیج بهیج





دل کو کیوں  
 یہ تصویر کا جائز نہیں  
 کیا کہن تو کیا یہاں کا نہیں  
 دم الہی کیوں نکل جائز نہیں  
 تیرے مژدن زوہری کی فہم  
 فہم جہن کی کدائ نہیں

درویش دین خادم غبار پر ہیں  
 سنا بادشاہ وقت میں لکھنوی ہیں  
 تانہ پیچھے جو چین بریکس ہیں  
 جو بھی اکھنڈ نہ کرنا کہہ ہیں  
 رندان با تو نہ کرنا کہہ ہیں  
 جان با سادہ تو نہ کرنا کہہ ہیں  
 سہل کی پہلی جہانگیر  
 سہل کی پہلی جہانگیر

خط تو اسے قاصد لکھا جاتا نہیں  
 سب سے اجل آئے مود جاتا نہیں  
 کبک کرتا ہے ہما کتا نہیں  
 تو تو کتا ہے میں شر تانا نہیں  
 جھکو پاکر وہ چہری پاتا نہیں  
 شعر بھی اب مجھے پڑھتا نہیں  
 میں تو وہ انما نہیں جاتا نہیں  
 ضبط اب مجھے کیا جاتا نہیں  
 تنگ کس کس سے یہ چنوتا نہیں  
 چرچلا تیرا مجھے بتاتا نہیں  
 کوئی سافھی بھی تو پلوتا نہیں  
 یار کو تنہا کبھی پاتا نہیں  
 جگیا وہاں پہرے کے پاتا نہیں  
 غشتبازی سے تو باز آتا نہیں  
 سانپ کب جاتی ہے لہر تانا نہیں  
 کوئی پہلو دل کو چھناتا نہیں  
 ہاتھ پر افشان بھی چھوڑتا نہیں  
 اس لیے نادان کو سمجھاتا نہیں  
 میرے گھر میں کہیں اب آتا نہیں

کچھ زبانی کیوں مڑ شوق سے  
 مستعد مرنے پہ ہوں پر کیا کریں  
 سوز غم سے استخوان اٹھ کر جو  
 وصل کی شب کیوں نہ پھر عریان ہوں  
 جان کا دشمن ہوا ہے اس قدر  
 مدعا کچھ کہ جو سمجھا ہے وہ شیخ  
 کیوں قصور آپ کا آتا ہریان  
 حوصلہ کرنے لگا ہے تنگیان  
 ایک عالم حسن کا دیوار ہے  
 سچو آنا ہے تو آجک ای اجل  
 بنے مہینے کی توبہ کی تو کی  
 صبر نہ دلی نکالوں کس طرح  
 کو جو پر اوس ہور دیش کا یا شبت  
 کیا مزا پایا ہے توستے کیوں لا  
 ہوتا ہے کب تصور یار کا  
 جگر کی شب کروٹیں کیوں نہ لوں  
 یہ سندا آئی ہے اوسکو سادگی  
 جانتا ہوں ل سمجھنے کا نہیں  
 کیا سمجھ کر مجھے فراتے ہیں آپ

درویش دین خادم غبار پر ہیں  
 سنا بادشاہ وقت میں لکھنوی ہیں  
 تانہ پیچھے جو چین بریکس ہیں  
 جو بھی اکھنڈ نہ کرنا کہہ ہیں  
 رندان با تو نہ کرنا کہہ ہیں  
 جان با سادہ تو نہ کرنا کہہ ہیں  
 سہل کی پہلی جہانگیر  
 سہل کی پہلی جہانگیر

درویش دین خادم غبار پر ہیں  
 سنا بادشاہ وقت میں لکھنوی ہیں  
 تانہ پیچھے جو چین بریکس ہیں  
 جو بھی اکھنڈ نہ کرنا کہہ ہیں  
 رندان با تو نہ کرنا کہہ ہیں  
 جان با سادہ تو نہ کرنا کہہ ہیں  
 سہل کی پہلی جہانگیر  
 سہل کی پہلی جہانگیر

ہر کچھ سے بڑا ہے ہر کچھ سے بڑا ہے ہر کچھ سے بڑا ہے  
 ہر کچھ سے بڑا ہے ہر کچھ سے بڑا ہے ہر کچھ سے بڑا ہے  
 ہر کچھ سے بڑا ہے ہر کچھ سے بڑا ہے ہر کچھ سے بڑا ہے

گاشن غیر یار کچھ نفس سے تنگ سودا یوں ہو عشق میں کر لو میں شہر کہتا ہے سر و غیرت شہاد و سر یلی تمہاری ہنسی کی ہر جگہ جان رکھو نہیں شریک ذات و صفات کا ہر طرح خاکسار میں رحمت کو سخت نام خدا جمال ہے اذکار کمال پر یکان ہے مرتبہ بیان کیسیر خاک کا	ہمت بڑی عذاب میں اور محضیر میں جیسے ہیں آپ سے سجا کر مشیر میں آزاد ہیں وہی تو تمہاری ہیر میں اور سدن سے اوس لکیر کو اوپر ضمیر میں رات نہ مٹاں میں نہ ہر نظر میں ہم کشت خشک ہیں وہ ہر بطیر میں چودہ برس کا سن چودہ برس میں ہمت تو بادشاہ کی ہو کو فقیر میں
---	--

از تو میر خدایکے واسے میں  
 ایک وعدہ کہجی ز فانی کی  
 جس سے اقرار سب کیا ہے میں  
 نہیں زور واد جسے چھوڑ گئے ہیں  
 کہ وہ جو جسے جنت میں ججا ہے میں  
 شہریت حق جو خشت میں ججا ہے میں  
 آخرا زینت ہر آخرا کے میں  
 جنت میں ججا ہے جو جنت میں ججا ہے

صحبت برادر ہو کہ نہ ہو کر نہ دسیلیے  
 ہم پر ہو چکے ہیں وہ طفل شر پر ہیں

چیرے لاکھ جہر مارے ہیں اور تے ہر آہ میں شر مارے ہیں جیتے جی چھڑتے ہیں کب یہ قدم قوس ہے ہر سر پر حسن و جمال اختیار آپ کو ہے خیر عشق ہجر کی شب گزند دیتے ہیں جگر و دل جل کے خاک کے لیے بحر غم میں اک آشنائے کے لیے چہرہ او حسرت ہم آغوشی	پر ہم اوسکے ہیں ہمارے ہیں چوستے کچھ کے تارے ہیں اتو ہم تے قول ہارے ہیں اور سب ماہ ہوشا رہے ہیں سب کرشمے غرض تارے ہیں نیش عجز ہیں چنونا رہے ہیں تپ ہجرون کو کیا حرارے ہیں مئے کیا بلو تہ پاون مارے ہیں لگ گور گور کر کنارے ہیں
--	---

اپنے اند کو پکارے ہیں  
 بر طرسن حال دل جادوں کا  
 سو کائنات میں سوا شاہد ہے میں  
 ہم میں اور غم ہے داغ و دل ہر  
 دہستہ گلگشت ہے فطرت میں  
 نہ دیکھتے سادہ ہیں گیسو مار  
 نیکوئی میں نہ سنا رہے ہیں  
 مع تربت مری بچا ہے میں  
 روح کو ہی غرض جلائے میں

لاد و لولہ پان داف و لولہ پان داف و لولہ پان داف  
 پان داف و لولہ پان داف و لولہ پان داف  
 پان داف و لولہ پان داف و لولہ پان داف  
 پان داف و لولہ پان داف و لولہ پان داف  
 پان داف و لولہ پان داف و لولہ پان داف



پیل  
چل کر اگر کیوں فریاد  
سیا زبان صیاد نفا عیادل نہیں  
رکھی بچا کو رونا تھا خدا کا گھر  
ایک آنکھ سے بچ بچ مصلحت نہیں  
وہ جو کہ تو تھی زار عشق کا لڑا کو مفر  
عین شانی دولت سے محروم نہیں  
کے وہی تھی نہ لعل شمع کو سوا  
کے درد و دہچکا کر کے نہیں  
دیر کی کہی ہوئی نہیں



ایں قلمی خیمہ میں  
نہایت ہوا کہ خیم غلیظ اور زمین  
کوئی دو اوراق میں کرتی آ رہیں  
گروہ سری ای تو اگر اور ہم ہیں  
خود رفتہ ہو رہی ہیں پیہم زمین  
کی خیمہ سون بھی ایی خیمہ زمین  
بی اعتباریات میں عیش و لذت  
مشقی نگاہ و طفت جو نظر نہیں  
ہو بخائی کرتی دیکھو خیمہ سری

ہاتھ اور لمبائی ہیں سیان کے نہ پانچویں  
 پس سوئی ہی تھو ضبط باین ممکن نہیں  
 جسطرف کو دیکھتی جو دین یوسف تھا  
 کردار شکستہ استان جسم کو کما کما کی گل  
 آتی ہی کرتی ہو جانیکا ارادہ وجہ کیا  
 رنگ شاخ بدور جگتا ہی ہر دم جہو کے  
 کشتی صبر ہی کا کلوں کی ہی ساتی نا خدا  
 ہنستہ ہنستہ مریا جسے نظر کی سوئی ام  
 پاؤں میں ہی طاقت قار تا آشنای جزا  
 دوسرا کوئی مرد کفر و دین نہیں  
 کہ نہ انی نہ زلی ہی تمہاری پول چال  
 شوق جیسے یا کو ہونو کی گئے کا ہوا  
 قبر میں ہی جاؤ نکلا تو سنا جاتے کی مر  
 خود بخود دین جہد میں نہ خلی شاہین  
 دین نہیں ہی بدلی کا جہان کا اختتام  
 لذت تیری کہ چکا ہوں میں کی بیان بکنا  
 دوستانہ گفتگو ہی او کی بی پہلو نہیں  
 فخر ہووے خیکے نام ہی تمہا کے علاو  
 ہر گاہ ہی سستی ہی عجب جہاں یار

[illegible]

\_\_\_\_\_

چون که در حدیث آمده است که هر کس از این کتاب بخواند  
او را خداوند عز و جل در روز قیامت پادشاه کند  
و او را در بهشت وارد کند و ملکستان بخواهد  
اینی اعمال می نماید که در اینجا بیان شده است  
نیز در حدیث آمده است که هر کس از این کتاب بخواند  
او را خداوند عز و جل در روز قیامت پادشاه کند  
و او را در بهشت وارد کند و ملکستان بخواهد  
اینی اعمال می نماید که در اینجا بیان شده است

۷۶

[illegible][illegible]

100





ایمان بگویم اول شوق پیدا کرد  
از طلب کبریا یاد کرد  
چو بوی زبان می گوید  
کل کوئی من دور از کد  
منه کو پیشه کسک  
صلوات و در صلیا کرد  
شکر و غیر







بات کو کہہ کر پیر سے ایک خط تم کو  
 بات سننے نہیں کی خبر سے کل  
 سید احمد کا کلام تم کو  
 بندہ تیار ہوں اس کا بیاد  
 پیر سے کوئی نگر غلام  
 ملو و غلام و حسن و خوبی میں  
 کون جتنے اس کا نام تم کو  
 آری فرمائیں جو کب لاؤں  
 کبھی بھی کبھی کام تو





سندھ میں ایک دفعہ ایک شخص نے ایک شخص کو دیکھا تو اس نے کہا کہ تیرا حال کتنا بد ہے  
 اس نے کہا کہ میں نے ایک دفعہ ایک شخص کو دیکھا تو اس نے کہا کہ تیرا حال کتنا بد ہے  
 اس نے کہا کہ میں نے ایک دفعہ ایک شخص کو دیکھا تو اس نے کہا کہ تیرا حال کتنا بد ہے

<p>جلوہ جاتا تو نظارہ کا حال کب ہو          باغ میں رنگ سے غار سے گل پر کیا ہو          باندھتے ہو ٹکٹکی تو چند برس ہی بدو          دوست دشمن کا نہیں پانڈیر افیس عالم          ابرو پر بان ہو رہی غار سے ساقی نہیں          تیغ میں جو ہر نہ اوقات سمجھا اسکو تو</p>	<p>کیون جڑا ہو تو مجھ سے رشتہ دور آنکہ          برسوں کی کیا کی ہو تیری پہلو سے سار آنکہ          شرط مار لگا چھک جائیگی جسکی بار آنکہ          رکھتے ہیں تیری کرم پر کافر و دیندار آنکہ          تو تکلف باندھ دیو دینکا تو مٹی مار آنکہ          ڈالنی ہو ماتی ماندون پر تیری آں آنکہ</p>
---	---

دعوت دیدار فرمائی قیامت پر سبے زحمت  
 روز محشر تک نہ کھولیں طالب دیدار آنکہ

<p>بہی کر لیتے ہیں شر مار دم گھٹا آنکہ          رات دن دہری شال دیدہ بیدار آنکہ          کیا عجب ہو جو جسکی رہتی ہو تیری بار آنکہ          سے بلا ہر ایک کو اس کے بقدر وصلہ          حسرت دیدار سے پیدا کیا حال دی          جان قربان لائی شاد کی بلا ابرو کو تو          صورت ساز کیوں ہر دم ہمار کرتی ہو تو          غم میں رہا ہوں پراکثر گویا آنکھوں کو بند          دلوں لہجہ ہو چکر ایک چٹا بست نہ ہو          حسن کی طالع اگر وہ ہو تو یہ ہونے دیولا          منہ دکھا بہر خدا بس ہر چاکر مرم و حجاب</p>	<p>بات ہی کر تو نہیں مجھ کو کہ چار آنکہ          پھر ڈال لگا کر کیا ہو تو قتار آنکہ          بیشتر کہ کہہ لیتے ہیں ہر دم ہمار آنکہ          ساقیا بچان لیتا مست ہو ہر دم ہمار آنکہ          پھر دیکھا اب کوئی دم میں تو ہمار آنکہ          صدق اس شہادت کی کر دیکھ لگا آنکہ          مجھ کو تیار دیکھ لگا تھا جو ہمار آنکہ          کہہ لیتے دیتی نہیں ہو حسرت دیدار آنکہ          کام کر جانی ہر روز زمین ترسی عیار آنکہ          سچ کو کیا مطلب ہے اپنی فعل کی غماز آنکہ          کہ ایک نہ ہو تیری دیدار کو ای بار آنکہ</p>
---	--

یہ بات کہیں کہیں نہ ہو  
 یہ بات کہیں کہیں نہ ہو  
 یہ بات کہیں کہیں نہ ہو

یہ بات کہیں کہیں نہ ہو  
 یہ بات کہیں کہیں نہ ہو  
 یہ بات کہیں کہیں نہ ہو

یہ بات کہیں کہیں نہ ہو  
 یہ بات کہیں کہیں نہ ہو  
 یہ بات کہیں کہیں نہ ہو







کھنکھانے لگے لہذا تیری صورت ہے  
 چہنچہاں بھی تیری صورت ہے  
 ہر گئی جان کو غلام ہے  
 وہ بیکسے ہم غلام ہے  
 وہ غفلت ہے جس کا جلا ہوں  
 ہم نہیں ہے غفلت کی قدرت و  
 وہ ضم قابل زیارت ہے  
 اپنے سانس سے جلا ہوں  
 اندرون یکا جونی اندر ہے

تم یہ جو کچھ ہوا سنا تھی رند  
 کیوں بڑے ایسے بیروت سے

یار کوئی بھی وقت راست ہو  
 جھوٹ بتان مجھے تھمت ہے  
 وصل کی یہ بھی ایک صورت ہے  
 ہم میں اور سیر وشت غریب ہے  
 اسے اجل تجھے کیا ندامت ہے  
 کیا ہی زور دینہ دست خست ہے  
 نسل میت ہی غسل صحت ہے  
 دل لگی انسے انسے محبت ہے  
 کچھ غزلت جو سچ فرقت ہے  
 ایسے غمزدہ سے ہو کر فرقت ہے  
 اوپری کوئی آدمیت ہے  
 ابھی تو سہولی سہولی صورت ہے  
 کیا جہنم خیر وشت وشت ہے  
 سچ یہ ہے کتنا بیروت ہے  
 دغون جس جاشید الفت ہے  
 مر گیا کون کس کی تربت ہے  
 کون سی زندگی کی صورت ہے

جب سنو مشورہ ہی خلوت ہو  
 سنجہ سوا اور کس سوا الفت ہے  
 کبھی تو ام مری تری تصویر  
 خوش رہو تم وطن میں اہل وطن  
 جان مدت سے نذر فرقت کی  
 توڑیں چھوٹکی طرح ہتکریان  
 مرض عشق کی شفا ہے سرت  
 ہمیں برسے وقت میں یا پو فریق  
 بیوفا یار کا تصور ہے  
 جب ہوا کہ ڈکھو سلا ہے پنا  
 اپنے دیوانوں سے پاؤں چلانا  
 روڑی روڑی نیکیجے باتیں  
 تم بھی یا خضر ہو کہلا سے گئے  
 یوں خوش آمد ہو کچھ کے کوئی  
 لاکھ بار اوس طرح سے گذر تو  
 فاختہ در کسار یہ نہ کوسا  
 یا صورت نہیں دکھاتا رند

گوری رنگت سے چو فرقت ہو  
 جاتا ہوں جو دیکھ کوئی صبح  
 کون ہے اجناج سے غالی  
 ہر لبت سے کہے فردت ہے  
 آپس کے نام سے ہوں میں مشور

۸۸

یہ نوزاد کی برکت ہے  
 کیوں نہ دھڑکن جلاوین کما کما  
 ابھی تو دست پا چلاؤت ہو  
 بہت منہ لکھتے آتے ہیں جو  
 دوسرے سانس سے نفرت ہو  
 ہوں مسلمان نہ کہ جو جسے کریں  
 کیوں تبو کیا خدا کی قدرت ہے  
 اگر یہ چاہی جو صورت ہو  
 عشق میں آنے کی تربت ہو  
 ایک حالت جو ایک حالت ہے

کہ نہ کلت فحاجان جاتے  
 جان جانی تو دل نہ بکلتا ہے  
 ادنیٰ حالت نہیں جاتے  
 اگر چہ کلت فحاجان جاتے



[illegible]

کائنات میں ہر شے خدا کی طرف سے ہے  
 ہر شے خدا کی طرف سے ہے  
 ہر شے خدا کی طرف سے ہے  
 ہر شے خدا کی طرف سے ہے

وہ کل نہیں چن میں نہ بخیان کروں  
 ترسا بچھنے ہاتھ سے روا ہوں دین کو  
 منکر اگر وہ ہو لب جان بخش کا ترسے  
 مر جاؤں سرست لب جان بخش میں مگر  
 وصل صغرم جبار خدا یا نصیب ہو  
 میں حق پتھر نہیں بھی پاں بت پرستی  
 فروخت میں جب لیا ہر قصور و فحوا  
 آیا نہ باز ظلم سے وہ بعد قتل ہی  
 فرط خجود سے عالم آہن باہر پاں  
 پھر ہو گا یار جلوہ نما اس کے بام پر  
 ہو تو شب صال سیہ یا سفید ہو  
 دکھو مقابلے صف ترکان سے دیکھو  
 آنکھوں میں اس کی خاک بباد نظر لگو  
 سنبھل نکل ہی جائیگو سارے چرخ و خم  
 صاحب کو مشورہ لکھو یہ ایک خط بندگی  
 دیتا نہیں میں ڈاکو کو فرط رشک سے  
 قرآن میں بھی جانی میں تجھیل کیجے  
 دھولی راہی کوں سے در پر ترا خیر  
 ہر دم تصور قرآن الہی سے یار ہے

کس عندلیب زمر میں پیرا کو سنے  
 مسجد بنا کے شیخ کلیسا کو سنے  
 انجیل لاکے رکھ دین ملا کو سنے  
 لیجاؤں التجا نہ مسیحا کو سنے  
 مسجد بنا کر دین میں کلیسا کو سنے  
 بت بھی وہی ہو جی میں چلا کو سنے  
 موجود کرو یا پر او کو لاکے سانسے  
 پہکوا دی لاش سر را کٹوا کو سانسے  
 نشتر نہ لایو رگ سودا کو سانسے  
 پھر ہو گئے آج طور و تجھ کو سانسے  
 یکساں ہر شہر محو تماشا کو سانسے  
 دیکھو نمون جو فوج سے تنہا کو سانسے  
 آنکھیں کرو نہ زنگش ملا کو سانسے  
 لسانہ بل کی رخت میں ہلکے سانسے  
 رکھ دو جو ہو نوشتہ کوئی لاکو سانسے  
 خطر رکھ لیا پر دیر سو کھدا کو سانسے  
 اب جائیگا دانش کو تورا کو سانسے  
 کہے کو سانسے کہ کلیسا کو سانسے  
 رہتے ہیں اب تو عالم بالا کو سانسے

دیکھو کہ ہر شے خدا کی طرف سے ہے  
 ہر شے خدا کی طرف سے ہے  
 ہر شے خدا کی طرف سے ہے  
 ہر شے خدا کی طرف سے ہے

ہر شے خدا کی طرف سے ہے  
 ہر شے خدا کی طرف سے ہے  
 ہر شے خدا کی طرف سے ہے  
 ہر شے خدا کی طرف سے ہے

ہر شے خدا کی طرف سے ہے  
 ہر شے خدا کی طرف سے ہے  
 ہر شے خدا کی طرف سے ہے  
 ہر شے خدا کی طرف سے ہے



خالی نہیں نہ کر کے اپنی جگہ پر  
 جو جان بیکار ہوئے ہیں  
 یہاں پر جو ہیں وہ ہیں  
 یہاں پر جو ہیں وہ ہیں  
 یہاں پر جو ہیں وہ ہیں

جامی و اپنی بون تر و عریان نکل گئی  
 شہر و تمہاری دور تک یہ جان نکل گئی  
 ہو کہ تمہاری مارتہ سونا لان نکل گئی  
 حیران ہو کہ تیری پریشان نکل گئی  
 دم تیری عاشقوں کو میری جان نکل گئی  
 بلبل چمن سے اوگل خندان نکل گئی  
 تمہارے کس طرف مہتابان نکل گئی  
 ہم شام میں جو اور شب حیران نکل گئی  
 نمودن کے پار خار و شیلان نکل گئی  
 قابو ہوئے اور دل لان نکل گئی  
 کے سے نواں سلام و زبان نکل گئی  
 سن سنا کہ گویے پریشان نکل گئی  
 قزاق راہ کاٹ کر جان نکل گئی  
 پہنڈو سو تیرے کیسے چان نکل گئی  
 منہ میں بان رہ گئی نندان نکل گئی  
 روباہ بنے شیرستان نکل گئی

جس طور چوڑ جانا ہی سانپ پی کھلی  
 پر پو نہیں کر مہل میں جو رو نہیں نکری  
 فریاد میکیاں محبت سنی نہ ہے  
 دیکھا جو تو آئینے میں اپنی لطف کو  
 ایجان تو نہ آئے جو انکی خبر نہ لی  
 عشاق تیرے کو چور و تو مہو گئے  
 تار یک ہو جان ہماری نگاہ میں  
 معلوم تھا کہ آج تو آئیگی اس لیے  
 عشق تباہ میں شت نہ رہی ہنوی  
 پرگمات پرچہ میں تری امحال ہے  
 سہرا نہ کوئی سوکون میں میری سانسے  
 عاشق تمہاری لطف کو جاتو نہ ہم سے  
 دیکھی جو دست برد تری ترک شہر کی  
 عرت ہوئی کہ تجھے ہمیں سلسلہ نہیں  
 کیسے رفیق آدم پری میں جل لیے  
 گر انقلاب دہری ہے تو دیکھنا

۹۳

اس سلسلہ ہم دو سو سوغات آئی  
 کیا ہوئے ہر حال شک ہے  
 کافی ہر چیز میں غنایات آئی  
 کیا آسمانی ہو کہ شکی لگائے گی  
 صاحب ادھر چلی ہو بہت گات آئی  
 جیلا و قتل و سزا کیوں خور گئی  
 اور ظلمی ہو کہ سن ہو گئی بہت آئی  
 کب ہوئی میں لطف شہر و صلا آئی  
 کیا کیا ہوئی میں لطف شہر و صلا آئی

فرقت میں خوش نہ آئی میں ہر باغ زند  
 گہرا کے سوے کو چہ جانان نکل گئے  
 گیت کر نیسے کی ہر وفاات آئی  
 رافت کیا ذلیل جو وفاات آئی

یہاں پر جو ہیں وہ ہیں  
 یہاں پر جو ہیں وہ ہیں  
 یہاں پر جو ہیں وہ ہیں  
 یہاں پر جو ہیں وہ ہیں  
 یہاں پر جو ہیں وہ ہیں

[illegible]





مژده آمد و در است که پهلوانان  
 بهین بیک وقت بر نه قیادت  
 خاتونک تربت پیر و پهلوان  
 که نهین شش ای مقدمه جلائی  
 شلنه و جوده زلف رستاگر آئی  
 قیوان و ایل به بلبلان بر آئی  
 بدینک بختی هر دو چشم تر آئی  
 کوسن نظر آینه پادشاه تر آئی  
 نامردی چهری زاریش کا جوی

صبح ہوئی پر کشتی عرش تبار افرا  
یہ پناہ کو چرکا اوس جو کس کن کہ تھا  
تیس ناخو سی بیابان میں کہیں دھنپنا  
غراب شیریں میں آگاہ نہیں ہر گ  
پوچھتا اوس میں جا کر جو مسیحا ہوئے  
کیون شہرِ مردہ ہوں گل گل خراکی تانہ  
حسرت لطفنا سیری سو یلبیل تیباب  
ربط طس کا کیا گلبد نون سو پیدا  
یا آتی میں تری گر میان شملہ طور  
لال ہو جاؤ نہ کیوں صورت اخگر گل  
کو چہ زلف میں جانی ہو مضامین کیو  
دل دکھایا کسی گلچین نے کوئی گل ٹوٹا  
کس گھٹکار کو مردی پہ یہ ہوتا ہی عذاب  
لے میں خود کو چہ جلا د کو اسی موت چلا  
اک نظر بام پہ اوبت نظر آجا یا کر  
سر ملا تو میر منہ سو نہیں کچہ فروٹے  
ہر یقین باغ مرارِ روضہ ضوآن سجا  
یوں ہر اکسے ہے ہر گل نہ ہونہ وہ ٹوٹے  
نظر لطفنا ہی تو چاہتی ہو خوش قسمتی

۹۶  
گفتگو است بین سجنها چون سنج سنج  
خاخری و جان و شو و بیا و بیا  
کجا مال زمین اینا را نت می رانی  
و از کتا بودن آن خویش نکال طبع در  
شاید سوگو کا تا نه من بخیرانی  
بیشتر گوئی صل من یکم چه می بین  
شماره غرض و در ذره ببارانی  
اطلاق یکبارگی است علم آباد است  
از دستنی نهانی سجن یکبارگی است  
یکبارگی نهانی سجن یکبارگی است





چون نالگ در حق بستان کرد  
بست و خاک را اینک کی دست بجای  
بختی کسین میاید گیان کرد  
لک بوجان خاک نفس او بیل  
بیل حق کی اگر نفس او بیل  
کسی در چاه حق درین کرد  
تو ترک نفس ترا لذت زبان کرد  
تیر فدا فقه خط و عمل بین تو  
ملک حبیب کس پهلوان دوست  
کسی در چاه نالگ در حق بستان کرد





الفتنه پری جہ پریشانی ہوئی  
 آبیاری بر رحمت تو کی اکو برس  
 کاٹ دی ساری ساری کھجور کوٹے  
 جا پہنچا کہ کا بارانِ رحمت نہ کر پاس  
 کی جو ہر دانش طبع گرفتہ سیر باغ  
 خلعت عریانی ہی بہتوں نے پہنا چوبہ  
 ناخدا کی سحر الفت کی ہر بیاعتق کو  
 ہو چکا تھا میں سکرو حاد عالم میں مار  
 جہ کی شبیاد جو آیا وہ ماہ چار وہ  
 روز روشن سی شنبہ کی رنگ رانی ہوا  
 خازن دیرانی کی مدد چشم سیدانی ہوا  
 منزع امید اپنی خشک بویانی ہوا  
 پوستیں کشتہ درویش بارانی ہوا  
 سدرہ ناخ ہری یہ ہستی فانی ہوا  
 اور شکر ناکہ بیل پریشانی ہوتی  
 ٹھیک میری جسم پر شریف عریانی ہوا  
 لیگیا ساحل ملک کشتی جو بطن فانی ہوا  
 سلمی جانی کی تو کیوں اگر بخانی ہوا  
 روز روشن سی شنبہ کی رنگ رانی ہوا  
 خازن دیرانی کی مدد چشم سیدانی ہوا

الفت زلف پری جہ پریشانی مولیٰ  
 آبیاری بر رحمت فی لکی اکو برس  
 کامی ساریت ساری آواز کو کتے  
 جا پونچا کجا باران مجھ مہنتہ کی پا  
 کی جو بہر وادہ طبع گرفتہ سیرانج  
 خلعت عریان تنی بہتوں پہ پناہ چھو  
 نا خدائی سحر الفت کی تری با عشق کو  
 ہو چکا تھامین سکر و جان عالم سیر  
 جو کی شب یاد جو یادہ ماہ چار دہ  
 روح کو جسم مثالی بعد مرگ بھی  
 مشق حیرت سو میں خود جبر کا پتلا گیا  
 کشور دل کر دیا تاراج کر کے بھیرا  
 صد مریہ صد مریہ آواز دہر کے عمر میر  
 بہتر زمین جیکہ افشان آواز تو پر چنا  
 سیکڑوں مثل لچا ہو کر مشتاق جمال  
 خط فی صحت کردیا رو کو کتابی کو تری  
 عالم نریخ میں بعد مرگ بھی نہ نہ نہیں  
 حسن گندم کو لکی الفت کو اثر سو بعد مرگ  
 ہو سکا تجھ نہ جہاں شبہ یار کا

خانہ ویرانی کی مدد چشم سیالی ہوا  
 مریع امید اپنی خشک بربانی ہوا  
 پوستیں کتنے درویش بارانی ہوا  
 سدرہ ناحق مری یہ ہستی فانی ہوا  
 اور شکر ناکہ بلبل پریشانی ہوا  
 ٹھیک میری جسم پر شریف عریانی ہوا  
 لیگیا ساحل ملک شستی جو طوفانی ہوا  
 سل مری جہان کی تو کیون اگر انجانی ہوا  
 روز روشن سے شنبہ کی رنگ رانی ہوا  
 ہم رہو باقی جو خوش فانی تھی دہانی ہوا  
 عمر ساری آئندہ سانچہ حیرانی ہوا  
 عشق خانہ کو کلاموں خانہ ویرانی ہوا  
 پر کرجی آلودہ صندل پریشانی ہوا  
 چاند سو افزون ضیا کرو نورانی ہوا  
 دہم تیری صرک یوسف ثانی ہوا  
 تو نکلتی لوح قرآن لوح پیشانی ہوا  
 روح باقی جو خوش فانی تھی دہانی ہوا  
 لوح تربت تھی سناسخ کی دہانی ہوا  
 آج کیا دہر تولا کر تیری اومانی ہوا

باز کنی بزمی زلف چسبیده  
 کجای من کوشتی بر کجای من  
 دزدی جانی من بدو دامن صحرای  
 دزدی عشق مرا کذب بجهنم اگر  
 ز کجای من عشق غافل نوی تکیه  
 از کجای من عشق غافل نوی تکیه  
 تیر و سلسله کجای من کجای من  
 تیر و سلسله کجای من کجای من







[illegible]

[illegible]

میں نے پتھر پر لکھ دیا کہ اس کا نام ہے  
 "اس کا نام ہے" کے متعلق میں تلاش کے

<p>نہ یاد و مان و کم جائے گی          ہو کب تک چشمِ ناز جاری گی          زیادہ ہوا وصل سے امتیاق          نہ ڈکے ترا دل یہ ممکن نہیں</p>	<p>یوہین عمر اک دن گزر جائے گی          یہ نہی چیز ہی ہے او تر جائے گی          طبیعت میں سمجھا تھا بہ جاری گی          محبت ہے کامر اپنا کر جائے گی</p>
--	--

[illegible]

ایسی کوئی کہ جس کی ہر بات میں  
نظر آئے کہ اس کی ہر بات میں  
کوئی بات نہ ہو کہ اس کی ہر بات میں  
جہاں سے ہو گا میں اس کی ہر بات میں  
نہیں ہی ہو گا میں اس کی ہر بات میں



ہلا سے تری میں ارم لے  
 نمود اس میں تری تو قال ہوئی  
 تر و خوشی سے پس بدایا  
 محبت بلا سبب نازل ہوئی  
 وہ توں میں ساقی میں ہم لگی  
 وہ مہمی نگار نہت تنی ہوئی  
 کیا بسکد روزہ دیوار کا  
 مری آنکھ کشول سے ہوئی  
 طبع میں رہا کہ نہ کیا داسا

کیا کمون کس طرح گزرتی ہے بیروت زمانہ کتا ہے اور کے آتی بین قاف سے ہیں افسی زلف پارے جینا نکلے پڑتے ہیں آنکھ سے آنکھ مار زلفون کی پرورش ہے	دن کو فریاد و شب کو نالا ہے نام کیا آپ نے نکالا ہے کیا سوئے ہمارا نالا ہے دس گیا محکوبہ وہ کالا ہے کسی زنجیر کا یہ نالا ہے سینے ان موزیوں کو پالا ہے
--	---

کس شے حسن پر فقیر ہوئے  
 رند کیا یہ مرگ چھالا ہے

اپنا محبوب اپنا دلبر ہے جسے ریخیدہ مئے دلبر ہے حال درو جگر سے اتر ہے او کے درویش باگمال میں ہے تند دلدار کو کمون طوبے ہوشدار و پھر منسین آتا ہے خلق ساقی مرچ و گلو ماتم دل میں یوں گزرتی ہے زخم میں دل میں یا جگر میں داغ کیا کمون تھے حال زخم جگر صاف رکھ دل کو ہم فقیر دل سے	خواہ جلا و یا سنگر ہے خاطر آرزوہ دل بکد ہے کہ نہ کہہ کو فت میرے دل پر ایک اک بو علی قلندر ہے سر و شمشاد یا صندو بر ہے بخود می بیشتر سے اکثر ہے دیکھ صمان جان مضطرب ہے دست اور سنیہ شکاں رہا شکر ہے شکر جو ہے بہتر ہے چارون خشک چارون تپا خاکساروں سے کیوں کد ہے
--	---

۱۰۵  
 یہ سبک ہوئی تو سے ہی ہوئی  
 کیا تو نے سب سے پہلے ہی  
 نہ گفت وہ کیا نہ کہا  
 جیت گئے پہلے ہی  
 پشوار اس پہلے ہی  
 رخ شفق کا رخ پہلے ہی  
 جو سوچے ہوئے تھے وہ پہلے ہی  
 جیو جیو جیو جیو جیو جیو

ہلا سے تری میں ارم لے  
 نمود اس میں تری تو قال ہوئی  
 تر و خوشی سے پس بدایا  
 محبت بلا سبب نازل ہوئی  
 وہ توں میں ساقی میں ہم لگی  
 وہ مہمی نگار نہت تنی ہوئی  
 کیا بسکد روزہ دیوار کا  
 مری آنکھ کشول سے ہوئی  
 طبع میں رہا کہ نہ کیا داسا

میں نے اس کو دیکھا ہے کہ اس نے اپنے ہاتھ میں ایک تار پکڑ رکھی ہے جس سے وہ اپنے دل کی بات کہتا ہے۔

<p>جس میں بھی ہوتا دیکھو اس میں بھی گلا گٹ پکا سیرا جب گڑھ قدم رجبہ اور سیرم تن کو کیا طبیعت ہی اپنی دقت پسند دکھایا جو خون شہیدان و رنگ کہو کچھ وہ لیسما میں اپنی طرف تری تیش کے منہ کا برسہ لیا یہ بہن تینوں بیامیان جان گیل</p>	<p>کسین ہی رضیج حاصل ہوئی آسلی تری اتو قائل ہوئی یہ دولت نصیبوں کو حاصل ہوئی وہی بات کی جو کہ شکل ہوئی ہلال شفق تیغ قائل ہوئی ہمیں بات کرنی ہی شکل ہوئی خطاب مجھے اتنی تو قائل ہوئی محبت ہوئی حق ہوئی مل ہوئی</p>
--	---

میں دیوانہ مجھوں رہا اور اس کا زند  
بری جو کہ لیے شامل ہوئی

<p>رکھ نظر اس کی عطا پر تو خطا سوچے نیت نابود مہر اعلیٰ میں فنا سوچے سلسلہ تہا نہ کسی لہر ہما سوچے یہ دن نہ ٹھکرا تو سوچے گوریا کو کہی لون کہتا تھا تری قد کو ہیلا سرور اسطرح پہل کر سو تھوڑے جمل میں کوئی جو نکلا جو کہی باغ و آجلا ہے تھوڑا بعد فنا بھی مری ہوئی لہف تھی نہ پامالو عشاق تہیں نہ نظر</p>	<p>خوف کو دخل نہ دی و لیس جگ پہلے مرچکا اور ملک الموت تھا سوچے میں نہ آگاہ تھا اس اہم بلا پہلے بچکے پہلے تھے فرار شہد اسے پہلے کے تشبیہ پر دی تھی شہر اس پہلے تھوڑی تھوڑی سوچے جانو جیا سوچے ہرچہ ہوتا بہن خبر گل کی جا سوچے اور کہ کیا سک یا رہا سوچے راہ کب چلو تھو اس ازاد سوچے</p>
---	--

یہ دیکھ کر دل میں چھوڑ دیا کہ ایک بار  
طقت دن ہو گیا ہے جو کہی لکھا ہے  
تھوڑا سا فتنہ و فتنوں اسے لکھا ہے  
نہاں فتن میں ہو گیا کہی لکھا ہے  
تھوڑا سا فتنہ و فتنوں اسے لکھا ہے  
نہاں فتن میں ہو گیا کہی لکھا ہے  
تھوڑا سا فتنہ و فتنوں اسے لکھا ہے  
نہاں فتن میں ہو گیا کہی لکھا ہے

کی ایک اور قسم کی بات ہے کہ اس نے اپنے ہاتھ میں ایک تار پکڑ رکھی ہے جس سے وہ اپنے دل کی بات کہتا ہے۔

دیکھ کر منہ پر ہنسی کی دھندلک  
 شام کی دھندلک میں کھڑی ہو کر  
 دیکھ کر منہ پر ہنسی کی دھندلک  
 شام کی دھندلک میں کھڑی ہو کر

دور دور زندگی میں سیر کرنے والی  
 وہاں جہان کے لیے لہجے لہجے ہاں ہوس  
 ہر شخص ہر صاحب خاصے خوش حال ہوس  
 یخوت ہر کہ مہجور ہاں ویر ہاں ہوس  
 نیو چہو یہ حقیقت عجیب حال ہوس  
 میں زرد ہو گیا بھی سو وہ جلال ہوس  
 نور وضعت ہو خوش آگیا نڈال ہوس  
 ہزار شک ہو کر کیا کیا نہ احتمال ہوس  
 کسی کو نہ ہو ہر شہر کی حال ہوس  
 تھامے وہ ہر گھر کس کو غیر حال ہوس  
 کہیں نہ ہاں ہو جو کہہ بھی حال ہوس  
 تہاں ہر جگہ بھی چہرہ چہرہ حال ہوس  
 کوئی پسو نہ پسو ہو تو ہاں ہوس  
 شاہر اگلی نسبت تو کچھ حال ہوس  
 تھامے ہر جہر میں جن کو کوہر حال ہوس  
 لگا کر آپ ہو ملک ویت حال ہوس

ہزار سنا سنا ویا میں کس گرفت کا  
 خیال آتا جو جب دم اور بچنے لگتا ہے  
 پیروی تہی ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن  
 نفس میں طاعت پر ہزار اور گنی صیاد  
 شہر حال کا کیا ماجرا بیان کر دین  
 سوال کر تو کر بیٹھا اور سو رہے کا  
 کہیں جو بیٹھو اور سو رہے اور سو رہے  
 سینچ چہرے کی ہر گروشیان یہ بیوی کے  
 نہوگا ہر سنا زانو میں دو سر غم و دہشت  
 تباہ کس سو حق آشنائی صرت کیا  
 عجیب حال رہا عارضہ منہ قوت کو  
 وہاں عارضہ جانان چال نو حوسن  
 وہ شوخ کرنا ہو ہند کی کوشتن خرم  
 مریض آپ کو فی الجملہ رو بھت میں  
 دعائے مستقرت اولی کرو اور ہمارا تہ  
 سواری رنج و غم درد کچھ نہ پہل پایا

دیکھ کر منہ پر ہنسی کی دھندلک  
 شام کی دھندلک میں کھڑی ہو کر  
 دیکھ کر منہ پر ہنسی کی دھندلک  
 شام کی دھندلک میں کھڑی ہو کر

دیکھ کر منہ پر ہنسی کی دھندلک  
 شام کی دھندلک میں کھڑی ہو کر  
 دیکھ کر منہ پر ہنسی کی دھندلک  
 شام کی دھندلک میں کھڑی ہو کر

لکایا کر تو میں مجذوب کی طرح سے بڑ  
 شاہی زندگی میں درویش بالکال ہو رہے  
 زبست گردن اپنے پورے کر چلے

دیکھ کر منہ پر ہنسی کی دھندلک  
 شام کی دھندلک میں کھڑی ہو کر  
 دیکھ کر منہ پر ہنسی کی دھندلک  
 شام کی دھندلک میں کھڑی ہو کر

[illegible]



نامی کی جسے کہو وہاں کی پانچ  
 شمع تکی و کندن اور شمع کی پانچ  
 غلبہ رہ دیکھا و بوقال نہیں خبر  
 عشق و فضل میں کر کیا کشتہ  
 و فیض میں خاکین ہی فانی  
 کان تک پہنچیں اگر تکی کی پانچ  
 قتل کرنا ہر زبون کو فخر ہو یاد  
 کام دنیا پر وہ لے لے لے لے  
 جیسے پانی و شمع میں سے پہر چھین

فطر طفت سے دیکھو اور دیکھو شکر  
 آگہ جہاں سے کیوں ہے سجا بدلی

سر محفل حوا شاہ کیا بوسے کا رند  
 چمن ادس ترک شہکار کیا کیا بدلی

شمع لطف کم نہیں کہ کاش شمع شکر  
 شمع لطف کی محو طالع پادوس خچر کے  
 عشق کو دیکھا وہ گولاق ہونے پر خبر  
 شمع کا می کر خیر سے ہون اندر سوانا  
 کونسی محبت کو گارہ سلسلہ اسخون  
 کان تک نہ نکال پونجی حکو دیو نہ ہوا  
 دل جگر دونوں ہوت کر میں ہر استخوان  
 نام کو فرکان پیری جان قربان  
 عشق ابرو و نرہ میں جان باب میں کربان  
 شمع روشن ہوگی گندرا سحر کار و سنا  
 ہو گئی ایسی جوا فروز کو دست درویش  
 خود بخود نام لے لے جا بگا کہ لقا قاصد  
 آب باقی ہو اگر قاتل تو کر دی خلق تر  
 چل شمال تیغ و صفت ابرو و خمد میں  
 قید میں ہیں ہر جنوں وہی نظارہ باران  
 ہر عینہ ابرو قاتل علی کی دو لفظا

گشت گیا پر وہ شب کو نام ہی گلگیر کے  
 سبکے تو وہ رہ گیا آگے جو تیرے تیرے  
 آگہ آغوش کو کیا تجویز ہی نصیب کے  
 عہد طفلی میں پیار ہی نہ رہا شہر کے  
 شمع میں زیر زمین لاسد از خیر کے  
 کیا جنون الکبیر نالی میں ہی زنجیر کے  
 دیکھو میں اکیدن پلوتھارے تیرے  
 لاگ ہو مدت سے دلو توڑ سوس تیرے  
 تیرے زخمی میں کو کہاں میں کشتہ شہر کے  
 وصل کی شب آئی جاگو سخت اب گلگیر کے  
 خرس رو بہ زبان کہ تیرے ہی اگر شہر کے  
 بڑی ہو سمجھو گا وہ مطلب ہی تجھ کے  
 لور جو میں چکیاں بس تہاں ہی شہر کے  
 آج دکھلا دی زبان جو ہر ہی تھوڑے کے  
 عالم چشم پر ہی حلقہ تہہ جز شہر کے  
 پوچھو روح الامیں سے کاش شہر کے

۱۱۲

نامی کی جسے کہو وہاں کی پانچ  
 شمع تکی و کندن اور شمع کی پانچ  
 غلبہ رہ دیکھا و بوقال نہیں خبر  
 عشق و فضل میں کر کیا کشتہ  
 و فیض میں خاکین ہی فانی  
 کان تک پہنچیں اگر تکی کی پانچ  
 قتل کرنا ہر زبون کو فخر ہو یاد  
 کام دنیا پر وہ لے لے لے لے  
 جیسے پانی و شمع میں سے پہر چھین



ارشد و کائنات جانی بن بر  
 شریف فرشتین زندانی تو کی  
 شکیات تا حشر است آسمان کی  
 زینت حسن جین بر کو بی  
 اگر می بیند حسن باغبان کی  
 کرده با بیکر اوس بن هرست  
 بنده و سبب من هرگز آسمان کی  
 طبع جان کی تازده صبا  
 جوداده کامل غیر فدا  
 بر امانا که

کبھی نہ خالی نہ کبھی نہ  
 جان نہ جانے کہ کبھی نہ  
 جان نہ جانے کہ کبھی نہ  
 جان نہ جانے کہ کبھی نہ

مثل گندم موری ہیں سینے چاک نخل ماتم پہ آشیان ہے مرا نہ کہو گے جو حال دل اسے زند گشت کے مر جاو گے جانی ہے	یارب آباد کہیں خانہ زندان ہو اس طرف بھی گرم خبر بران ہو یان کی وریانی کو زیریا ہو جو جوان ہو کیون نہ برگشتہ دم خمخیزان ہو کنگے سورج کی کرن ہریت نشان ہو یار کی طرح اگر تو بھی خرامان ہو خط کہیں یار کو عارض پلایان ہو باغ میں جلیلو کو دریں گلستان ہو چاک جو جیب کا ہوتا سترانان ہو راز کس طرح تنکے فون سے تہان ہو یا الہی حسرت شام غریبان ہو دہن زخم مرا چاہیے خندان ہو جان لب پر ہو گر خ سوجانان ہو ماتہ سولہ کے اگر خون سلمان ہو چاہیو سارا جہان شہر خوشان ہو
---	--

کبھی نہ خالی نہ کبھی نہ  
 جان نہ جانے کہ کبھی نہ  
 جان نہ جانے کہ کبھی نہ  
 جان نہ جانے کہ کبھی نہ

۱۱۵  
 یارین چکی میں ہوا در جہان کو اندیش  
 اپنی خاطر سے کیا دنیوی دوش  
 جیتے جی میں تپا دین کی دوش  
 دامن نہ ہوا اور کا آغوش  
 دیکھو کیا اس کو فکری خون  
 چشم بستانی دکھائی نہ خون  
 پہلے ہی فخر و فقا سے میں ہا ہوش  
 از دور دیکھا تو کفی ہا ہوش

کبھی نہ خالی نہ کبھی نہ  
 جان نہ جانے کہ کبھی نہ  
 جان نہ جانے کہ کبھی نہ  
 جان نہ جانے کہ کبھی نہ

ہم نزدیک ہیں تو دیکھا ہے  
 عشق پرستارین کیا ابدار ہے  
 کس سے نہ شاہ ہو کہ فرم  
 سب تو یہ اوتار ہے  
 مدینہ ناگوار ہے  
 غل غل ہے

محکوم درکار نہیں جاوے کل گورہ رند  
 داغ حسرت ہی مری کہیں گے گلشن مجھے

<p>                             آج گلشن میں کون آتا ہے                              دیکھوں طالع کی اب سائی کو                              دل دیا اتوار ایک کا فرکو                              عمل خیر کرے کہ غافل                              روکے کرتا ہوں عرض حال اگر                              بھولا بھگا سا آپ پرتا ہے                              شوق نظارہ جمال مجھے *                              شاہ راہ عدم کا حال بوجھ                              نہ سٹے گا زیادہ قسمت حق                              عشق میں رکھ نہ زندگی کی امید                         </p>	<p>                             گل جو پہلا نہیں سنا ہے                              مری گہری کو کیا بنا ہے                              دیکھیے کیا خدا دکھانا ہے                              وقت فرصت دگر نہ جاتا ہے                              تو نہیں میں مجھے اور اتا ہے                              خضر رستا کسے بتاتا ہے                              کو بکو در بدر پہر اتا ہے                              ایک آتا ہے ایک جاتا ہے                              سچ بیوہ کیوں اڑتا ہے                              یہ مرض گورہی جنکا ہے                         </p>
---	--

تم بھی سوے عدم چلو اسے رند  
 قافلا زواریں سے جاتا ہے

<p>                             آہو دشت دان چکا را ہے                              اوج پر اب مرا تارا ہے                              پی کر شیشے میں اوتا را ہے                              بارہ دیو کو اوتا را ہے                              زلف شگون نے محکوم را ہے                         </p>	<p>                             اوستے صید حرم کو مارا ہے                              ماہ رو بام پر سد مارا ہے                              رہتی ہے شکل یار کی دل میں                              آدمی میرے منہ چڑھے گا کیا                              رات کو دفن کیو لا شا                         </p>
---	---

جب میں سو رہا تھا  
 رہا تھا فتنہ فتنہ  
 سب سے بڑا فتنہ  
 سب سے بڑا فتنہ  
 سب سے بڑا فتنہ  
 سب سے بڑا فتنہ

سب چیدا ہے اوستے زلف میں  
 سب بند میں مرا ستار ہے  
 سرخو کون نون شیدو بین  
 سبہ رنگوں نے جکا مارا ہے  
 باغ چوڑا رہیں گے صحرا میں  
 دن ہی گلین کا ایا جاتا ہے  
 ناسا کرے نہیں انراوت  
 دل ہے پر تکرانک غار ہے  
 جان دیتے ہیں تیغ ابدور

اس کو بھی جاننا کہ اگر کسی کا دل  
 میں شریعت کے نور سے روشن ہو جائے  
 تو اس کی ہر بات میں اللہ کی رضا ہو جائے  
 اور اس کی ہر حرکت میں اللہ کی رضا ہو جائے  
 اور اس کی ہر بات میں اللہ کی رضا ہو جائے  
 اور اس کی ہر حرکت میں اللہ کی رضا ہو جائے

سو منہ داناںک کراج روزا پڑا  
 گہولن میں رقیبوں کے روزا پڑا  
 اسی بات کا مادی روزا پڑا ہے  
 کسی سمت اولٹا بچھونا پڑا ہے  
 یہ مڑنا پڑا ہے کہ سونا پڑا ہے

بہت دن سے سنا وہ کونا پڑا ہے  
 لہو چلے کے آباد اب گوراسے رند

انا و ہوں اکا ہوں سب میرے قریب ہے  
 ہے کون بجا جو تری تہ سے یارِ سب  
 فونہی ہوں نیچے کہیں وہ کامل سنگین  
 بانہی نکلی معرکہ عشق میں کس روز  
 دید و بخشش کی تو ہر ذات سے تیری  
 رنگ کر کہ شکوہ نہ کہی آئے زبان پر  
 بہر ہنوعم نہیں کیا یاد کر نیلے  
 بہر زہی چین و غموس ہی پہنچ  
 بیگانہ وصل کا بھی جذب محبت  
 کہ کو بھی اللہ نے پیدا کیا تھا  
 پلنا قدیر سے زبان نہیں تھک کو  
 نہیں کہ اپن دل سے چھوڑی رہد

کچھ کام نہیں مجھ کو ہے نہ ہے  
 تجھے ہی اداں مانگا اداں تو غنیمت ہے  
 دل منتظر آفاتِ سادی کا ہو کہ ہے  
 میدانِ تین رہا چار قدم لگی ہے  
 اور خون بھی ہو لیس تو تری ترخ ہے  
 انسان جو یا بہر نو تو مرضی رہے  
 دو ہو سو کہ شرمندہ نہیں ایک رہے  
 ایذا ہی اور مآثر ہو پیدا ہو جو ہے  
 اللہ بچائے جو مجھو جگر کی شب ہے  
 دیا نہ مہون اوس لکچہ پیا و کا شب ہے  
 باہر شہر اور سرِ زمین جہاد ہے  
 سائل ہو یہ دردیش شہناہ عرب ہے

کبھی صورتِ غلامی  
 کبھی صورتِ غلامی  
 کبھی صورتِ غلامی

۱۱۷

گلاب برادری کی دینا چاہیے  
 آپ کی تیار سون بہت یار تیار  
 بیاس گلاب تہدی ہی بچا چاہیے  
 لکھنم ہی بچن ہو ہی بچا چاہیے  
 آپ ہی دیکھو اسکو ہی بچا چاہیے  
 شکر کن دینا کہ کئی دینا بچا چاہیے  
 ملک سونہ قاتل کو ظار  
 حضرت: ۱۱۷

کرم کو کرمیادیت دیکھتا ہوں  
 عاشق دہو جھنڈا ہوں میں قاتل کو جھیل چاہیے  
 سنا صحت ہو کہ جو پیاس بیک چاہیے  
 شغف غنیمت کو دیکھتا ہوں میں قاتل کو جھیل چاہیے  
 کلام مشکین کی دیکھتا ہوں میں قاتل کو جھیل چاہیے  
 حسن کلام کی دیکھتا ہوں میں قاتل کو جھیل چاہیے  
 فضیلت حسن کی دیکھتا ہوں میں قاتل کو جھیل چاہیے  
 شہادت حسن کی دیکھتا ہوں میں قاتل کو جھیل چاہیے  
 کرم کو کرمیادیت دیکھتا ہوں

این سخن نوی چهره تو چهره دل من نیست  
 طوق کردن بتو بی تو بی تو بی تو  
 این سخن نوی چهره تو چهره دل من نیست  
 طوق کردن بتو بی تو بی تو بی تو  
 این سخن نوی چهره تو چهره دل من نیست  
 طوق کردن بتو بی تو بی تو بی تو

راه طلب من سکنی نه خسته جان تنگ  
 پیوسته ده آنگه جو کرچه بر نگاه بد  
 معجون سے اب جلا نہیں جاتا کر  
 تو ایک کو ہی اموری بیعت کیا ت  
 درویش من مقام ہمارے ہر حکیم  
 گرنا نہ تنہا بہار من اور برق بیوفا  
 دو چار کام مانتی ہو دو تفسیر دوست

این سخن نوی چهره تو چهره دل من نیست  
 طوق کردن بتو بی تو بی تو بی تو  
 این سخن نوی چهره تو چهره دل من نیست  
 طوق کردن بتو بی تو بی تو بی تو  
 این سخن نوی چهره تو چهره دل من نیست  
 طوق کردن بتو بی تو بی تو بی تو

دور دست گرد و مہلکین کہ ہمراہ میرے رہے  
 اہل زمین چلی نہ سکے آسمان تنگ

ذکر خیر آہ پہر و وزیران رہتا ہے  
 مجھ کو عشق رہتا ہے اور کو خضاق تہا ہے  
 زخم بہر آہی سراوسکا نشان تہا ہے  
 تا ابد نام جو ان مرد و جوان رہتا ہے  
 ہر گز ہی دوسوئے سود و زریاں تہا ہے  
 کوئی خوشید چپا تو سوی نہاں تہا ہے  
 او سکا شتاق ہر کہ پیر و جوان تہا ہے  
 نام ہی مرد و کا دنیا میں نشان تہا ہے  
 عقل کہ تو بہر کسی پوش کمان تہا ہے  
 سر و زانو کو کہتے خزان رہتا ہے

کیا ہوا یا رجو آنکھوں سے نہاں تہا ہے  
 حسن اور عشق میں خیر ہوتی کرنگی  
 اثر عشق رجو ترک محبت پر ہی  
 قول ہے پریشان کا اسو سب یادین  
 ریت کر تو میں بس غرور جا میں  
 روی انور پہ محبت دالتی ہر آفتاب  
 سب کو وہ طفل حسینیت پرست ہی عزیز  
 رستم زل کو احوال سی تو ہا ہی نبوت  
 اک پر زانو کو دیو تو میں ہم مدت سی  
 رہے دارستہ کو کیا قید خلق سی خطر

این سخن نوی چهره تو چهره دل من نیست  
 طوق کردن بتو بی تو بی تو بی تو  
 این سخن نوی چهره تو چهره دل من نیست  
 طوق کردن بتو بی تو بی تو بی تو  
 این سخن نوی چهره تو چهره دل من نیست  
 طوق کردن بتو بی تو بی تو بی تو

این سخن نوی چهره تو چهره دل من نیست  
 طوق کردن بتو بی تو بی تو بی تو  
 این سخن نوی چهره تو چهره دل من نیست  
 طوق کردن بتو بی تو بی تو بی تو  
 این سخن نوی چهره تو چهره دل من نیست  
 طوق کردن بتو بی تو بی تو بی تو





<p>کیا کام نیک و بد ہو مجھے مر و نہ مرنے کچھ کار گر میدان نہ نصیب ہے نہ نیند ہے</p>	<p>کس دن زبان ات کو صرف عارضی مر تو دین ترشہ دیدار آن کر نالون سو عذایک کیا الگ لگ گئی کس شب ہمیں قصور زلف تہا کہے کو جاتا کس لیے نہ تہ تاف توری</p>	<p>یاب تری خباب میر کس التجا تھی قاتل گلی تھی آگ تری کر بلا تھی لون سو زیادہ گرم چمن کی ہوا تھی کس دن ہماری جان پہ نازل آہی کس تہین شہر زندگی شان خد تھی</p>
---	--	--

کجی ہونے کا بیجا غم نہ ہو  
 ہر حال میں ہر حال میں ہر حال میں  
 غافل ہو جاؤ کہ ہر حال میں  
 ہر حال میں ہر حال میں ہر حال میں

رخصت حسن پہ بھی یار کا بدلہ نہ فرج  
 نشہ میں قتل جو کرنا ہو گندہ گاروں کو  
 بوالہوس سامنا کس نہ سو کر گیا میرا  
 داہری بازو سفاک نہ ہو تیرا تیغ

اس قدر زار کیا ہو تپ عم نے اسے رند  
 جان بھی جوتن لاغر ہو مری بہاری ہے

نسبت ید بھیا کو نہیں دزد سناسی  
 شیکے کا لہو اب کے برس رنگ حنا سے  
 اعجاز سچا کلمہ ہے دہستہ زرقار  
 قری ہی فراموش کر رہو غرہ یا ہو  
 دیر پوزہ دیدار سینوں سے کیا کر  
 امین سچیرا باب جان موت سو گیا  
 تکلیف کفن و لنگاہ میں اہل وطن کو  
 بیماری فرقت سو گز جاتو میں یوگ  
 دور نہیں ہونڈی جو جہ میں آپ سو باہر  
 عاشق تیرا دنیا سے کیا شہنہ دیدار  
 جاز میں ترانچ مبارک تجھے بلبل  
 دشا تو غزالوں نے مری گرد نیانی  
 نسل ہو گئی نہ اپنی زبان گس گئی لیکن

بہتر ہو چری یار کی موسیٰ کر عرصا  
 پہنچی گئی ہیں کیا یا خیر شہدا  
 جی اوٹھتی ہیں مرد ترو گندہ کی صدا  
 گلشن میں ہم آواز اگر گنہیں آواز  
 بیکار بنائے نہیں آگہوں کو یہ کاست  
 بیٹھو میں الگ رہ گزریل فنا سے  
 موبہ کا مراسما مناجل میں تھا  
 عاشق کوئی مریا ہو کہی نی تھا  
 کہہ گئے نہیں پرانوں کو خاک کف پہ  
 لب تر نہ سکند کہ مری آب تھا  
 سر پہ لگا اپنا تو گلشن کی ہوا  
 وحشت میں با جا رہ قدم اگر صبا  
 ہرگز نہ رہا اجابت کو دعا

ہر حال میں ہر حال میں ہر حال میں  
 غافل ہو جاؤ کہ ہر حال میں  
 ہر حال میں ہر حال میں ہر حال میں

شہادت حلال حلال حلال حلال  
 شہادت حلال حلال حلال حلال  
 شہادت حلال حلال حلال حلال  
 شہادت حلال حلال حلال حلال

شہادت حلال حلال حلال حلال  
 شہادت حلال حلال حلال حلال  
 شہادت حلال حلال حلال حلال  
 شہادت حلال حلال حلال حلال

شہادت حلال حلال حلال حلال  
 شہادت حلال حلال حلال حلال  
 شہادت حلال حلال حلال حلال  
 شہادت حلال حلال حلال حلال

شہادت حلال حلال حلال حلال  
 شہادت حلال حلال حلال حلال  
 شہادت حلال حلال حلال حلال  
 شہادت حلال حلال حلال حلال

[illegible]





قافین منکر  
 یعل جوی  
 وعلیم و دایوس  
 لاش کونتم کل  
 کربانی  
 قافین منکر  
 یعل جوی  
 وعلیم و دایوس  
 لاش کونتم کل  
 کربانی

ان میں سے بہت سے کون نہ ہم کو  
 ستاروں کی مانند بہت زیب و جلال  
 جو دیوے کے رحمت و توفیق ہوں  
 حق تعالیٰ کے ہیں گنگا کا بہت  
 رہے یادگار جہان باقیامت  
 ۱۲۶

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے اور میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے

<p> بوندگی کر نہیں دیتے ہیں خدا تمہارے  خضر و گور کی منزل کا پتا تمہارے  نہ نشان تمہاری تیرا نہ پتا تمہارے  وہ صفائی تو کمان گانے تمہارے  جبر سے تمہارے جبر یا ہے بلا تمہارے  آسمان مجھ کو شکر تجھے کیا تمہارے </p>	<p> ہونہ یاروس ریاضت کا صلا تمہارے  راہ برکتا ہی نہیں کج مسافر و سلوک  کسطح دہنورہ نکالیں تجھے جیاتی تیری  کمل کرنی اچھلتا کھٹ پاسی میری  جسکو دیکھا تیری زلفوں کا وہ خود اتنی ہر  خاک بنو تمہارے ہر بار مجھی سے ظالم </p>
---	--

[illegible][illegible]

۱۲۷  
 حرکت دفع کردی یا نه  
 بگویند بر حال بود که  
 مقدار زنگ بود تو بیا  
 بین بی دل زنگ بود  
 که چون که در کعبه  
 زنده شرب تا جلد  
 تمسک کاوش  
 دو کجا او سکوی  
 به سینه برق  
 نام بر جوب  
 بی

تجربہ مری نظر میں تبدیل ہو گیا بلکہ  
اگلے ہی گویا بیان نہیں جس جمال کی  
ہر ذرہ شکل مہر و رخسان ہو چاک کا  
غیر عیبت ہو چنگ کردہ قوت کبھی  
ہٹتا ہو برف بند مہوئی ہو گلی کی راہ  
مکر بھی میں رکا سجدت کو ساتھ مہو  
لٹا نہیں تپا تری منزل کا حضر کو  
کرنا کسی کو قتل یہ مرد انکی نہیں

آزار کیا ہوا تمہیں ای رند عشق میں  
آنکھوں میں اشکِ سخن میں اور رنگِ روی

ہم اپنا حال اونکو دکھائی چلے گئے  
 ہم بہرہ و ثمری کی دیکھی نہ سیر  
 کوئی نہ جو چپ گئی تابوت لیکر  
 ابھار ڈھالاماتہ مروی فاتحہ سے بھی  
 اڑتی آویں کھلو آئینے اب بھی  
 شقائق اونکی باتوں کا تھوڑا سا  
 ہستار اور برق کی مانند وہ ہم  
 رفاستہ دلون کی کہیں دل لگی نہیں  
 ی دلوں سے ہے اور اونس کی گڑھلی

[illegible]





کیونکہ وہی راہی کلستانِ شمس  
گاہتے ہیں اگر غنچِ خوش حالان  
شاعر شمس نے یہیں خندانِ غریب  
بچہ بچہ پر مینِ غوغا خزان  
کرنا جو حسنِ شمع کر کہ سالِ خضر  
آسیبِ غنی سرور و تازانِ شمس  
کلمہ غنی و غنی و غنی و غنی  
سیرِ کمالِ شمس

سیکلے بیچ کر گھر لے آئے  
 اور وہ بیچ میں بی بی کی بیوی کو  
 بیٹے میں اتار کر بیان کی بیوی کو  
 ہزار ایک داری اور بیگاہ لے آئے  
 وحشت کر رہی ہے بی بی جان کی بیوی  
 کس بی بی کی بیوی کی بیوی کی بیوی  
 لڑاؤں کہاں کی بیوی کی بیوی  
 لڑاؤں کہاں کی بیوی کی بیوی

۱۶۶  
 است بین روزگار و زمان و روزگار  
 در تو کجای بی عین عشق تا نه به  
 از این مونس بین یگان نیست  
 به سوختن گدازدش در این گشت  
 همان می یابونی تا گدازد شربت  
 نه گدازد کمال کا سافت

سب بجای ہے آپ جو فرمائیے  
 آئیے اب یا مجھے بلو یا نیے  
 شب کو بھی اکدن کرم فرمائیے  
 کسکے کسکے واسطے گل کھائیے  
 جوڑی جوڑی بس قید کیا نیے  
 چپکے رہنے نہ رہا بلو یا نیے  
 زخم سینے کے اگر دکھائیے  
 بالخصوص اسکا خدا سے یا نیے  
 مشکل آسان ہو مری جلد آئیے  
 ابو صورت آنکر دکھائیے  
 خون طبل سے تجھ نہلائیے  
 آشیانہ باغ سے یہا نیے  
 اوس سے پیسے اور تجھ کو روائیے  
 آئینہ آگے سے اب سرکائیے  
 وحشت دل اب کہہ کر جانیے  
 کیا کرو گے یاد لیتے جانیے  
 خواب میں صورت مجھ دکھائیے  
 اتورہ غمے کا اٹھائیے  
 آج چکر اسکو گہری آئیے

ہم جو کچھ کہتے ہیں سرسری ہے غلط  
 اور وہ نہیں سکتے شدید پھر کے  
 ذکوہ تو شریف تم لاتے ہو روز  
 ترک عشق لالہ رویاں کر دلا  
 کفر کو یں سکتے ہو تو یہ کیجیے  
 کچھ کر دنگا میں ہی اختتام غرض  
 دیدہ سوزن میں بھی بہرا میں اشک  
 کی ہے جیسی بیوفائی آپ نے  
 ہاتھ پاؤں توڑتا ہوں نزع میں  
 ہے نقطہ آنکھوں میں دم باقی رہا  
 باغ میں او گل تو نظر آیا گیا  
 باغبان و شمع ہے گلچیں بڑھاتا  
 وصل کی شب ہو زور و شمع تو  
 بن چکین لطفیں بھی سرسری گندہ چکا  
 کوہ و صحرایں بھی وسعت تنگ ہے  
 دل لیا ہے جان بھی گر درکار ہو  
 خوف رسوائی جو بیداری میں ہو  
 تکتے تکتے آنکھیں بھی سپر اگیتیں  
 زور و زور سے جبر طع ممکن ہو کر نہ

اودن زلف کو خالی میں نکالیں تو بیدار  
 دیکھائی دینا خوب پریشان ہے  
 کیونکہ وہ اس طرح ہرگز نہیں  
 کیونکہ وہ اس طرح ہرگز نہیں  
 کیونکہ وہ اس طرح ہرگز نہیں  
 کیونکہ وہ اس طرح ہرگز نہیں

نہا کا کیا مشیخت نکلت دیدار کر کے ہے  
وہ ایک لمحہ کو دوسرا لگا کر دیکھتی ہے  
بہرہ پر جرم و ذمہ کی خاموشی  
کو جہاں تک خصوصیات سے محو ہے  
بہرہ پر جرم و ذمہ کی خاموشی



نار و غر سے تو تھا آگاہ  
جہاں میں رہا  
کے صاحب لیا دیا کے  
یون فطرت گرا دیا کے  
انکس پر میں جلا دیا کے  
میں بہت مال جلا دیا کے  
میں بہت مال جلا دیا کے

اثر کچھ کیا آہ نے میری شاید  
کدو جو کل سے وہ آئینہ رو ہے

روانا ہے یہ مجمع ورواے رند

جدید و کھیتا ہون اور سرکاری تو ہے

دل کو پروانہ سان چلا بیٹھے  
چاندنی مین اگر وہ آ بیٹھے  
جبر لگانا ہوا لگا بیٹھے  
میرے سر پر اگر ہا بیٹھے  
مرتے مرتے بھی جی چلا بیٹھے  
بے بلائے جو پاس آ بیٹھے  
میرے ہم چلے ماتہ اڑھا بیٹھے  
پیری سیدی جو وہ سنا بیٹھے  
اب پڑھیں آپ مرثا بیٹھے  
اقبور پر تمہارے آ بیٹھے  
راستوں میں ہیں جا بجا بیٹھے  
خال رخ کو بھی وہ چپا بیٹھے  
دولت حسن جب لٹا بیٹھے

گل کسی شمع رو پہ کوا بیٹھے  
مر کے منہ پر ہوائیاں چھین  
تو لانا تیغ کا عبث ہزار  
ہے وہ قسمت فقیر مہاجران  
رکھ دیا سر کو پسے قاتل پر  
جذبہ دل نے کیا تہمین کینچا  
راہ الفت میں رکھا بعد قدم  
لگ چلا ہے تو پھر نہ رکو ولا  
شتگان و فاسق و فاسق  
خاک ہو کر اگر اوٹھیں تو اوٹھیں  
نکلے گھر سے طالب دیدار  
بوسہ خط طلب چوٹے کیا  
ہر اب کو ٹکون پہ ہونے لگی

سبزنگاہ پر اویس پری کی رند

کامعجب ہے وزیر کھائے

جلوہ حق دکھا دیا کس نے

نخ سے پردہ اٹھایا کے

[illegible]

این کتاب در کتب خطی موجود است  
 و در کتب چاپی نیز در دسترس است  
 و در کتب خطی نیز در دسترس است  
 و در کتب چاپی نیز در دسترس است

[illegible]

کودک فراجیون پہ چھانوں کی دل بندو  
اے زندا ب بھاؤ کرو یہ مہر چکے

نہ انگلیا نہ کرتی ہے جانی تمہاری  
ہوئی رنمہ تو زندگانی تمہاری  
زیادہ ہوئی یاد جانی تمہاری  
نہ ہو لونگا ہرگز نہ ہو لاہون اب تک  
شببہ آپ کی کہنچ دیگا یہ مانا  
تباہ و خراب اک جہان کو کیا ہے  
وہی کہ رہا ہوں جو فرات سے موتم  
برابر سمجھے ہو غیر دسکے محکو  
ول دیدہ لپکا ہے پھنسے کا تلمو  
بس اب شکل دکلا دیجا ہے غمرہ  
عدم کو چلا لیکے ذرا محبت  
کیا اتحان میرا سو ہو کون میں  
براگر نہ مانو تو سچ سچ میں کہوں  
جگا کر دل زار نے پھر کی شب  
کرم کیجیے آپ یہ حضرت عشق  
عجب بڑے سبب ہے محبت رو متی ہو

نہیں پاس کوئی نشانی تمہاری  
یہی ہے اگر نا تو انی تمہاری  
غرض تھر ہے مہربانی تمہاری  
عنایت کرم مہربانی تمہاری  
ادا کس طرح کہنچے مانی تمہاری  
خدا کا غضب ہر جوانی تمہاری  
مری گفتگو ہے زبانی تمہاری  
زہے مہربان قدر دانی تمہاری  
کہان تک کہوں پاسبانی تمہاری  
بہت سن چکے سن ترانی تمہاری  
دکھاؤں گا سب کو نشانی تمہاری  
وہی ہے مگر بد گمانی تمہاری  
تم اسچے بری بد زبانی تمہاری  
سختک کہی ہے کہانی تمہاری  
ہے غم جگر مہربانی تمہاری  
یہی تو بری غوسہ جانی تمہاری

۱۳۴

کلاں دین کو اگر کیجیے ارشاد دہی  
روا کیوں ہے جو بنو شکر شریف بن  
خون فاسد تو دل نشین و نضاد دہی  
چوبی کج دہی ہے جی انداز دہی  
سننے کو غور و فکر چاہو گے بار دہی  
عشق ہر اسان لانا دہی  
جی گردن دہی

[illegible]

جانب الی میثاق  
مجلس کو جاسے سے کہہ دیا جائے  
نہیے نہیں کہ اگر اس کے  
اوپر سکتا ہوں میں دعا داری  
ہے جو مشہور ہو گیا ہے  
عذر ہے ہزار گنا کے  
سعدت خواہ میں غلط کر کے  
کہا گیا اے صاحب خیر یہ یہی دینی

دن عشاق سے خاک کے  
 چلے جلستے ہیں دم کو ذرا خوش  
 کی صدا تیرے بیٹا کے  
 قد میری سبک زنتی صبا  
 ہاتھ لٹا ہے کون سا کس  
 کس کا پر ہو شاہین  
 خواجہ انش کو پیشہ کر کے  
 پوری ہیں تو دیوار کی خرابی  
 تھی ہیں آہ پھر کچھ ہیں  
 اس کو زردان

[illegible]







یہاں توڑنا تھا جس کا وہاں سے لے کر  
 جواب صاف ہی لگا اور یہ کہ  
 یہاں توڑنا تھا جس کا وہاں سے لے کر  
 جواب صاف ہی لگا اور یہ کہ

شک جیسی مرگیا افسوس سہ پہر کی ہے گو قفس میں ہے نہ جیسا مجھے کہ چہ متاقل آب و گل میں جو تھی وفا داری مرتے دم تک تری تلاش ہی ہونے چاہا کیا میں تادم مرگ مرگیا پردہ رخ سے میرے تیز رو تو بھی ہے نسیم مگر اشک بننے وقت غصت یا سینے تک آگے پہر گئی لٹھی مثل پروانہ جلے خاک ہو نہ چپی مجھے خوش جامہ دری کب بزم شد ہوا گلی میں تری جب زب اک نہ اک بہانہ کیا عمر ہر شعر عاشقتانہ کے	جان ناکام تن سے تونہ گئی نہ فرمیل سے گل کی ہونہ گئی مرگیا تو بھی میری غونہ گئی خاک ہی اوڑھ کے کو کہ نہ گئی تائب گویا جستجو نہ گئی لب شیریں کی آرزو نہ گئی نکحت رخت مشک ہونہ گئی مجھے آگے نکل کے تونہ گئی شکر کرتا ہوں آبرو نہ گئی نارسا آہ تا گل نہ گئی پر تری گرمی شعلہ روز نہ گئی جیب سے عادت رخنہ نہ گئی کب لطف میری چارو نہ گئی تیری بدخود یہ جیلہ نہ گئی بات سے طرز گفت گو نہ گئی
---	--

وہ پری سنیے میں اوتاری رند جو سلیمان تاک کہو نہ گئی	قرار دلو ہوا اضطرر کے پہلے طریق یار سے شرم و حجاب کے پہلے
--	--

یہاں توڑنا تھا جس کا وہاں سے لے کر  
 جواب صاف ہی لگا اور یہ کہ  
 یہاں توڑنا تھا جس کا وہاں سے لے کر  
 جواب صاف ہی لگا اور یہ کہ

میں نے اپنے لیے کیا تھا نہ کسی اور کے لیے  
 میں نے اپنے لیے کیا تھا نہ کسی اور کے لیے  
 میں نے اپنے لیے کیا تھا نہ کسی اور کے لیے  
 میں نے اپنے لیے کیا تھا نہ کسی اور کے لیے

نہیں میں نے اپنے لیے کیا تھا نہ کسی اور کے لیے  
 میں نے اپنے لیے کیا تھا نہ کسی اور کے لیے  
 میں نے اپنے لیے کیا تھا نہ کسی اور کے لیے  
 میں نے اپنے لیے کیا تھا نہ کسی اور کے لیے

<p>کہ تو اب سو تبدیل ہو کر ہو میرے                  صدمہ سمجھ کر لیے ہو سے سنگ است و سنگ                  اور اگر جو خاک ہو مجھ سے کسی کسم کا دست                  یہی ہے حال تو صوفی کا حال ہو گا                  سپر مسئلہ سے دیکھا نہ حسن یعنی کو                  مرید پر معاف ہون مری وصیت سے                  میں تھو کوئی کا نہیں می پسا قیاد یار                  سدا صدمہ نکرون قطره عرق سے تر ہے                  میں پر و پر کو ساقی جواب دیوں گا                  نور سے سکے مر و اعمال کی مکاناتین</p>	<p>لے کی گور میں راحت ملے گی کہ                  گناہ مجھے ہو ہی نہیں تو اب کہہ                  شراب دینی ہو شکر شہاب کہہ                  جو پردے تو نے نہ مہر باب کہہ                  کیا مجھے نظری اتنا کہ کہہ                  مجھے شراب ہو دین غل اس کہہ                  بیرون کا زہر ملاں شراب کہہ                  جو ایک شیشے ہو کوئی گلاب کہہ                  گرد تو سو نیکی بت کر شراب کہہ                  ہزار بار فرشتے عذاب کہہ</p>
--	---

۱۳۹  
 لائے دلاؤ کو اس گت پھاڑ جائے  
 میں جی دیکھا ہوں غلامی دے  
 میں جی دیکھا ہوں غلامی دے  
 میں جی دیکھا ہوں غلامی دے

<p>سائل مجھے نکیرین جب کری گے رند                  ہوا الغفور سنیں گے جواب کہہ</p>	<p>اور جلاد نے چکا دیا جاتے جاتے                  خار میں صبح گلستان کو دباتے جاتے                  آفراس راستی سو روزہ مروتے جاتے                  اشک گرم اور ہی ہیں گل گاتے جاتے                  درد و غم ہمیں کہانک نہیں سجاتے جاتے                  آخری وقت تو دیدار دکتے جاتے                  لالہ و داغ ترا جائے گا جاتے جاتے</p>
--	---

نہیں میں نے اپنے لیے کیا تھا نہ کسی اور کے لیے  
 میں نے اپنے لیے کیا تھا نہ کسی اور کے لیے  
 میں نے اپنے لیے کیا تھا نہ کسی اور کے لیے  
 میں نے اپنے لیے کیا تھا نہ کسی اور کے لیے

وہ گھر گشتہ پیدا ہوا چلتا ہو  
میک ہو فیض بک  
کیا تاتا جاسے  
عبارت جو صحت و قوت ہو  
بہت طوفان کے  
گہرا دریا  
پانی کو جو جابا یا سوچا ہے

باد سے صلیب کی گنت سے  
 تنہا کی اور زور و طاقت سے  
 ہر شے سے سادہ کیلئے تختہ  
 ہر شے سے سادہ کیلئے تختہ  
 ہر شے سے سادہ کیلئے تختہ

کوئی دن میں خروتاب ہو کر رہے گا  
 مل اس پک کر پورا ہوا چاہتا رہے

ذرا ضبط کر ضبط آہ و فغان کو  
 تو کیوں زور رسوا ہوا چاہتا رہے

بت کرین آرزو خدائی کی ہاتھ پہنچے نہ پاؤں تک اس کے یار سے سے پر گیا اگر بحر خون کی مین مچلیاں پانچون جویو مین تھے بیوفاست مین موت آج سے قید مین صیاد لب علیین کی گرفت لکھون تیرے کو چے مین یاد شاہ مین زولایاد اور سلسل اشک روزگارا تک کیمین بدن پہ نہیں دیکھے اوس پہنچے کو گر و اعظ خاک ہو کر نکالا اوس کا غبار ہوا ہٹکا سا آب پور تاسہ اہم ہے یا حسن عذار و مین کاسہ زانو کا جام جہم ہے ہر خط کو سند نہ سکھ آج اوس گل	شان ہے تیری کبریائی کی طالع بد نے نارسائی کی بخت برگشتہ نے برائی کی او نگلیان خبہ خدائی کی رسم اوٹہ جامی آشنائی کی آرزو ہو اگر رہائی کی منج رنگ ہو رہشائی کی سلطنت جوڑ کر گدائی کی سر نہیں یار کی کلائی کی انتہا ہو گئی صفائی کی قلعی کھل جائے پارسائی کی اور صورت نہتی صفائی کی خستہ نوکس کی رہنمائی کی گوری گوری تری کلائی کی سیر کرتا ہوں مین خدائی کی کشن جن کی صفائی کی
---	---

ہر شے سے سادہ کیلئے تختہ  
 ہر شے سے سادہ کیلئے تختہ  
 ہر شے سے سادہ کیلئے تختہ  
 ہر شے سے سادہ کیلئے تختہ  
 ہر شے سے سادہ کیلئے تختہ

۱۴۱  
 ہر شے سے سادہ کیلئے تختہ  
 ہر شے سے سادہ کیلئے تختہ  
 ہر شے سے سادہ کیلئے تختہ  
 ہر شے سے سادہ کیلئے تختہ  
 ہر شے سے سادہ کیلئے تختہ

ہر شے سے سادہ کیلئے تختہ  
 ہر شے سے سادہ کیلئے تختہ  
 ہر شے سے سادہ کیلئے تختہ  
 ہر شے سے سادہ کیلئے تختہ  
 ہر شے سے سادہ کیلئے تختہ

چهره زلفین کا کر رنگ گل کو کا سیتے  
 اپنی تصویر اور میری اک صفحہ پر کھو سیتے  
 لائے طوفان جہشیدہ نم و طوفان کا  
 نقش ریزے کو جو پر تیر سبک ساج سیتے  
 کیا لکھتے ہو گزشتہ سحر کا کورہ کن  
 اور سب بے چین پیرایاں کھینچا تو سب کو  
 سیر کیا انہیں بکھو اور شاگرد زحاک  
 گزشتہ باقی رہی گزشتگی کا بعد برگ  
 طوطا جوش خون کو گرا رہی دکھلا  
 اس خرابے میں اصلا جو شیر اسی پتہ  
 وصل میں تا چند میوہیں پائید حیا  
 بندی ہم کر چہ شاگردان کش میں بن نہند  
 نقوشا کر موش اور میں میدادہ مضمون کیجے  
 چینی اور موش بکونہ دہانی چاہیے  
 سبج ہو جائے روزی غفرانی چاہیے  
 موی سر گزلفین تن پر گشتی چاہیے  
 رو کیوں کوتاہی تو تیرے چشم کو  
 شکستہ ہو چکا ہو موش سبج  
 کہیں پر کا ضبط نالہ ہو گرم ہے

چاند کھر ہے دو پہ آسمانی چاہیے  
 رنگ لاکھ کھ شاد بارغوانی چاہیے  
 اب دکھاں روز پناہ افغانی چاہیے  
 پیر کا آکر دست رنگانی چاہیے  
 نام و شکر کی تو تن بانی چاہیے  
 ہو کھڑے شکر گزشتہ زمانی چاہیے

ہرگز نہیں کی کیا ہو تو ایسی شک و شبہ  
 وہ بھی ہو شوق و غم خوشی و غم مثل گل  
 بادن پر ہزاروں جہک کہ درخشاں ہے  
 جان جان آغاز سے تیرا اتمام ہو  
 دانت کٹے اہل کلمہ کر تیش دلی کری

جوع انسان میں یہ کل تر نالی چاہیے  
 پیر کر دو طفل کو تیری جوانی چاہیے  
 بار لائے کچھ نہال نا تو لنی چاہیے  
 شوق ہو طفلی سے بھی جوج ائی چاہیے  
 ہونہ چو تو تیری شیریں دلی چاہیے

بار بار اپنے بسنے میں جہاں ہے وہ زند  
 تیج ابرو کا کر امو جاے پانی چاہیے

در نظر چراگت بالا بلند ہے  
 روٹا سہنے جاہت نہ آتا بلند ہے  
 گرو خاک را خلق میں رہتا بلند ہے  
 کیا پست ہے قرون کی سالی جو تم ملک  
 یارب تو پار کیجیو میرا جوج فوج  
 کیا آشیانہ ہونکے یا باغیان نے  
 درات آہیں کینچتا ہوج کی یاوین  
 لڑی جوج مجھ کو پہلی دیکھ کر تاپ  
 گھر کر پہون آکھیں پہون بد میں چھوین  
 طمانہن ہو غمشق سے خاموشی شمع  
 گرا ہونہ سو کہ تی نیزہ بازیان  
 بالو عین گور پر گشت میں ترے

ہر تہ آہ صورت طوبالند ہے  
 کچھ شاخ گل سے وہ قد فنا بلند ہے  
 سید میں خاندان ہمارا بلند ہے  
 راحت ہون میں دماغ تھرا بلند ہے  
 دلی سے بھی آب موجہ دیرا بلند ہے  
 جو دود آہ بلبل شیدا بلند ہے  
 قامت کشیدہ اکبت بالا بلند ہے  
 شمشاد سی تری وہ سہرا بلند ہے  
 گل کو ہی شاخ کر گس شہلا بلند ہے  
 ہے میری لب آچہ نہ نالا بلند ہے  
 بانسوں غبار دہن چھرا بلند ہے  
 اس شعلہ جانی نضیر سیجا بلند ہے

ہرگز نہیں کی کیا ہو تو ایسی شک و شبہ  
 وہ بھی ہو شوق و غم خوشی و غم مثل گل  
 بادن پر ہزاروں جہک کہ درخشاں ہے  
 جان جان آغاز سے تیرا اتمام ہو  
 دانت کٹے اہل کلمہ کر تیش دلی کری

جوع انسان میں یہ کل تر نالی چاہیے  
 پیر کر دو طفل کو تیری جوانی چاہیے  
 بار لائے کچھ نہال نا تو لنی چاہیے  
 شوق ہو طفلی سے بھی جوج ائی چاہیے  
 ہونہ چو تو تیری شیریں دلی چاہیے

بار بار اپنے بسنے میں جہاں ہے وہ زند  
 تیج ابرو کا کر امو جاے پانی چاہیے

در نظر چراگت بالا بلند ہے  
 روٹا سہنے جاہت نہ آتا بلند ہے  
 گرو خاک را خلق میں رہتا بلند ہے  
 کیا پست ہے قرون کی سالی جو تم ملک  
 یارب تو پار کیجیو میرا جوج فوج  
 کیا آشیانہ ہونکے یا باغیان نے  
 درات آہیں کینچتا ہوج کی یاوین  
 لڑی جوج مجھ کو پہلی دیکھ کر تاپ  
 گھر کر پہون آکھیں پہون بد میں چھوین  
 طمانہن ہو غمشق سے خاموشی شمع  
 گرا ہونہ سو کہ تی نیزہ بازیان  
 بالو عین گور پر گشت میں ترے

ہر تہ آہ صورت طوبالند ہے  
 کچھ شاخ گل سے وہ قد فنا بلند ہے  
 سید میں خاندان ہمارا بلند ہے  
 راحت ہون میں دماغ تھرا بلند ہے  
 دلی سے بھی آب موجہ دیرا بلند ہے  
 جو دود آہ بلبل شیدا بلند ہے  
 قامت کشیدہ اکبت بالا بلند ہے  
 شمشاد سی تری وہ سہرا بلند ہے  
 گل کو ہی شاخ کر گس شہلا بلند ہے  
 ہے میری لب آچہ نہ نالا بلند ہے  
 بانسوں غبار دہن چھرا بلند ہے  
 اس شعلہ جانی نضیر سیجا بلند ہے



دھن کا ایک بین بنی باغ میں جاگا  
 فراد و قیس کر کے بین باغ میں جاگا  
 یاقین تو کھنڈا بین یو بھی نہیں اید  
 یاسین تم سادوم و پسین سب  
 قنوت خدا کی یو کی جانب ہو غم ظن  
 جلا کی نگاہ کر دیکھیں جس سب  
 سب اعتبار آپ کی جانب سے ہو گیا  
 قنوت اور ٹھیکے تو نہ آؤ قیس سب  
 جلوت میں خطا کا موقع نہوار  
 ۱۳۴

خیال آ گیا رخ کا قصو خط میں کیا جو عیش تو غیر ادھما کر لیا شب صال میں کین بدخرا حیاں فریضہ کسی چاہ وقت کا مہنہ یک اس انتظار جو جب جان کا ش آجائے	کھل بہشت ملا جھکو خا کے برے عسم ذوق تو روضہ صالیکو کے گویاں رہیں یوں کنا کر کے کوئین میں ش کو کنا فرار کر کے پیام مرگ ہی مکتوب یار کے برے
--	---

ہر ایا خیر وں سوا اس فعل شوخ تو اسے رند لڑیا یادوں سے اک نے سوار کے برے
--

اوتھا ہر پردہ قطاں تھاباتی ہے ہر اہر ہر تہجہ الفت کا وصل اود چٹا نہیں اسی ہر شہ عشق کا کل ہزار شکر چٹے قبل تال دنیا سے اسی خیال نہ جو رو نگا عشقا زکا بلا ویر یادہ کسو نگار دھما کر کہ ساقی حلال کر کے وہ کتا ہی انی پس سے جو نکو آنا ہی جلد آو دیکھ لوں صورت وہ بادہ نوش ہوئی فی خاوند کا جبک اسی تو غریب سے ہر ہیکر و نہ سقا	ابھی خراج میں کچھ کچھ حجاب باقی ہے کوئی ستم ابھی خانہ خراب باقی ہے ہنوز سلسلہ سچ و تاب باقی ہے فقط لحد کا سوال و جواب باقی ہے یہی ہیں لڑ جھٹک شتاب باقی ہے صراحی میں کئی ساغر شراب باقی ہے ٹرپ لڑاؤ رگڑا نظر اب باقی ہے فقط دم آنکھوں میں شین حجاب باقی ہے کباب سچ یہ خم میں شراب باقی ہے چربا حجام موہی شراب باقی ہے
---	--

وصال یا ہو کیا تو رکھی سے رند جے لہا ہے او کو حجاب باقی ہے
---

انجھا صاف بن نہ کر یا سب  
 کچھ حال ہے سادوم و پسین  
 یاسین تم سادوم و پسین  
 قنوت خدا کی یو کی جانب  
 جلا کی نگاہ کر دیکھیں  
 سب اعتبار آپ کی جانب سے  
 قنوت اور ٹھیکے تو نہ آؤ  
 جلوت میں خطا کا موقع نہوار

کیا خبر ہے کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سچا ہے  
 کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سچا ہے  
 کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سچا ہے  
 کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سچا ہے

<p>اگت ہو تو کو چرکی ہی سورج کو          جینا راہ میں ہر مہر میں جانکی ہر جا          یاد آ تو یہی یک لمحے گورو گورو گال          اس پوری سے خسر کی توقیر دیکھنا          وہ دن گھر کہ جان نکلتی تھی آپ پر</p>	<p>ہر جا دن میں تو کار کو قاتل نہیں ہے          اور موت تو تو اس کی کیا شکر گین ہے          کاٹو نہیں کہنتی ہر مہر میں گل یا سین ہے          جب کہ سلام کر تو ہر مہر میں نہیں ہے          اب کیا گھنڈ کر تو ہر مہر میں نہیں ہے</p>
--	--

<p>مین رو سیاہ حشر کو ہون رنڈ رو پلید          دکھلاے نور ماہ یہ داغ جبین ہے</p>
--

<p>سطل ہے کیا جو کر تو ہر مہر میں ہے          جنہا کو وہ پکار تو ہر مہر میں ہے          گنتی ہر مہر میں عبت اپنی اب ہے          در پونہ جو نہیں منظور اب ہے          کیونکر جا میں آجک اس کو ذوق میں          بھر نگاہ تو ہر مہر میں چشم لطف          تم ترش گل پہ چسپ سوز ہو صبح تک          دنیا میں شیعے کا ٹھکانا نہیں رہا          کیا تجھ پر چشم لطف کی ظالم ہو خیر شہت          طوائف گریہ ہر دوشی شہن سے جان کے          حداد ہو ثروہ جل و شوق وصل یار          اسکان کیا جو اگت گیسو صبح چٹے</p>	<p>گھٹا نہیں بلاؤ کا اونکر سب ہے          آندگی کا کچھ نہیں گھٹا سب ہے          شکوہ غرض نہیں ہو تو ہر مہر میں ہے          تب کیا ہوا تھا شکوہ محبت تھی ہے          ہوا اپنی زندگی کا نہایت عجب ہے          ہر مہر میں ہر مہر میں عجب ہے          آخر شمار یوں میں گذرتی ہر شے ہے          تو خدا ہوا ہر مہر میں غضب ہے          ہوئی نہیں ابھی وہ گاہ غضب ہے          یہ دوست در غلاتی ہر مہر میں ہے          گستاخ کر نہ اس قدر ادب ہے          دیدی کوئی جو حاصل صبر چل ہے</p>
---	---

یہ سب سچا ہے کہ جو کہتا ہے وہ سچا ہے  
 یہ سب سچا ہے کہ جو کہتا ہے وہ سچا ہے  
 یہ سب سچا ہے کہ جو کہتا ہے وہ سچا ہے  
 یہ سب سچا ہے کہ جو کہتا ہے وہ سچا ہے

۱۲۵  
 کہ جو کہتا ہے وہ سچا ہے  
 کہ جو کہتا ہے وہ سچا ہے  
 کہ جو کہتا ہے وہ سچا ہے  
 کہ جو کہتا ہے وہ سچا ہے

کہ جو کہتا ہے وہ سچا ہے  
 کہ جو کہتا ہے وہ سچا ہے  
 کہ جو کہتا ہے وہ سچا ہے  
 کہ جو کہتا ہے وہ سچا ہے

[illegible]

ہم تیرے درج سے صیا و شکر چوٹے  
 منہ یہ تیری بھی ہوائی ماہ نور چوٹے  
 کہ تلکات کی بھی یہ ابر کی چادر چوٹے  
 جسطح دام سے صحرائی کبوتر چوٹے  
 بنضیں چٹ جائیں گرا تے سور چوٹے  
 ابو نوارہ خیران و تیرہ تر چوٹے  
 دیکھنا ایک دن اس قید و سر کر چوٹے  
 دل ہنسیا بیٹھو میں نے کیسی کیوں کر چوٹے  
 ماتہ سے جسکے نہ دم کیہر بھی خنجر چوٹے  
 سال بہر ہو گیا اسی ماہ منور چوٹے  
 رد و رفتی ہیں جو بدنگی کبوتر چوٹے

مشت بر تو جو بساط امانی سوره مذکور  
چامانی و کینه یار آن جو متابی پر  
جوشش گریه بر هر چهرین کیمین ناخند  
تلف لعل روی دل چو کمره باگلا بطور  
میج موتار گرجان پر مجبور و اساقی  
غیر کو ماته و گلوگلوئی پر مهدی او نه  
عمر بر اینی را نمی نعلی افت نه زمین  
سپهر و میان آینه کج حقیقت اندیشی کا  
دل کا بیته ہیں دست قاتل خنجر او بر عم  
کولی چاندیاسا ہی آن جو بلون پر شجے  
رطو کج عاشق مشت فکرمه با او

در این امر هر چه  
 از خود شراکت و  
 خیر و برائی محبت کار است انجام  
 پس فکر کنه او بپایان طبیعت کوکیا  
 جو قفسه که توی مضمون ده یکم هر چه  
 ایسی افتادگی را بدی و دهنده رنده

۱۴۶

یہ گوارا اسے رہند  
رہند و مہر جوئے

جسم سوجان چھپے	
پر خال رخ دلہ	

کتابخانه عمومی

داخل کیا یا عین میل کا حوالہ پر ہو  
 سطح سے کوئی گہ شکہ کو نہ ہو  
 دست اطفال سے دستک نہیں نہ ہو  
 قیدی خیرت میں سال مقرر ہو  
 سطح نکلو ہم اس قیدی کو نہ ہو  
 اقربا چھوڑ کر جان برادر ہو

و ام ایلیے کو میں صیاد شکر ہوئے  
 یوں لگالاتی ہے وہ آنکھ دل عاشق کو  
 ہر دہی جوشِ خوں گو کہ گئی فصلِ بہار  
 طوفِ زورِ بیکارِ غلِ بہنِ نیرِ زلفِ نین  
 و ام الفتِ سوزِ رانی کا کہیں کیا احوال  
 تیرے الفتِ میں جو ہیں بسے لانا تیرے

جی از آنکه در این کتاب

[illegible]



کجیہ بھوئیں آراض  
 دیو جی آتش مصل فخر میر گازی  
 بہر ہوس جی کی آراض فخر کس  
 پرا دی طور آراض فخر کس  
 بہر ہندی شہر میں آراض فخر کس  
 دیکھن کس کی فضا کس کی ہوس  
 گئے جاتے ہیں گنگا کس کی ہوس  
 آج صید کس کی فضا کس کی ہوس  
 جی کی آراض فخر کس کی ہوس  
 گل نہر میں کس کی ہوس  
 ۱۴۸

رہا ہوں بھنیہ غریب میں ہیں ہر  
 دلا ہو بے شمع کج تیرے دھڑکنے میں  
 برس کر تھنہ ہر شمع طوفان اکورنوی پر  
 تیرا ہم سیکساں عشق پر غم و ستم کرنا  
 قسم تم پر شکوہ کرو جنوں سودا کاکل کی  
 وہ بچی زبرد پر نازان و دین کی گری پر  
 تیرا حوا حسن اتوں ہر اردن نو طارم میں  
 بہلا کیا فائدہ کہوں چن چن کیوکر دفتر کو  
 سلگتی ہیں سیز عشق شوخ نین میں  
 مینہ کا خشر کردن ظلمی حریف تاج کے  
 انگہ بان کی گری موت اگر ہو زندگی باقی  
 مثال تیرے یاد منزل قصود پر پہنچوں  
 نگاہ و شمع غائب روئے و حکم غیبت پر

۱۱  
 کارکنی نامی و گمان رضا خیر کے  
 جاننا یہ جو بی افروز و غیبت میں  
 و کیلئے پدید آیا رضا خیر کے  
 بطبع ابرو قائل کو انا رو می گویم  
 او گلی بینی پر بیخود رضا خیر کے  
 حرف آرزو سیجالی سچائی پر  
 شرب گوشت بیخود رضا خیر کے  
 بات نہ کہانی جو رضا خیر کے  
 پیر چلی بار سے کیا رضا خیر کے  
 چھپتے چھپتے چھپتے چھپتے

بہر گنجی سپر نظر یار خدا خیر کس  
 سپر ہننے پڑے نہ از خدا خیر کس  
 سپر کونجی میان سحر تو از خدا خیر کس  
 بہر کراہد اہل ہمار خدا خیر کس

نظر آتا ہے وہ بیزار خدا خیر کے  
 ہر کسبت کی محبت نے بنایا کافر  
 ٹوپی ہر گوشہ ابرو سے مٹائی اسے  
 ٹیس ہر اٹھنوں کی یہ آد کہہ دو گویا

[illegible]



<p>دوستی کی بات کر کے نہ تم سے میرے          دھج کی کاوش کی بجائے اہل دیو          چلے فزون پر شہید فتنی کہی          دہ نہیں تاتا تو موت آئے کہیں          یہ نہیں تیرے توڑ گئے ہر دوس میں          اسے نہیں تیرے توڑ گئے ہر دوس میں          ۱۵۰</p>	<p>نہاں ہر فن جانے نہ گناہ          عیال کو نہیں کیا دینے کا          بنیاد میں عین از خود کہ تو گناہ          ہم کو نہ ہائی تو نہ ہے عیاد          ولہ</p>	<p>نہاں ہر فن جانے نہ گناہ          عیال کو نہیں کیا دینے کا          بنیاد میں عین از خود کہ تو گناہ          ہم کو نہ ہائی تو نہ ہے عیاد          ولہ</p>
<p>آج اوس گل کو ہلکے رکھا          خوب لپٹا بہت سا پیار کیا          ولہ</p>	<p>دہم ہر آب کہ طر حو عالم اپنا          آئینے میں تو نہ دیکھے عالم اپنا          ولہ</p>	<p>دہم ہر آب کہ طر حو عالم اپنا          آئینے میں تو نہ دیکھے عالم اپنا          ولہ</p>
<p>غفران نہا ہر ندر جانے گزر گیا          اچھا ہوا عذاب کما در دوسر گیا          ولہ</p>	<p>کھنڈے ہر جگہ جوتے تو نہ اٹھان نکلا          اب ہی آجا دھو جوتے تمہیں کمانی ہو          ولہ</p>	<p>کھنڈے ہر جگہ جوتے تو نہ اٹھان نکلا          اب ہی آجا دھو جوتے تمہیں کمانی ہو          ولہ</p>
<p>دل مبتلا ہے گینو خمدار ہو گیا          وق کا فراق یار میں آزار ہو گیا          رو با جو ہوٹ ہوٹ کہ شوق جان          مر مر کے پہلے سے مرض عشق ہو سچے          ولہ</p>	<p>یارب میں کس بلا میں گرفتار ہو گیا          عیسیٰ سو اپنے جھنگے میں پیار ہو گیا          اندہ تمارا طالب دیدار ہو گیا          کیون زندہ پھر تمہیں ہی آزار ہو گیا          ولہ</p>	<p>یارب میں کس بلا میں گرفتار ہو گیا          عیسیٰ سو اپنے جھنگے میں پیار ہو گیا          اندہ تمارا طالب دیدار ہو گیا          کیون زندہ پھر تمہیں ہی آزار ہو گیا          ولہ</p>
<p>نہا کوئی مکان میں تو لا مکان ہو چکا          تری تلاش میں ہی کمان کمان ہو چکا          ولہ</p>	<p>کچھ زیادہ ہر قلق اور بقراری کل سوج          اوسیا غیری حالت بہاری کل سوج          ولہ</p>	<p>کچھ زیادہ ہر قلق اور بقراری کل سوج          اوسیا غیری حالت بہاری کل سوج          ولہ</p>
<p>ہو گیا نظارہ گل میں نقصان صبح          کہیں چکر پیار ہر بلبل فرمادان صبح          ولہ</p>	<p>دل سے جان ہی نہیں چھوٹا لگی ہے          میں سے کوئی نہ بھٹکتا لگی ہے          ولہ</p>	<p>دل سے جان ہی نہیں چھوٹا لگی ہے          میں سے کوئی نہ بھٹکتا لگی ہے          ولہ</p>

[illegible]



[illegible]

[illegible]

[illegible]



[illegible]

کتابخانه عمومی

دل خردار که باز آمد شاه بیت  
 بی غم شده آماده است که بیت  
 او از تو نشاند کسی تری که  
 بی شوق شایسته کو آنکس غنی کا  
 جان یاریا ملکیتش بین این  
 الفت حق کی چاندی فیروز کا  
 ایستاد سببش نظر ازین

یون ملکات نامہ گلشن کبھی تیری کو	ہر کو آتی ہو صبا آج تو کس کیوست
صبح کدھ نام کو تیرا ہون ترا در حال	رات ہر گنتی نہیں تیری زبان آوست
فکر نے محلو دیا مرتبہ اسکندر کا	شکل دلیر عیان آئینہ زانو سے
زید مشربین مرا سر و محبت ہو طریق	یہ مسلمان ہو کاوش ز غلش بند سے
کدھہ صنوں ہی تو ہو پہر چینی فکر کرین	کمر بار کو باندھ ہون تو سو پہلو سے
تیرک خونریز کوں دم حشرم و سکی نہیں	اکام ملوار کا یقینی ہو گہ ابرو سے

آکر تری کوچی میں گدا شاہ ہوا	سایہ تری دیوار کا یا غل عباسی
------------------------------	-------------------------------

مفتا ہی نہیں دہت گراہ کسی کی	ایسا نموسن کے کہیں نہ کسی کی
سرور کو بیٹو میں بہت جانسی ہزار	مشکل کرد آسان کسی نہ کسی کی
جو تجھ غرض کہیں نہیں غریب کی کام	الفت کرین تیری ہوا خواہ کسی کی
درا نہ چلا آون گا اکدن تیری گھر میں	نہیں کا نہیں بندہ دگاہ کسی کی

سحر کو ہم میں اور وہ جان جان	دھماں یار میں شب دریاں
پسینا خن ہے چاہ دقن کا	نہو پانی تو پہر اندہ کھون

تھی لاگ کسی زلف گر گم ہو آگے	اک سلسلہ تھا محکو بھی زنجیر آگے
------------------------------	---------------------------------

کہ نام و گہ گم عالم آیت  
 غریبیت کہ دم چرکی عالم آیت  
 آدمی نادر یا غنی باستان  
 جان غدا سے تو آفت جانی  
 شب زلفت یاد زلفت جانی  
 ہر آنہ بصد پریشانی  
 ۱۵۸

نہو کو طرز خواش جہان خواستہ  
 رفتہ رفتہ بت رفت جہان خواستہ  
 است دیول غم جہان کو گدایان  
 بعد گم من خود وہ بیان خواستہ  
 کہ چہ خوب جان بعد خرام نوری  
 کہ نیکیت کرین شہر بیان خواستہ  
 کہ کو در غل ایہ چہ جان خواستہ  
 حق را کی کو ضیقش ہوا چاہی نہ  
 کہ چہ چہ چہ چہ چہ چہ چہ چہ چہ

زلف و دست و زبان چاہی  
 شمع و شمع و شمع و شمع  
 ۱۵۹

بہارِ نامِ گلستاں کے  
 ہر گلے کا آہِ سوز و غم ہے  
 بے پروا کی ہر آنکھ میں  
 ہے ایک عالمِ گمراہی

کیونکہ نئی تصویرِ آدن دل سے  
 کس طرح سے نقشِ آدن دل سے  
 وہ طغیانی غلبت وہ طغیانی غلبت  
 کس کن نئی باتوں کو بلادن دل سے

ولہ  
 گھر گھر رشتہ جو طغیانی آبادی ہے  
 نغمہ خانیہ کی شمعوں کو شادی ہے  
 ۱۵۹

روزِ مولود شبِ بات جسکو مردم  
 محسوس غزلِ چشم  
 نواب میرزا

باز میں وہ دیوانہ کی دنیا سے  
 گلشنِ کربھی کہ میں غلام کی دنیا سے  
 بگڑا ہوا تہا نہیں بلکہ کی دنیا سے  
 کو میں نہیں میں وہ ہمار کی دنیا سے  
 ہزار میں نہیں میں ہمار کی دنیا سے  
 ہمار کو وہ شوقِ غلام کی دنیا سے  
 ہمار کو نہیں بہت یاد کی دنیا سے  
 ہمار میں ہمار کی دنیا سے  
 ہمار میں ہمار کی دنیا سے  
 ہمار میں ہمار کی دنیا سے

ای ہلالِ عید ابرو سے تو	کے بود بلیغ اے مہر و سے تو
خوی تو نازک ترست اربو تو	از گداسی گلشنی اے گلِ بو
قطعہ تاریخ چاہ	
قاسم عرضِ خان بہتہ اللہ علی	خضر آب تھا یوسف میرِ عیلم
جام پر آب دہد عرضِ چاہ علی	رند تر قیم نمود سالین چاہ جڈ
تاریخ سبیل قادری علیخان ۱۲۵۷	
قادری علی جو خان دروگاہِ حرام ہے	بانی وہ کر بلا میں ہوا سبیل کا
دل سوسند طبع شد تشنہ کام ہے	مقبول کیون ساقی کوثر کریں او
ہر آنچورہ پانی کا شربتِ جام ہے	شیرینی او سکر آب کی کونکر بیان ہو
شاعر مومنین ہی ندی ہی میرا کام ہے	آیا خیال کیجئے تاریخ او سکی نظم
پانی یو سبیل کا اندر نام ہے	ہاتف پکارا کر کے سر جان زار و دور
رباعیات	
پہر جانندی شکل کو دکھاؤ تم	عاشق کو اپنے اپنے ترساؤ تم
جس طرح سے ہو سکے بیان آؤ تم	میلہ کر کے کوئی بہانہ کر کے
ولہ	
جیاب ہو دور کر لٹ جاتا ہوں	تہا جکھی یار کو میں پاتا ہوں
میں تیری نہیں باتوں کو گہرا ہوں	کنا ہو وہ مسکرا کر اور رند ہوں
ولہ	





در دست راستی و در دست چپ  
 در دست راستی و در دست چپ  
 در دست راستی و در دست چپ  
 در دست راستی و در دست چپ

۱۵۸  
 اوس گوی سی کبابی زمین چینی برکت  
 هر خون بوی باهون کون کین چینی برکت

۱۵۹  
 دم بندین اس سانب کی با جی کئی برکت

۱۶۰  
 ابه رطوبت اگی ضلقات ہی وری  
 اس ماهری سی رتد کچه آگاه بنو نموی

۱۶۱  
 هوئی نمن با هم جواشاری کئی برکت

۱۶۲  
 مسدس موسوم با فساد نه محبت

۱۶۳  
 پیش ازین بار تر عاشق سید استهاتین  
 بسته سلسله لعت چلیپا استهاتین

۱۶۴  
 آنکه بانه ترا عاشق می ستلانا تناسا  
 او گلگیان اوشتی تین جی اوی کین

۱۶۵  
 در تون بلبل مسیت گل رخسار دیا  
 چشم نیکون کافری واده و سرشار دیا

۱۶۶  
 بنو می تیری لی آیه مهر برستی تناسا  
 دو دو دن نکست برهائی بنو برستی تناسا

۱۶۷  
 آتش ضعیف سی دن رات جگر کینا تناسا  
 باد آتش رخسار مین اک سکیت تناسا

۱۶۸  
 گاه بیگاه کو می بات کی تو اس سبکی  
 دن کی پوچی جو کسی فی تو تناسی کئی

در دست چپ و در دست راست  
 در دست چپ و در دست راست  
 در دست چپ و در دست راست  
 در دست چپ و در دست راست

۱۶۹  
 در دست چپ و در دست راست  
 در دست چپ و در دست راست  
 در دست چپ و در دست راست  
 در دست چپ و در دست راست

در دست چپ و در دست راست  
 در دست چپ و در دست راست  
 در دست چپ و در دست راست  
 در دست چپ و در دست راست

دیکھ سچیاں گاترمان کسی کا کہنا	یاد آئیں گی یہ باتیں تجھ کو جب ہوگی دغا
دیکھ کدیں کس جانگی نشہ سا اتر جا بیگا	اگر مل کر کہو گا کہ کوئی کہتا تھا
جان اور بوجہ کو نادان سویشیا رہے تو	دوستانہ تجھ سے کہا چکے مختار رہے تو
مطلقاً پسند نصیحت نہیں کرتی تھی	سچا رہ جاتا تھا ایک ایک کی تہیں نگر
عشق بازی کا نہی جن جوڑتا تھا سب	جس جگہ بیٹھ گیا کاٹ رہے آٹھ پہر
میں کہاں خواب غور میں اوبت خود کام کہنا	جس کا دل سہوڑا سا کیے اوسے آرام کہاں
دل میں کہتا تھا تجھ جیسے تھا اچانک کیا	حور آتی تھی نظریا کوئی انسان کیا
پہرہ کیا رہی اوسکو کسی عنوان کیا	جیسے جیسے یہ کیا خواب پریشان کیا
وہاں کس طرح سے اوس شوق نشکر کا ہو	نام معلوم ہو جس کا نہ پتا کہہ سہر کا ہو
وہ تو گداز نہ اوس پر جو گداز جادو نہیں	آؤ اب اپنا گھٹا کاٹ کر جادو میں
شمع و گل گورہ شاید وہ چڑھانے آئے	پیشینہ روزی خیار کو اڑھانے آئے
دن تو ہو جاتا تھا ہر طور پر تل پہر کہہ	لائی تھی آفت نازہ شب وقت دل پر
حرفی شام کو جا جاتی تھی ہرگز منہ پر	روز کرتا تھا شب ہرگز مہر کے سحر

دیکھ چاہو فرزند نامہ سچا کہیں  
لکھنا کہتا تھا نامہ سچا کہیں

ایمان لکھنا کہتا تھا نامہ سچا کہیں  
دیکھ چاہو فرزند نامہ سچا کہیں

دیکھ چاہو فرزند نامہ سچا کہیں  
لکھنا کہتا تھا نامہ سچا کہیں

ہرگز وصل کی کہتا تھا نامہ سچا کہیں  
دیکھ چاہو فرزند نامہ سچا کہیں

دیکھ چاہو فرزند نامہ سچا کہیں  
لکھنا کہتا تھا نامہ سچا کہیں

دیکھ چاہو فرزند نامہ سچا کہیں  
لکھنا کہتا تھا نامہ سچا کہیں



<p>بہارِ سادگی میں کیا فرق ہے بہارِ سادگی میں کیا فرق ہے</p>	<p>ان دنوں کی سادگی ان دنوں کی سادگی</p>	<p>نہیں تو تم کوئی بھی نہیں تو تم کوئی بھی</p>
<p>جان ویران و سب کو کوئی ہم پہ اگر مرنا ہو کس طرح اوس ہی صحبت نہ نہیں پیدا ہو</p>	<p>اوسکی دیوانی میں ہم آپ پر چوست پیدا ہو واسطی اپنی جو بدنام ہو اور رسوا ہو</p>	<p>اتنا میں تو یہ افلاس اتنا میں تو یہ افلاس</p>
<p>جو اندھوں سے کہو ہر اک پیر و جوان ملتا ہی پہاہ فی واللہ زمانہ میں کسان ملتا ہے</p>	<p>واقعہ عجیبی اسی طور سے تم پیش آئی سہین آرام جو صاحب کی بدولت پیدا کی</p>	<p>بہارِ سادگی میں کیا فرق ہے بہارِ سادگی میں کیا فرق ہے</p>
<p>جو نہ لکھی تھی وہ الفت کی مری دکھلائی لا بیان ہیں وہ زبان پر کوئی کیوں کر لائی</p>	<p>راحتیں وہ کسی دوسری بنا میں نہیں سننے از قریب سادہ تمہاری جو اوٹھا میں نہیں</p>	<p>اتنا میں تو یہ افلاس اتنا میں تو یہ افلاس</p>
<p>حال پر ہی ہیں ہوتی تھی بسر کہ ہر بیشتر نرا نو کو کرتی تھی مری بالمش</p>	<p>دوسری تھی مری ہر وقت تمہیں نظر اوشنی دیتی تھی نہ تم پاس سے جھک دیتا</p>	<p>بہارِ سادگی میں کیا فرق ہے بہارِ سادگی میں کیا فرق ہے</p>
<p>میری ہی فکر تمہیں شام و سحر تھی دین دنیا کی نہ صاحب کو خبر تھی</p>	<p>حاشا غمِ زمین بند ہی سے ہر ہوا تھی پان پیری ہی لگائی ہوئی خوش تھی</p>	<p>اتنا میں تو یہ افلاس اتنا میں تو یہ افلاس</p>
<p>سرمہ میں دہتا تھا سس میں ہی ملو آتا سندی میں ملتا تھا گنا میں ہی پہنا آتا</p>	<p>سرمہ رکتی تھی یا زور پہنا کرتا گیا صیح تک بون ہی پڑا میو نہ کروٹ لپٹا</p>	<p>بہارِ سادگی میں کیا فرق ہے بہارِ سادگی میں کیا فرق ہے</p>

ادب و آرائی میں کیا فرق ہے  
 ادب و آرائی میں کیا فرق ہے  
 ادب و آرائی میں کیا فرق ہے  
 ادب و آرائی میں کیا فرق ہے

۱۶۵  
 نامہ شوق  
 اس سدا بہا عزم غلدار  
 ایسے دل و دوش جان زار  
 ریاض لطافت کسر و روان  
 سدا در دل و درخت جسم و جان  
 سلامت ہوئے ہر ایک ہر اہل کام  
 زبان ایک ہو ایک ہو سلام  
 یہ معلوم ہو گیا ہو سلام  
 ای فزیت فی قلوبہا  
 ہر حال حال ہی ہو جان  
 لڑائی جیسا خلق ہو جان  
 کسوں کی فانی ہو جان  
 لڑائی ہو جان کو جان  
 لڑائی ہو جان کو جان

۱۶۵	اب کسی اور سے تیری کو نکالا ہے	دیس میں میرا گھر و دل کو سنبھالو ایسے
۱۶۶	سنتے سنتے تیری دگر تیری ہوتی بائیں بائیں	جدا میرا ہی جی بیٹ گیا تجھے دلدار
۱۶۷	بلکہ لطف لطافت سمجھ کر بیکار	رفتہ رفتہ تیری سے سو کیا خوراک
۱۶۸	صدقہ ترک طافات گوارا کر کے	کیا کروں بیٹہ رہا تجھے کنارا کر کے
۱۶۹	یہ کرتا تو مرجان بہلا کیا کرتا	کسیا بجز اس کے علاج دل شیدا کرتا
۱۷۰	رصل میں بھر میں کس طرح گوارا کرتا	کت تلک ظلم و ستم روز کو دیکھا کرتا
۱۷۱	ہر طرح اپنی طبیعت کو سنبھالو ایسے	خار لعلت کو تیرے دل سے نکالا ہے
۱۷۲	خود گوارا ویرت شمشاد میں سمجھایا	کسوں سے سو قد و قد ہو بہلا پہل پایا
۱۷۳	بہل کر کج کا تیرے دیوان چمکوا آیا	ایک سبز اور زماں کا او سو دکھایا
۱۷۴	دل لگا جس میں دوسری نعل میں چھوٹ گیا	مختصر قصہ تیرے عشق کو موقوف کیا
۱۷۵	نیکم دل ہو مٹی یا رحمت تیری	مضطرب اب نہیں کتنی بھڑکت تیری
۱۷۶	کے یہاں نہیں کسی ہی صورت تیری	کون عاشق ہو کسی باقی ہو لعلت تیری
۱۷۷	جھوٹا بہل گئی تم نہ ہمیں یاد رہے	ہم نہ دیو اور جو تم نہ پیر زاد رہے
۱۷۸	نئے بہرے کا پیغام جو بھیجا ہے	مہربانی کی کرم بندی یہ فرمایا ہے

دلا گیا تو نے غم عشق تو کو جس کو جانا تھا ایک  
 بھی کچھ درویش آتا تھا ایک  
 کوئی دل کا ریان نکلا نہ تھا  
 تو پہر نام بھگو تانا تھا ایک  
 نشانی نہ دینی تھی اپنی ہر  
 شاکر ہوسے کا تانا تھا ایک  
 بل نہ تانا تو جان سے نہ بچا  
 سب اوی اوی آتا تھا ایک  
 میں جان تل تو دیو کو بود تھا

میں کیوں نہ کروں تجھ کو آرام ہے کرے اور کرے دلیں دہر کے راہ نہ جانے کوئی تاکہ احوال دل وہ محروم پانسو گیا بے وصال وہ دیوانہ یاں سے گیا دروناک اسی بات کا ہر گھڑی ہے خیال عبت وصل سے ہو گئے متم نکلی شرم سوا و سو تو بات بھی نہوتا جدائی کا رنج اس قدر مصیبت میں رنج و تعب ہے نرس کا دوشا کا رنج سے آجاب چلا جاتا تھا آہیں بہتا ہوا تو رورو کے پس اس غزل کو پڑا	مجھے آہ ہزاری سربان کام ہے نہیں براثر موتی عاشق کی آہ زبان پر نہ لائے ہو گو حال دل گرجی میں واسطہ ہو گا خیال اور آتا تھا اگر جو چہین خاک مجھے بھی یہی رنج ہے اور حال نہ بیٹھ گھڑی بہر بھی تنہا بہم رات ہجری وصل کی رات بھی میں ناشاد اک شب نہاتا اگر عبت دل لگا کر غصہ میں پڑا رات در میان میری اور کسی حجاب تصویر یہی دل میں کرتا ہوا قلق جبکہ ارحم زیادہ ہوا	کسی پر عاشق نہیں لہو نہ تم تو بتاؤ آئندہ بہا تھا ایک غرض ہر کو چھاتی کی سسل کیا اسی غم میں سٹل سا نزل کیا تصور تھا شرم سے ہیمان میں سنی جان کو یا مری جان میں دل راہ ہر جان مارا ایک
--	--	--

گر آتا تھا تو دل لگانا تھا کیا یہ کیا ہو گیا مینے جانا تھا کیا تو پہر اپنے گھر میں بلانا تھا کیا تو چپ چپ کر آنکھیں لڑا تھا کیا تو اک بار صورت دکھانا تھا کیا	مجھے اوسکے کوچ سے آتا تھا کیا گلانے ہی دل کے پھنسا ہجرین اوسے دوستی جو نہ منظور تھی مری حال پر گر نہتی چشم طفت دکھانا تھا پہر جو منہ چاند سا
---	--

شہناز کا دشت  
 صورت خط کا دشت  
 کہ کتب نصرت لافات  
 کیا تھا یہ افرا اور شک  
 چہ رنیکے ہم چپ نشانی  
 چہ بکوبہ درون تو لا  
 باب تو سفر میں اکبرن درک  
 خدا جاوید بلائے خدا  
 کہنا از کا اپنے چلا  
 چہ چہ چہ چہ چہ

اگر روزگار میں نمود مل جز جان  
 او سولال کر کے گل کہا دن کا  
 بہرین حشر میں جان ناشاد میں  
 قدم اپنا آگے بڑھانا ہون میں  
 تو پھر آن کر دیکھتا ہوں قدم  
 غلامی کردن گامین تانزدگی  
 میں قربان ہوں جان اور کمال  
 میں دیوانہ ہوں تو اگر چہ پوری  
 کہ ہوں غیر کے حال پر پھر پائی  
 کہ ہے عشق میں بدگمانی غرور  
 مجھے پیٹے جو اور سو دل لگاؤ  
 ہوں غیر کو بس میں تم میر جان  
 یقین جان بوسوت مر جان کا  
 نہ سننا کوئی کہہ کہے آپ کو

رہے گا مری پاس پیر نشان  
 اور اگر حشر فرقت میں گہر ہو ننگا  
 یہ نامہ لکھا منہج آباد میں  
 یہاں سے بریلی کو جاتا ہوں میں  
 جہاتی رہا میری جان ہم میں ہم  
 بجا لاون گا سب حق بندگی  
 نہ چھوڑوں گا تھکوں کسی حال سے  
 جواہر جو تو ہے تو میں جو ہری  
 اگرچہ نہیں جھپہ ہرگز گمان  
 لیکن میں مجبور ہوں رشک و  
 جو میرے مرنے کی جیت تک پناہ  
 کہ شاید میں جیتا ہر آیا دامن  
 یہ سنتے ہی جی سے گزرا جاؤنگا  
 زور میدان میرا ہے آپ کو

یہ خط ہے مرا میرے دلبر کے نام  
 جو ختم نامہ بیان و السلام  
 بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 آئی محمد جواہر نشانیست زیر پروردگار خداوند و جہت طہیست حاشا

اگر روزگار میں نمود مل جز جان  
 او سولال کر کے گل کہا دن کا  
 بہرین حشر میں جان ناشاد میں  
 قدم اپنا آگے بڑھانا ہون میں  
 تو پھر آن کر دیکھتا ہوں قدم  
 غلامی کردن گامین تانزدگی  
 میں قربان ہوں جان اور کمال  
 میں دیوانہ ہوں تو اگر چہ پوری  
 کہ ہوں غیر کے حال پر پھر پائی  
 کہ ہے عشق میں بدگمانی غرور  
 مجھے پیٹے جو اور سو دل لگاؤ  
 ہوں غیر کو بس میں تم میر جان  
 یقین جان بوسوت مر جان کا  
 نہ سننا کوئی کہہ کہے آپ کو

اگر روزگار میں نمود مل جز جان  
 او سولال کر کے گل کہا دن کا  
 بہرین حشر میں جان ناشاد میں  
 قدم اپنا آگے بڑھانا ہون میں  
 تو پھر آن کر دیکھتا ہوں قدم  
 غلامی کردن گامین تانزدگی  
 میں قربان ہوں جان اور کمال  
 میں دیوانہ ہوں تو اگر چہ پوری  
 کہ ہوں غیر کے حال پر پھر پائی  
 کہ ہے عشق میں بدگمانی غرور  
 مجھے پیٹے جو اور سو دل لگاؤ  
 ہوں غیر کو بس میں تم میر جان  
 یقین جان بوسوت مر جان کا  
 نہ سننا کوئی کہہ کہے آپ کو

رہے گا مری پاس پیر نشان  
 اور اگر حشر فرقت میں گہر ہو ننگا  
 یہ نامہ لکھا منہج آباد میں  
 یہاں سے بریلی کو جاتا ہوں میں  
 جہاتی رہا میری جان ہم میں ہم  
 بجا لاون گا سب حق بندگی  
 نہ چھوڑوں گا تھکوں کسی حال سے  
 جواہر جو تو ہے تو میں جو ہری  
 اگرچہ نہیں جھپہ ہرگز گمان  
 لیکن میں مجبور ہوں رشک و  
 جو میرے مرنے کی جیت تک پناہ  
 کہ شاید میں جیتا ہر آیا دامن  
 یہ سنتے ہی جی سے گزرا جاؤنگا  
 زور میدان میرا ہے آپ کو

یہ خط ہے مرا میرے دلبر کے نام  
 جو ختم نامہ بیان و السلام  
 بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 آئی محمد جواہر نشانیست زیر پروردگار خداوند و جہت طہیست حاشا

اگر روزگار میں نمود مل جز جان  
 او سولال کر کے گل کہا دن کا  
 بہرین حشر میں جان ناشاد میں  
 قدم اپنا آگے بڑھانا ہون میں  
 تو پھر آن کر دیکھتا ہوں قدم  
 غلامی کردن گامین تانزدگی  
 میں قربان ہوں جان اور کمال  
 میں دیوانہ ہوں تو اگر چہ پوری  
 کہ ہوں غیر کے حال پر پھر پائی  
 کہ ہے عشق میں بدگمانی غرور  
 مجھے پیٹے جو اور سو دل لگاؤ  
 ہوں غیر کو بس میں تم میر جان  
 یقین جان بوسوت مر جان کا  
 نہ سننا کوئی کہہ کہے آپ کو



[illegible]

کسب جان با جزیر و جزیر  
 تاج طبع از خوشی خلق اعلیٰ علی  
 کمال از پیش کس از آفت عشق  
 نشان صحرای کرب و محنت  
 مصطفیٰ مازل از خوشی عشق  
 کمالی بی کمال از خوشی عشق  
 عیسیٰ مولای کمال از خوشی عشق  
 ۱۰۰۰

بودین سست ماتحتی کنی پیریا  
 نه خدا باله خدا کا پیریا  
 بودین سست ماتحتی کنی پیریا  
 نه خدا باله خدا کا پیریا  
 بودین سست ماتحتی کنی پیریا  
 نه خدا باله خدا کا پیریا

# دیوان ثانی

بسم الله الرحمن الرحيم

<p> اک جهان دیوانه اوس لبت تا کا پیریا  آپ کو کویا گر حویا حسد کا پیریا  ہم کو بھی آخر حضور قلب متواری کوی  خال غم عشق میں تو میری عاشق سیکری  کیا اثر پیلا میری نالہ جانسوز کا  حائل نظارہ دیدار کیا ہوگی نقاب  اوس نگاہ تیر سو دل ہو گیا جہنم جا  سجدہ عاشق ہو اوست تمھارے کیا حال  حور کر غمزدہ ہو جنت میں کیا خوش آئینے  بت پرستی میں جراتی اوست کا فری پا  یاو ایا کر مہشو تو نہیں بھی تھیں تین  نالہ نہ نہ تیرا ہر خدیو پہلے سو دلے  پانچو اوش شوخ کو پہنگو اور نے لگا  خاروس ہو تو ہین پید جسکے تیرو گل  ہر بھی عالم نوری بار کا تو دیکھتا </p>	<p> ابتدای میں یہ سودا انتہا کا ہو گیا  راز چھپ چنکشت خروفا کا ہو گیا  عرض کر دین گرجو جمع التجا کا ہو گیا  سکھیا کا عالم اس حب شفا کا ہو گیا  شعلہ آتش ہر اک جہنم کا ہو گیا  دور پر وہ جگہ تری شرم حیا کا ہو گیا  میں نے جانا سنا تیر تھا کا ہو گیا  مفت در ایمان اک بندہ خدا کا ہو گیا  او پر پر کشتہ جو تیری ادا کا ہو گیا  ناز نا قوس میں عالم لگا کا ہو گیا  قحط اپو محمد میں مہر و وفا کا ہو گیا  جگہ جھول صاحب کو خدا کا ہو گیا  باد پا اوس ترک کر نیچے ہوا کا ہو گیا  کیا چین میں اختلاف آپ ہوا کا ہو گیا  کچھ دلوں میں جہ قہر بالا کا ہو گیا </p>
--	--

غزنیہ صحر کو کیا تھ کا پیریا  
 ملک شہر بلبل درخشاں کا پیریا  
 جوت از مجاہدہ خال نشان کا پیریا  
 جہانک ہم سپردن کی ہوشمندان کا پیریا  
 جہیزوں پر سپردن کی ہوشمندان کا پیریا  
 حکامین شہر از تو شکستہ ہوا کا پیریا  
 اسکی اندر وفا تیرے دو بیان کا پیریا  
 اسکی اندر وفا تیرے دو بیان کا پیریا

کہم دیگا دوسری دنیا کا پیریا  
 کہم دیگا دوسری دنیا کا پیریا  
 کہم دیگا دوسری دنیا کا پیریا  
 کہم دیگا دوسری دنیا کا پیریا

[illegible]

سب سے پہلے یہ کہنا چاہیے کہ یہ شعر  
 میر تقی میر کی ہستی میں لکھے گئے ہیں  
 اور ان کے ہاں اس کا کوئی تعلق نہیں ہے  
 میر تقی میر کی ہستی میں لکھے گئے ہیں

بزمِ شہر میں جو چشم سے نکلتے  
 جوں کہ میرا سو محبت سے جھانکی  
 نامہ جو لکھا ہے اس پر کہ جہیز پر حبیب  
 کا ہونے پر لوگوں میں گزری میں ادب  
 دیدار دکھا دیکھے عشق آئیں تو آئیں  
 رکھنا نہ توقع دل نادان تو کسی سے  
 حاصل نہیں سمجھا اسے صاحب تو سمجھ تو  
 بہکا ہوا عاشق نظر آجائے جو کوئی  
 چاہوں تو کھل جاؤں ابھی بچ سو تیری  
 سرکٹ کر جو قد مو نیہ گری راہ نامیز  
 صحت تری ممکن نہیں سن کہ نہ دل بیا  
 ہر حال میں خبر بند ہوں تم خوش ہو کر لکھ  
 پلوادی کی ہوش ربا دیکھ ملاحظہ  
 آج کو کوئی نہیں اگر پاؤں کے نیچے  
 دیکھو کسی جہیز پر جو گیسو کوئی بلدار  
 جیسے اگر رتبہ عالی کا جان میں

ہر اشک کو تسبیح کا اک دانہ سمجھنا  
 اوس لکھو دلا یا رکھنا کا شانہ سمجھنا  
 وہ خط غلامی سے نوشتا نہ سمجھنا  
 ناقوس نعل میں ہے مصلانہ سمجھنا  
 عاشق ہونے عاشق بھی موسیٰ نہ سمجھنا  
 اس وقت میں اپنوں کو بھی بگاڑ سمجھنا  
 کیلئے بھلا یہ دل دیوانہ سمجھنا  
 اوس چشم فسون ساز کا دیوانہ سمجھنا  
 اولہا مجھے اور لطف چلیا نہ سمجھنا  
 یہ بھی مرد مہمت مروانہ سمجھنا  
 یہ گور کن آیا ہے مسیحا نہ سمجھنا  
 بند امون مجھے عاشق شیدا نہ سمجھنا  
 ساقی جو بیک جاؤں تو دیوانہ سمجھنا  
 اوس شمع رحو مرقد پر وانہ سمجھنا  
 افنی ہو اوس لطف چلیا نہ سمجھنا  
 اونا سوس ہی خود کو کسی اعلانہ سمجھنا

اوس رند نہ ملنا کہی ارباب ورج پاس  
 مل مٹینا اوس سے جسی رندانہ سمجھنا

اگلے ہو لگاؤں کہیں نہ نہیں ملتا  
 کیا ظلم سہون کوئی شکر نہیں ملتا

اس شعر میں میر تقی میر کی ہستی میں  
 لکھے گئے ہیں اور ان کے ہاں اس کا کوئی  
 تعلق نہیں ہے میر تقی میر کی ہستی میں  
 لکھے گئے ہیں اور ان کے ہاں اس کا کوئی  
 تعلق نہیں ہے

اس شعر میں میر تقی میر کی ہستی میں  
 لکھے گئے ہیں اور ان کے ہاں اس کا کوئی  
 تعلق نہیں ہے میر تقی میر کی ہستی میں  
 لکھے گئے ہیں اور ان کے ہاں اس کا کوئی  
 تعلق نہیں ہے



کامیابی کی بات اور کامیابی کی بات  
 کامیابی کی بات اور کامیابی کی بات  
 کامیابی کی بات اور کامیابی کی بات  
 کامیابی کی بات اور کامیابی کی بات

<p>اگر اسے جوں دیکھا کل وہ افسانہ ہوا                  سرو کا قد اس میں تمامت کرنا شانہ ہوا                  نقد دل قیمت ہوئی اک بوسہ جانا ہوا                  عشق طبل پر یہی فائق عشق پروانہ ہوا                  اس لیے عشق قاتل میں ہی زندانہ ہوا                  وارث کو نہ دست ساقی میں جو پیمانہ ہوا                  مدد سے کہو دی گئے تمہیں سہا ہوا</p>	<p>کارخانہ جتنے میں دنیا کس بہن برائت                  ہنسنے سے دل کی کیو سیٹا پنا جو آج                  یوسف پر محبت کیسا از زبان کب گیا                  جگر اور جان دی یہ نالہ کر کے رہ گئی                  عشق زندان کی خطا پر قتل جو جھوٹ گیا                  اپنے جانا کاسہ سر سے گئی میخو اس کا                  ترہ بادا ہی بادہ خوار و درواغہ چکا</p>
---	---

رہندہ ہوں روز نزل ہی ہوں میں وارث خراج  
 اس لیے طور سخن ہی اپنا زندانہ ہوا

<p>گہر کے ہو دم آج کل جاے تو اچھا                  اب جاے تو بہتر ہے کل جاے تو اچھا                  ملو اگر اس کی ادکل جاے تو اچھا                  دل اور کسی سے پہل جاے تو اچھا                  چھاتی کا پورا آہ یہ مل جاے تو اچھا                  محزون کسی خجل کو کل جاے تو اچھا                  بہ جاے تو نہ تر ہے بہ جل جاے تو اچھا                  از در یہ اگر جھوٹ گل جاے تو اچھا                  ایسے میں طبیعت جو تبدیل جاے تو اچھا                  وہ ہی گفت افسوس جو مل جاے تو اچھا</p>	<p>اٹھ شب تھائی کی تل چاہتے تو اچھا                  اوجھان خیرین جانا ہے اک دن تجھے آخر                  جھکو اور نہ صفت تو قاتل کے قدم پر                  بہترین صورت جاناں کا تصور                  اک تل جو گلیے یہ نہیں روح بدن میں                  روانہ عیش شہر کی گلیوں میں ہو یاد                  آواز کش دل ہو کہ سخن اشک بنا دی                  ہر مرتبہ زنجیر کے اراد میں ہو لطف                  اگر کھانا ہو شوار یہ جب آئی تو اچھا                  انار تھم کے اوتھا تو اسی یادو</p>
---	--

کامیابی کی بات اور کامیابی کی بات  
 کامیابی کی بات اور کامیابی کی بات  
 کامیابی کی بات اور کامیابی کی بات  
 کامیابی کی بات اور کامیابی کی بات

کامیابی کی بات اور کامیابی کی بات  
 کامیابی کی بات اور کامیابی کی بات  
 کامیابی کی بات اور کامیابی کی بات  
 کامیابی کی بات اور کامیابی کی بات

کامیابی کی بات اور کامیابی کی بات  
 کامیابی کی بات اور کامیابی کی بات  
 کامیابی کی بات اور کامیابی کی بات  
 کامیابی کی بات اور کامیابی کی بات

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

[illegible]

چند ستمگر ادا که نکرده اند  
چو به بهر تیرت از چرخ جان سپرد

۵۶۱

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

[illegible]





تو جان من در دست تو سپردم  
 و جان من در دست تو سپردم  
 و جان من در دست تو سپردم  
 و جان من در دست تو سپردم

<p>کسی عدم کو سبکدوش و صحت یار                  تمام عمر بسبکی نظاره بازی بین                  تنهی نه ناله دل گورین می بعد فنا                  جمال دوست کا گری مشا به منظور                  نه کام آیین دم عرض مدعا حل سے                  هوا به جایگاه مردا بهی شکل جوهر پاک                  کو نین جان ل اوس غرت پری هو کیا</p>	<p>یہیں رہا یہ کلی جسم کھلی کھلی طرح                  رہا میں جبرتی حسن آس کی طرح                  ہر استخوان و ہر صد لنگلی فخر کی طرح                  مٹا کر آئینہ دلکو آس کی طرح                  دہن میں گو کہ باغیچہ گل کی طرح                  وہاں دوش نہ نکامین کی طرح                  جو دو گہری نہ کلی پاس آس کی طرح</p>
---	---

ولہ

<p>چکہ نقطہ غم ہی نہ دنیا سو گیا میری بعد                  اپنی مرینا اگر رخ مجھے ہو تو ہے                  بعد محنت کو من دیوانہ گیا محسوس کو                  کون یوں شاز سر وقت کر گیا سید                  سب نکل جا گیا دعوی خدائی دل ہو                  چادر گل کی میں امید کھون تھو کیا                  محکوم جانیکا اپنی ہی غم ہے ای بار                  نمونہ سنجی کا خرا میری ہی م سو نقطہ                  نہیں کستا کوئی مردی پہ ہی بدینولا                  سر ہر جو جای گا مردم رنگ کہیہ                  یاد کو گھر کا بھی تو کس میں یہ سار عمری</p>	<p>عشق باریکا ہی پر چار نام میری بعد                  کون اوٹھانیکا تری حور و جفا میری بعد                  پہ نہ آیا کوئی و خیر ہیا میری بعد                  خوب بل گیا کی نہ لٹ و نام میری بعد                  جنگ کہنے لگو گے جفا میری بعد                  فاتحہ تک تو نہ مرقہ یہ پیرا میری بعد                  کون کیو گاتری ناز و دارا میری بعد                  مدد کی بلبل لی برگ و نام میری بعد                  بکسی پناہ کا نیکی مزا میری بعد                  گیس کا نیکی لگی نہ خیا میری بعد                  بھول جاؤ گوئیست ناز و دارا میری بعد</p>
--	---

۱۷۷

کس کو یاد آ رہا کہ میری بعد  
 کون بلبل کا لہجہ میری طرح کا بل  
 کون کیو گاتری ناز و دارا میری بعد  
 کون کیو گاتری ناز و دارا میری بعد  
 کون کیو گاتری ناز و دارا میری بعد  
 کون کیو گاتری ناز و دارا میری بعد

دشمن کی ہمت کو تو بھول گیا  
 دشمن کی ہمت کو تو بھول گیا  
 دشمن کی ہمت کو تو بھول گیا  
 دشمن کی ہمت کو تو بھول گیا

رنگ اپنا پہلو گلشن میں جہاں ہے بہار  
 باغ میں ہر سال اگر خاک اور لٹی ہے بہار  
 سبز و گلشن میں عجب شہر ہے لٹی ہے بہار  
 جہاں ہل چل کر نغمے سنائی ہے بہار  
 ہوشیاروں کو بھی دیوانہ بنائی ہے بہار  
 ہر برس کو تجھے غافل جہاں ہے بہار  
 حیف ہو اگر برس کیا مفت جہاں ہے بہار  
 دیدہ نگاہ سے جہاں نکمیں جہاں ہے بہار  
 جا رہے ہیں وہیں جہاں جاتی ہے بہار  
 وہ بھی گلشن میں ٹہری آج گاتی ہے بہار  
 برگ گل شاہد ہیں ہر لکھ آتی ہے بہار  
 داغ دیتی ہے جاگیر پر دل جہاں ہے بہار  
 یارین مجاہد تو بلبل ہمارے کو ماتی ہے بہار  
 غنچہ گل سارے لیکر اپنے جہاں ہے بہار  
 ہر برس اک داغ تازہ دیکر جہاں ہے بہار  
 صورت گل پر میں کب سہمائی ہے بہار  
 اپنی منت کی چراغ اگر جہاں ہے بہار  
 ہر برس اک دنیا اک رنگ لائی ہے بہار  
 دیکھو اگر برس کیا محل کہلاتی ہے بہار

خضیب پر برسے ہم غاصبون  
 فداکارہ دھت اور کی ابتک نہ سجھے  
 جو منکشف اور سارے دفاع  
 جہر کیں سے آپس میں شہ و برمن  
 سب کے کیا یکسر دن سہ اور عاشق  
 جو یہ ادھی رحمت کی عین بیان ہیں  
 کیا زہر لہو کھان فتن غاصت  
 کیا فاض کو چید کون تو غالب

۱۴۸  
 دنیا کی باری بندگی کے میں لائق  
 نہ کہ ملے مجھے اپنی رحمت سے  
 نہی دولت ہو ہے یہ امید وائق  
 نہ اس آگیاں من کی نہی ابرویں  
 پیر میں نہیں ہوں چھوڑا جانے  
 خود کا عالم ہے کیا آستانہ  
 ہو کہ ہے اپنی بند عالم  
 ملکات کا فقر زبان نکلتا  
 ہوا کنارہ اس کے خانے  
 ہر شے سے بے جا

[illegible]

عجبت کرتے ہو حال میں کر سابق  
 نہ عشق و دیو پر اب نہ عاشق  
 چو عنقاست مدغم یار و رفیق  
 مرا حال اور قیس کا ہو مطابق  
 تری چاند سوزنہ کا عاشق ہو ان عشق  
 کیا ایک کو ایک پر اسے فائق  
 حرکت میں تری نہو انشاء فائق

کہا سکر افسانہ تیسری سیلے ق  
 گیا وہ زمانہ لوگ اور شگوب  
 تسلیم ہم نام و نشان نہ دیدیم  
 ہوا رشک یلی کی نفقت میں ہنسن  
 مرجان ستی مرثا ہوں سچ پر  
 عبث فرق دیتا ہر تو خود کو ادا  
 رہنشی ہو قدرت حق تو دیکھو

وہا ہے یہی اور یہی ہے غنا  
 سخن میں رو جا کے یہ لرزہ عاشق

یارب کسی بشکر کا کسی پر نہ آئی دل  
کھا البشوق جنس کہ ہوشہتا می دل  
ناخ عبت کسی کا جو کوئی دکھا می دل  
کچھ شغلہ ضرور چھو آخر برای دل  
تو آرزوی جان پر تو در عای دل  
لیٹا رہا میں باتہ کہ پیچ رہا می دل  
ایسی لگی ہوئی کہو کیونکر بھائی دل  
سینو میں چھری سے یہ پھولا سہا می دل  
کیون ہو فاقا تبا تو یہی تھی خزا می دل  
کہتے ہیں کیا نابت میں ہم کیا سوا می دل

پیرنی ہر آگ و جان پر آخر ہلائی دل  
خسرو ہم عزم و خون جگر می نذا دی دل  
یارب میرح کوئی او سکا ستا دی دل  
آفریدی میری جان کسی پر جوائی دل  
تیرے بغیر کس کی تمنا کرے بشر  
آیا کبیر حسن و رفقت میں جب قرار  
کر لیم میں اشک آتش و جان کا فوغل  
تو ایک بار منہ کر گلے سے اگر گلے  
جو کہہ سکے تو نہ کہے اس غریب  
اربابہ ان صبر و خرد کب کر حلیہ

میت فدا و آریه  
 کنایان ج بنی ابدی که کلام  
 کینا کردن بنای خود و عاقل  
 حکما تشابه بر سر بنای  
 اینها ضایع که بر روی بنای  
 غزلان ناله و بر سر بنای  
 شیشه بن آ کر و بنای  
 جود اگر چه از بنای  
 اینها که از بنای

ایمان و کجاست که جان منی که گشت گزینی دل  
بهر دگر گاه و در هر وقت منی به تو  
دور و کجا که تو دینا و بی جای دل  
بیهوش و بی حال کسی و محبت که در گما  
عیدی که بایس بی او زمین و در گما  
افشای که کید با سدره و بی محض  
که بگذرد و بی کسی و بی هر صدای دل  
بغض و غم و بی کسی و بی هر صدای دل  
کون آه و در آیدان

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



وید از کجا که می آید  
 سبب چه حال که با ما  
 سبب چه حال که با ما  
 سبب چه حال که با ما

حسین بگری تو بگری محو بلال نهین  
 بهوین بین صورت هر یک حال نهین  
 تنی اقی سبب باقی بچین حال نهین  
 هزارون طوکرین کجا سبب حال نهین  
 شهادتین سبب کافی جواب که نهین  
 پتھر دی پیش تو نیمه حکم پر و جراح  
 او کج کی بانی کی محلی پری پتھر کج  
 خدا فی بخشش ای سو کجا چه نهین  
 وصال عاشق تازه دم تو کم کزانی  
 ویا طلاق مرے جد زال دنیا کو  
 جو دیکھے اوستے اجب سے شکرا کج  
 بنایا صانع عالم نے سیر چشم کج  
 یہ سنڈی گرمیاں کین ہیں بنائے کج  
 بدوان مہر علی ہی وہ نیر اعظم  
 یہ سب ہی عشق کی معجز نامی افراط  
 ہم ابتدا ہی سے سمجھے تھی ہو کاج  
 کرو نبوت نہ آزر دگی مری جانب  
 خدا کی شان ہی حورو پری میں شاد  
 سدالمیک صد ارغنون ل کو مرے

عصبتے نکا ہی کچھ قمر زو الجلال نهین  
 تمہارا کعبہ اثر تو سے بلال نهین  
 وصال ہی سہی و سوار وصال نهین  
 اوڑھ لی کبک مری تیری جی حال نهین  
 دقیق ایسا نکیرین کا سوال نهین  
 اگر ہے مشک گلن کا تو کال نهین  
 وہ دلف کیا ہی اگر مچھلیو کجا حال نهین  
 ہمیں تو آدمی کا پتھر احتمال نهین  
 حسین اور بہت بین جہانگیر کال نهین  
 کسی طرح سو یہ بیوہ مجھے حال نهین  
 ظہور جلوہ حق ہی نہ حال نهین  
 مری نظر میں تو فارون کالج و مال نهین  
 ہماری اکی مدسی بول چال نهین  
 جس آفتاب کو محشر تلک وال نهین  
 پہاڑ قشتے سے کا تا تو کچھ کمال نهین  
 خیر عشق کی آغاز کا مال نهین  
 تمہیں کو رنج ہی مجھے محو بلال نهین  
 لکھ شیریں تو چسں بمثال نهین  
 یہ سازوہ ہے کہ محتاج گوشمال نهین

کجا پتھر کی سبب  
 بین نظر میں ہی راوی نهین  
 کہ کو سبب ہی راوی نهین  
 و کون روک سبب ہی راوی نهین  
 و کون روک سبب ہی راوی نهین  
 و کون روک سبب ہی راوی نهین  
 و کون روک سبب ہی راوی نهین

میں بجز یار میں مر جان لال نهین  
 فراق اوق و بدن ہو کد وصال نهین  
 کہی کہی یار عاشق ہی کف وصال نهین  
 کہ گوش کہین سبب ہی کف وصال نهین  
 ہون اپنی جان ہی مر زان لال نهین  
 کسی کی جان ہی مر زان لال نهین  
 سول جلوہ دیدار اوس سبب نہین  
 کسی کا وہ صد ہو گا مری حال نهین

وہ عیش کی لہر  
 وہ عیش کی لہر  
 وہ عیش کی لہر  
 وہ عیش کی لہر  
 وہ عیش کی لہر  
 وہ عیش کی لہر  
 وہ عیش کی لہر





جان پوری ہو دیو انور کی پستی  
 وہ سب سے بڑا ہے جس کی پستی  
 و ان جو بولت جواہر داری  
 فوج غم پر غما ہے کی غفلت  
 غفلت غداں کی ہے راہ پوری  
 آوارہ ایسی کوئی سلک گری  
 آوارہ ایسی کوئی سلک گری

راہ کیا جانے کی جان فوج  
 کی فوج اور سپر کوئی اگر  
 کی فوج اور سپر کوئی اگر  
 کی فوج اور سپر کوئی اگر  
 کی فوج اور سپر کوئی اگر  
 کی فوج اور سپر کوئی اگر  
 کی فوج اور سپر کوئی اگر  
 کی فوج اور سپر کوئی اگر

<p>آکھ بدلی کیسی ایسی ہو می پید کیون                  متقنا تیری جہالت کاں لیتا ہو جو                  اوس پر کیو مال کی خواہش میں دفر                  ہی دم آخر ماسے وصیت آنکر                  خاک پا اوس غیرت خوشی کی ہر                  باندھوں پستارگان ہونکا لکھو پوسی                  سانس لینی کا کسی یاد اسی فرط                  ہی یہ از صندل اگر تہ آئی خاک می                  حسن حیرت راسی تری تیلیان پھر                  صبح لیا تا ہی رقعہ شام کو تا ہی                  ہنست ہنست کول تیا ہی اگر جو</p>	<p>اپنی سمجھن کی ہی اتو نظر ملتی نہیں                  رو کی جو تیغ قضا ایسی سپر ملتی نہیں                  کیا کروں لوح طلسم گنج زمراتی نہیں                  اتنی حملت کیا بھی اوجیلہ کر ملتی نہیں                  تجکو داروی کلف کیا او قمر ملتی نہیں                  بلکہ جوی تو ہنگام سفر ملتی نہیں                  حال دل کچھ کتنی قدرت اس قدر ملتی نہیں                  سر ٹپکا ہوں دوا دوسر ملتی نہیں                  اب پلک سے ہی پلک دودہ پر ملتی نہیں                  یار کی دیو ہی تھی کیا نامہ بر ملتی نہیں                  ایسی چپ جانی ہی مالونین ملتی نہیں</p>
---	---

رند ہی سرکار عالی میں قدیمی جان نثار  
 کہہ سہی خلعت میں شمشیر سپر ملتی نہیں

<p>مبتدا ہی حسن کامل کی خبر ملتی نہیں                  حیرت او عیسی نفس شکو خبر ملتی نہیں                  میں تو کیا ہوں ہوش کا فو کو پری نہیں                  مرغ دل تیا ہی کیون صبر کرا تیا ہی                  دیکھی جس فی ہر کو آئے مال مال                  سر کشی کی گاشن ہستی میں چلتی ہے</p>	<p>ہو دہن غائب تمہارا او کمر ملتی نہیں                  نبض اس بیابک دودہ پر ملتی نہیں                  شامین حیران ہیں اوس کی کمر ملتی نہیں                  و ام کیسو سیرانی عمر بر ملتی نہیں                  ترا خاطر مشہور دہلت ہے بر ملتی نہیں                  اس چہ میں جب کہ شعلہ بار ملتی نہیں</p>
--	--

۱۸۳  
 اب ایک ہی کیون پلک پر چشم ملتی نہیں  
 خاک کو کیا دخل یا بی بی کہ ذات میں  
 عقل کو اس بار سانی بیز شری نہیں  
 ای غم کی سچیل شقی نا ہوا ہے  
 ایک پلک نہ دیتی ہی سمجھنا ہر  
 عجب او من شک بیابانی کی چشم  
 آدمی کیا دلوں کی چشم نظر ملتی نہیں  
 اور مشرق ریشہ دودہ ہی ہر  
 باد شعلہ غم میں اس آدمی ہر

اب ایک ہی کیون پلک پر چشم ملتی نہیں  
 خاک کو کیا دخل یا بی بی کہ ذات میں  
 عقل کو اس بار سانی بیز شری نہیں  
 ای غم کی سچیل شقی نا ہوا ہے  
 ایک پلک نہ دیتی ہی سمجھنا ہر  
 عجب او من شک بیابانی کی چشم  
 آدمی کیا دلوں کی چشم نظر ملتی نہیں  
 اور مشرق ریشہ دودہ ہی ہر  
 باد شعلہ غم میں اس آدمی ہر





کتابخانه ملی افغانستان  
 وزارت فرهنگ و ارشاد اسلامی  
 کابل

بهمی بار بچم هستی کو جو من نقش فنا  
 زرق خد او کو رو چنجا می خد بکا هو  
 میری سخی نخل تناکو هر کردی گاه  
 آفرین آفرین چه هست که می بینی پر  
 هر طرف پیل گیا بغض حسد عالم من  
 مرا انشعری من تری او دعه خلافت  
 ره ناعشق صنم کا هو تو انشا الله  
 عقل کامل پشرف پای تو ای خوش خلق  
 جیف و جکی محبت من جلد دنیا سے  
 کیون فلک کاسه سر شوکرین کاسین او  
 رحمت دل چن کبی دیکه سکو نکه غلم  
 شان خدای نلاق تو دیکه لاه صیا و  
 با هو بیکه مو آگ من جاکره بری  
 هرگی کینه نکول سیکش کتی تنی ساقی  
 ناز و لیلی و محبت کی کاسانی آب  
 تنه یارو منطوری هو حاج کی رات  
 ای آبی مرشد مروری حضرت عشق  
 آن خاک من طاقت نمی هر کردن کی  
 بعد من می عاشق صداقتی اکام

کبیل لکونو کا بهمنو من هرجا کو  
 پروین من هر رزاق تو بر دانه کو  
 خاک من چنه که سر سبز کیا دافو کو  
 مرجام حساساتی ترسه بلوا تو کو  
 زری هر و محبت تو قسم کمانه کو  
 موت آتی ملک الموت تری آینه کو  
 کعبه الله سو هر که جلیپن بجا تو کو  
 ده بری آری اگر شیران پنهان کو  
 تالاب گوهری آینه ده هو خجانه کو  
 دیکه سکوتی چون گوشت من پنهان کو  
 کل سو بلبل که جبر اشع سو پروانه کو  
 لواز او دم سو من مارکو پروانه کو  
 بر طار تبه سمندر کا نه پروانه کو  
 اور دی او دوزخ لگائی ستار کو  
 گنگ ستمو من ای عشق کو انسا کو  
 شمع کو گرد و پنهان ندر و راسنه کو  
 عدل لپی کو حاضر جگر کمانه کو  
 تو شامیه ملتی نه اگر دانه کو  
 شمع تریتا به مسرین پروانه کو

کتابخانه ملی افغانستان  
 وزارت فرهنگ و ارشاد اسلامی  
 کابل

کتابخانه ملی افغانستان  
 وزارت فرهنگ و ارشاد اسلامی  
 کابل

کتابخانه ملی افغانستان  
 وزارت فرهنگ و ارشاد اسلامی  
 کابل

<p>پانچ گانہ دو گز سے کھن اور زیادہ          برفض مواچہ فغن اور زیادہ          یاد آئے لکی صبح وطن اور زیادہ          حیکلے کا ابھی میرا سخن اور زیادہ          گذر گیا کافر کا بدن اور زیادہ          پیدا ہون خم مچ و شکن اور زیادہ</p>	<p>لا حاصل دیغا مذہ ہر تری شہقت          خس پوش کیا سبہ خط و مرویوسف          صد جوہر اوشا از تر و او شام غری          جلوی میں ہی تری تو او رقتنی طبع          طفلی سو جوانی تو ترقف جو کیا ہے          طفل شب غم وقت تری لغو کھو خدا د</p>	<p>کس طرح نہ فتنہ میں کل ہوا رن          دس برس دیکی جو آتش کو بشت کی          کس طرح نہ فتنہ میں کل ہوا رن          دس برس دیکی جو آتش کو بشت کی</p>
<p>پانچ گانہ دو گز سے کھن اور زیادہ          برفض مواچہ فغن اور زیادہ          یاد آئے لکی صبح وطن اور زیادہ          حیکلے کا ابھی میرا سخن اور زیادہ          گذر گیا کافر کا بدن اور زیادہ          پیدا ہون خم مچ و شکن اور زیادہ</p>	<p>لا حاصل دیغا مذہ ہر تری شہقت          خس پوش کیا سبہ خط و مرویوسف          صد جوہر اوشا از تر و او شام غری          جلوی میں ہی تری تو او رقتنی طبع          طفلی سو جوانی تو ترقف جو کیا ہے          طفل شب غم وقت تری لغو کھو خدا د</p>	<p>کس طرح نہ فتنہ میں کل ہوا رن          دس برس دیکی جو آتش کو بشت کی          کس طرح نہ فتنہ میں کل ہوا رن          دس برس دیکی جو آتش کو بشت کی</p>
<p>پانچ گانہ دو گز سے کھن اور زیادہ          برفض مواچہ فغن اور زیادہ          یاد آئے لکی صبح وطن اور زیادہ          حیکلے کا ابھی میرا سخن اور زیادہ          گذر گیا کافر کا بدن اور زیادہ          پیدا ہون خم مچ و شکن اور زیادہ</p>	<p>لا حاصل دیغا مذہ ہر تری شہقت          خس پوش کیا سبہ خط و مرویوسف          صد جوہر اوشا از تر و او شام غری          جلوی میں ہی تری تو او رقتنی طبع          طفلی سو جوانی تو ترقف جو کیا ہے          طفل شب غم وقت تری لغو کھو خدا د</p>	<p>کس طرح نہ فتنہ میں کل ہوا رن          دس برس دیکی جو آتش کو بشت کی          کس طرح نہ فتنہ میں کل ہوا رن          دس برس دیکی جو آتش کو بشت کی</p>
<p>حور کی شکل پر کافر کی پیرا دکی آنکہ          آج پرتی نہی بری طرح صیاد کی آنکہ          بندہ ہوتی ہو تری عاشق ناشاد کی آنکہ          دیکھا نہ کر کس چمن میں تو تری یاد کی آنکہ          ہو جو مال کھی دید گل شمشاد کی آنکہ          عہد طفلی سو تری مجھ تو صیاد کی آنکہ          کس گھر تری شیریں بہن فی ہادی کی آنکہ          کام لاکھ نہیں کر دوس تم ہیاد کی آنکہ          لکی صبح ملک شام سو صیاد کی آنکہ          دہر نہ تری بہر تری جو حکمو مر عزاد کی آنکہ          اتر ہو سو ہی سو اسخ ہر خطا دکی آنکہ</p>	<p>کیوں بخو یا رو اس صیاد کی آنکہ          مردہ کج تفس شکو مبارک لبیل          دم آخری جو نام تو آجک در نہ          گل کو دیکھا تو تصور گل غاص کا ہوا          پھوڑا لون میں ہوا یخ و قدر دلداز          آج کل سے نہیں طور فطر شہرامون          خبر شہقت کہی دم بہر تری جہت پانی          شمع شہی زو کیا سور کا عالم پیدا          اور گئی بنید مری زفری شکر شہ کو          مرض جگر اسد جہ کیا زار و غصیت          کس طرح دیدہ منج سو دیجا و مثال</p>	<p>کس طرح نہ فتنہ میں کل ہوا رن          دس برس دیکی جو آتش کو بشت کی          کس طرح نہ فتنہ میں کل ہوا رن          دس برس دیکی جو آتش کو بشت کی</p>
<p>پانچ گانہ دو گز سے کھن اور زیادہ          برفض مواچہ فغن اور زیادہ          یاد آئے لکی صبح وطن اور زیادہ          حیکلے کا ابھی میرا سخن اور زیادہ          گذر گیا کافر کا بدن اور زیادہ          پیدا ہون خم مچ و شکن اور زیادہ</p>	<p>لا حاصل دیغا مذہ ہر تری شہقت          خس پوش کیا سبہ خط و مرویوسف          صد جوہر اوشا از تر و او شام غری          جلوی میں ہی تری تو او رقتنی طبع          طفلی سو جوانی تو ترقف جو کیا ہے          طفل شب غم وقت تری لغو کھو خدا د</p>	<p>کس طرح نہ فتنہ میں کل ہوا رن          دس برس دیکی جو آتش کو بشت کی          کس طرح نہ فتنہ میں کل ہوا رن          دس برس دیکی جو آتش کو بشت کی</p>





تنگ سورتی پیکر کی باریک بینی سے دیکھ کر  
 دیکھ کر اس کی باریک بینی سے دیکھ کر  
 دیکھ کر اس کی باریک بینی سے دیکھ کر  
 دیکھ کر اس کی باریک بینی سے دیکھ کر

استاد دنیا چاہتا ہے کہ  
 ہر جہاں خوشیاں پائی جاسکیں  
 رہیں گے سب سے سبب اس کی  
 شہنشاہی دستِ احسان کی  
 مارا ملک کر کے غریب الوطن کی  
 دلدار بادشاہ کی رو سے  
 خاں شہنشاہ کی ہر جہاں  
 ہر جہاں سے گزرتا ہے

۱۸۹  
 اس کی باریک بینی سے دیکھ کر  
 اس کی باریک بینی سے دیکھ کر  
 اس کی باریک بینی سے دیکھ کر  
 اس کی باریک بینی سے دیکھ کر

<p>رمدانہ کلام اپنا پسند آتا ہے                  اکثر غزلین طریقت پر ہیں گزراہ ہماری</p>	
<p>جو دم چہ دم آتی ہو گنگوڑ گنگوڑا ساوکی                  صورت ابر ہوا پر سے مناجات کی                  خوش شاق میں ہر شے لگی گنگوڑا لگی                  کو کو کرک سمیت پیما کہیں کہیں کی شہر                  اہلکار لگے جھگڑا ہو ہر کہیت سے                  اوس سے بالیدہ ہوں بخار کلاو جو گیل                  فرقت یار میں یوں لگتی ہو اشکو کی چھری                  دیکھو کالی گنگوڑا ہر میں رلو ای کے                  پہول لا کر شہر منڈ میں شہر کی رنگ</p>	<p>شہنشاہی شہنشاہی چلی آتی ہو ہوا ساوکی                  لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے                  رنگ لائی ترے ہاتھوں میں گنگوڑا ساوکی                  ہو چلا تو بہت آتی ہو کیا ساوکی                  روپ کلائے لگی نشو و نما ساوکی                  کم نہیں باد بہاری ہو ہوا ساوکی                  زور سے جیسے برستی ہو گنگوڑا ساوکی                  جان پر کسکی ہوا زلزلہ ہوا ساوکی                  کیا چھی ہاتھوں میں اوس کے خاں ساوکی</p>
<p>کان میں دیس کی آواز چلی آتی ہو                  تانیں لیتی ہو کوئی حور لقا ساوکی</p>	
<p>سائل ہوں اے کریم تو دیں دامن مجھے                  جہش جنوں میں میری بال بدن مجھے                  آخر ہوا نصیب نہ گورو کفن مجھے                  زندان ہوا میں قفس لب سنج یار پر                  رشتی جو بھو میں کسی شہری غزال کا                  ہر نفس میری فکر میں میں فکر نفس میں</p>	<p>عشق چلی وجہ میں حسن مجھے                  کیا سپا تو نہ کما میرا میر مجھے                  مارا قضا تو کر کو غریب الوطن مجھے                  دکھلا میں کندہ کر کے عقیق میں مجھے                  آنکھیں دکھائی آتی ہیں جنگلی ہر مجھے                  میں انہر کر تاکتا ہوں راہ میں مجھے</p>

دیکھ کر اس کی باریک بینی سے دیکھ کر  
 دیکھ کر اس کی باریک بینی سے دیکھ کر  
 دیکھ کر اس کی باریک بینی سے دیکھ کر  
 دیکھ کر اس کی باریک بینی سے دیکھ کر

[illegible]





کجاست که این غرض از غایت است  
 دست می گردش دل به نهادن در کس  
 او را که خاک بی تو خاک آید که بر خاک  
 بهیچانیک بی زنده شود که درین  
 کین در کوی ده شود آید که بر خاک  
 کوه زلفت تو را که طلال است  
 بهت درم از زلف آید که بر خاک  
 در کجاست که این غرض از غایت است

سیمای سحرآمیز آنکه سیدی  
 پڑا ہے بہا عشق بازی کا لپکا  
 وہ زلف سیہ دیکھ کر مہر عشق  
 رہے گرم بازار حسن و محبت  
 میحاً ہی بیمار الفت ہے تیرا  
 رہے شوق آنکھوں کو حسن ثبانی کا  
 پہلے پہلے ہر فصل میں یا الہی  
 پہنچے ہو بری طرح رنڈو نہیں اعظم  
 یہی تو سید ہر اک مضررت کا  
 غنیمت ہو اللہ کے وقت میں زبرد

ہمایا اب یہ بیمار اللہ رکھے  
 تجھے او دل زار اللہ رکھے  
 بلا میں گرفتار اللہ رکھے  
 یہ جنس اور خریدار اللہ رکھے  
 تجھے چشم بیمار اللہ رکھے  
 مجھے محو دیدار اللہ رکھے  
 شگفتہ یہ کلہ زار اللہ رکھے  
 یہ جہ یہ دستار اللہ رکھے  
 ہمیشہ گندگار اللہ رکھے  
 یہ دربار سدا کار اللہ رکھے

اگر میں بھی نہ خاک پر دیا  
 نہیں ہے ایک بین ہست یہ وہ زلف بازی  
 غریب کچھ چلے اندر دیکھ سیکھا  
 شعی و نشہ الفت سے یہ غم گر دون  
 شہزادین بی کو تری یادہ فراد دیکھ کر  
 کلاوچ کو شہکار دیکھا دیا ابرو  
 نعم علی کی بختی ذوالفقار دیکھ کر

۱۵۷

<p>غزل مشاعرۂ واجد علی پادشاہ</p>	<p>و قار شاہ دی الاقدار دیکھ چکے          نقاب کھول کے روئی نکار دیکھ چکے          جہاں کی حدیش غم روزگار دیکھ چکے          وہ جیتی جی ہو ایسا سوزِ مع کی آگاہ          خدا کی داسٹے اب چوڑ جسمِ خاک کی کو          جنوں فرخوب کمانی بہارِ حیات کی گار          وہ قہرِ غیر کر دیتی ہیں لہریں اقرار          یقین ہے اب نہ کہیں میر تو قتل میں یا خیر</p>	<p>نظورِ قدرت پروردگار دیکھ چکے          کچھ ایک بار نہیں لاکھ بار دیکھ چکے          جو دیکھنا تھا سو پروردگار دیکھ چکے          جو صدی تیرے شبِ انتظار دیکھ چکے          او نہیں بہت ار جان اور دیکھ چکے          ہوا میں اور تو میری تار دیکھ چکے          نری طرف کو دل بہتیار دیکھ چکے          انسان چپا کر وہ فخر کی دہار دیکھ چکے</p>
-----------------------------------	---	--





شاه خواجه شمس الدین عظیمی رکن الدین  
 بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین  
 بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین  
 بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین

<p>عمر سو و زبان دریم مانده فکر کالائے          تصور کر که کعبه حاضر خایمین با جد ہون          تیانش حسن کی ہر دوں پہ پہنے غمین ہم          دم آخ تصور ہو زبس وحشی مزاجوں کا          محل تازہ شکستہ ہو تو بین مضمون نگین سے          غلط فہمی ہی کہنا کہ دنیا نہیں محسوس</p>	<p>جنون تری بدوئے رخ دنیا سو راحت          بظاہر بہت پرستی و حقیقت میں بہت          بلا تشبیہ وہ چہرہ ہی خوش قیامت          غزالی بغض ہی میری م آہوں کی عکاس          زمین شمعیں جھک جھک چہرہ بند کی حدت          خدا کی ایک کیان دوسرے بر دی نصیحت</p>
---	---

جہاں ہم بر سر موج ز دنیا دم چہ می پرستی  
 فقط سحر جہاں نہیں نہ غافل ہم کی حرکت

<p>بیکے کر وین دم کمان تیا و طاق          ہوا و بجان سودا پر وہی ہر زور و جوش          ملاقاتیں چہین بارسو سے ترک لخت          چہین میں پرورش پائی گستاخی لاوت          ہوا ثابت جدائی توین جا کئی دم آخر          وہ رانی نواتی اور تقاضا خزان تھی          کمر باندھی ہوا سن لاکر میان قتل پر پیر          مصیبت جھک جھکوتا ہونہ روتا ہو          بڑا نا استقدر ربط و محبت کا نہیں اچھا          خون جگر فصل گل میں سج رنما و شست          تنہا مار کے دیدار کی ہے تادم آخر</p>	<p>گستاخ و جوانی ناتوانی تری شدت          بہار آئی جلو صحر اکو ہم لوح و نصرت          چہی آوارہ گردی ہم میں ان کنج حرکت          سنا لیل جہر و خج مت گل میں قدامت          وصال عاشق و مشوق کا اجماع و شدت          بہار آئی دہی قوت ہی ہر زور و جوش          خوش طالع زہر و تصدیرت اہر سعادت          مرا احوال ہی اکثر یہی جا رقت          تمہارا کہہ خایہ گامری حقیقت تباہت          گریبان میں نہیں اوسکو سمجھتا طوق          دلیل آرزو بندی نگاہ چشم حسرت</p>
---	--

۱۹۵  
 زبان و دشا ہی یکدل غل جوت  
 قلی شاعرین ہر کون کا تہہ نشے ہو  
 نہیں میں غمی صاف ہے بلاغت  
 یاد دہ غرض ہی کہ خط استعارے  
 ہر دم میں خیال ہی آرزو رہا  
 پالوش سے ہر نہایت آرزو رہا  
 مثل زانو ہون پیسے جہاں غم و فراق  
 جب تک تن تراویں میرے گھر میں

دشمن کا یہ ہوا کہ  
 ہر دم جو دشا ہی  
 ہر دم جو دشا ہی  
 ہر دم جو دشا ہی

۱۹۹

خداوند بین دو کبرا ایک ہے  
خداوند ارش و سما ایک ہے  
قسم و خدا کی خدا ایک ہے  
مجاہد ہے ایسا و جہود و عدم  
جاری تھا اور فنا ایک ہے  
عدم ابتدا سے عدم نہیں  
وہ ابتدا از خدا ایک ہے  
خود سنگ بہ حادث رہے گا فزیم  
عرض سب پہنچا خانی تھا ایک ہے  
فرا خود رستے مرا ت علامت

عوض سب پرینا غالی تھا ایک ہے  
مردانہ طور سے مرآت علی کو کہ ہے  
آئینہ حق نما ایک ہے  
نقد سب پرینا غالی تھا ایک ہے  
انجمن پرینا غالی تھا ایک ہے  
گر راہ صدق و رضا ایک ہے  
کرم و خیر ایک ہے  
کرم و خیر ایک ہے

یہاں پہلے لکھا کہ ایک ایک ہے  
 یہاں پہلے لکھا کہ ایک ایک ہے  
 یہاں پہلے لکھا کہ ایک ایک ہے  
 یہاں پہلے لکھا کہ ایک ایک ہے

<p>محل فقر کا ہے عجائب مقام                  کہاں اس کے آگے کیا فروغ                  فضیلت ملی ایک کو ایک پر                  بچو گانہ کاوش سو مرگان کر دل                  جفا کار و مبارک کا ذب محیل                  ہے انہوہ عشاق عیسیٰ کے گھر                  نہیں محبت و دلون کا مارا ہوا                  نہ آتا تو اس زلف کے چہچہ میں                  ہزاروں شہید محبت ہیں دفن                  ہر اک و دو کا ہر مراد وہ لب                  دوتی کو ندی دلیں غافل جگہ</p>	<p>ہیان سند و بوریا ایک ہے                  وہ خورشید و مہ لقا ایک ہے                  غرض ایک ہی بان سو ایک ہے                  کہ نشتر بہت آبلہ ایک ہے                  میں آفت ہونے ہونا ایک ہے                  مریض اتنے دارالشفاء ایک ہے                  تری زلف اور آرد ہا ایک ہے                  اسے دل وہ کالی بلا ایک ہے                  گلی اوس کی اور کربلا ایک ہے                  مریض سیکڑوں ہیں واک ایک ہے                  زبان ایک ہی اور خدا ایک ہے</p>
---	---

یہاں پہلے لکھا کہ ایک ایک ہے  
 یہاں پہلے لکھا کہ ایک ایک ہے  
 یہاں پہلے لکھا کہ ایک ایک ہے  
 یہاں پہلے لکھا کہ ایک ایک ہے

کو جو کچھ نوسلو کے بھی رند  
 ہنسی میں تو شاہ و گدا ایک ہے

<p>بچکے کہ نہ ہو جا یکا سہرام گور سے                  غافل نہ مٹیں کہیں نہ دیکھ چور سے                  بوتل جی دوا تشہ کی خچکے لایو                  اللہ ری خوش بارہ حسن شباب کی                  رخ اس طرف ہو گوشہ ابروی یار کا                  شکر زہر یون مراد شہیدان کو ایسے</p>	<p>لاکھوں نکل گئی جی یہ بہرام گور سے                  چیلے اور ایک تری پور پور سے                  ساقی بہار آئی بڑی زور شور سے                  مستی ٹپک رہی ہو تری پور پور سے                  کینچا ہو اس کان کو لخت کرور سے                  مرد و کفن کو بہار کو نکلیں گے گور سے</p>
---	---

یہاں پہلے لکھا کہ ایک ایک ہے  
 یہاں پہلے لکھا کہ ایک ایک ہے  
 یہاں پہلے لکھا کہ ایک ایک ہے  
 یہاں پہلے لکھا کہ ایک ایک ہے

یہاں پہلے لکھا کہ ایک ایک ہے  
 یہاں پہلے لکھا کہ ایک ایک ہے  
 یہاں پہلے لکھا کہ ایک ایک ہے  
 یہاں پہلے لکھا کہ ایک ایک ہے

میری جانی نہ وہ ولولے  
 فراروں میں آنسو لگے زار لے  
 قلم کی طرح سر کو ہل گویا  
 کیس طرح چاتی سو تیرے لئے  
 کہ تھی رات تھوڑی بہت تھو گے  
 کہ ہر دہان ہر تیرا وہاں  
 جو آغوش مادر میں تھوکل پلے  
 نہ جبکا فنا وہاں رہے منچلے  
 لحد میں بھی داغ محبت چلے  
 کسی رت میں ایگانہ ہو پڑے چلے  
 جو اتندہا می کے ہیں گلے  
 زمین ہوگی معشر کی اوپر تلے  
 میر جان لاکھوں کھین گئے گلے  
 ابھی دیکھ پھوٹی نہیں آبلے  
 چلو ساتھ والو چلو ہم چلے  
 بلا سے یہ تپلا شے یا گلے  
 ہزاروں ہی آتشوں میں یاں غلے  
 جو آئی ہوئی میری دم بہرے

برہو دلکو ارمان سب دلیں جیت  
 تیرا ہو بڑا بڑا کاسب کہو دیا  
 گڑا کوئی لب کہ دل مضطرب  
 یہ کاریوں میں کئی عمر سب  
 محبت تیرے کی یہ دل چھوڑ دے  
 شکایت کا موقع تھا وصل میں  
 کوئی دم میں ہر نقش ہستی فنا  
 کنار لحد میں پڑو میں وہ آج  
 گلا تیخ قاتل سے رگڑا کیا  
 نہ لایا کوئی شمع و گل گور پر  
 چلے باغ ہستی سے ہم نامراد  
 ازل سے میں عشاق غریب حسن  
 جو فریادی تیری ہی آنکھوں دان  
 جو ابرو کو مگر اشارے یوں میں  
 کیے جاؤ کاوش پلک یار کی  
 سرا میں نہ غافل ہو بانہ ہو کر  
 رہے میرا جسم مثالی صبح  
 یہ سب سرزمین فتنہ انگیز ہے  
 نظر بہر کر بہر دیکھ لوں شکل یار

میری جانی نہ وہ ولولے  
 فراروں میں آنسو لگے زار لے  
 قلم کی طرح سر کو ہل گویا  
 کیس طرح چاتی سو تیرے لئے  
 کہ تھی رات تھوڑی بہت تھو گے  
 کہ ہر دہان ہر تیرا وہاں  
 جو آغوش مادر میں تھوکل پلے  
 نہ جبکا فنا وہاں رہے منچلے  
 لحد میں بھی داغ محبت چلے  
 کسی رت میں ایگانہ ہو پڑے چلے  
 جو اتندہا می کے ہیں گلے  
 زمین ہوگی معشر کی اوپر تلے  
 میر جان لاکھوں کھین گئے گلے  
 ابھی دیکھ پھوٹی نہیں آبلے  
 چلو ساتھ والو چلو ہم چلے  
 بلا سے یہ تپلا شے یا گلے  
 ہزاروں ہی آتشوں میں یاں غلے  
 جو آئی ہوئی میری دم بہرے



[illegible]

لبوسہ مانگا جوتھ بصل تو بدلا نہ ہو سکے  
 دل کی بتیابی سوا کر مر و شربت کئے  
 لڑ تو جائیگا خط شوق مگر شکستہ یہ  
 امتی کیا کریں الجمع نہ جلا میں اگر  
 اقرار نہیں طوفانِ درد و شوقِ طریقت  
 مجسمِ محرم تری محرم کا نہ ہو گا کوئی  
 درجستِ سحر و سحر اگر تجھ بابت  
 شاعری کہ لیے لازم ہی ملازم نہ چھٹے

کبیر ایسا نہ سویروں کی توکر باندھی  
 پی جی حجاج کھوڑ خیمہ کینے نکس باندھی  
 آشیان باہم پراو سکی گنج کبوتر باندھی  
 سوکھہ بین جبکہ نی پیٹ پیہر باندھی  
 تو تیا تازہ کوئی اور نہ مجھ باندھی  
 پیشتر کھول دی بند اور اکثر باندھی  
 کیوں ہو اپنی خدا کی ناز باندھی  
 لعل لب کو تر تر تو دانتو لگو کو باندھی

بای ز قمار اگر ہو تو چلتا بہتر  
زند مرد اساترا رہتا نہ ہوں ہر اندر

حیران کر نیو کہ پریشان نہ کرینگے  
 غنچہ و ہنوتنگ کہ روچا ہو جہان تک  
 سیون تو ہرین پو کو فرقت میں آہی  
 ہرقت کرو نیکا سب کچھ نہیں کہلتا  
 جزو نکاتا ناہین منظور نہیں ہے  
 ہر گھڑی کا اوجھٹ عارض خط سب  
 یوانوں سے کہدو کہ چلی باد بہاری  
 ناغہ میں ہے چاروں طرف زعفران کا  
 بزم کی تربت میں می روح ہی اسی نہ

کیا کیا وہ نہ دیکھو یہ سچا جان کر نیکی  
ہم صحت کل چاک کر یاں کر نیکی  
اندھا تو مجھے دیدہ گریان کر نیکی  
طوفان تو دیدہ گریان کر نیکی  
اوجھٹاں قصہ بیابان کر نیکی  
زنگار سو کیا جڈل قرآن کر نیکی  
کیا اکو برس چاک گریان کر نیکی  
اب چھو مرفحان بخش احسان کر نیکی  
مرفد یہ اگر ختم وہ قرآن کر نیکی

کچھ بھلے سے غرض ہے کہ وہ دیکھی ہو  
 کھل جا گیا احوال کی دیکھی ہو  
 کہ چون غضب سے اس کی سیسہ جاسمین  
 میخاؤ میں تونل میں پڑ چکی ہے  
 فزشتہ حکم کوئی کیا نہیں ہے  
 ہوجاؤ تیرا کیا جب کر دی بار  
 ننگو کا بھی ہرگز سوار نہیں ہے  
 خوشنہی ہی پیدا کر نہیں ہے

دیوار تو سرین یہ بود اینین سکتے  
 سیلاب کا پتھون کر اللہ و مظلایم  
 یہ تو رہے طوفان تو دیا نہیں سکتے  
 رنگت ہونگے نہایت گراں و گر حیف  
 کب ہوئی فایہ گل غنائین سکتے  
 اویش نہا تو دیکھن جائیں بکدوش  
 از تو کی طرح سرہ و دنیا نہیں سکتے  
 قمان تو کیا عشق کا ہو دنگا ماحول  
 دروہی دار تو میسما نہیں سکتے  
 فتنہ خیمہ تان







کوه و شام و کوک و جوشن تا زین  
 یان بکین چار و زین کما قلاب  
 اندر حق و عشق زین کما قلاب  
 سولی تر این کما قلاب  
 و یان اعال و کوک و کاه راکی  
 یانتری دوازده کی دو کی  
 آخر تر و حق و کین ز جان

غفلت پس سنجی پرمی هستی هوگی لاش ایسکی تہ مدفن ہی پہلستی هوگی کہی بازار میں جینس سستی هوگی ایکدن جانو ہریت یہ ہستی هوگی بیکسی انوی ہر تقدیر ہستی هوگی شیشے کی ہر طرح میں ہستی هوگی ات نہیں کر نیکا اگر اک ہستی هوگی سینو پر کما و کما جہر و دہستی هوگی حق پرستی تو نہیں جس ہستی هوگی	نہ کہی ہر شمعیں کیا دہ ہون ہونزل آتش سحر و جل سہلے سوا جاشت کون کہتا ہو کہ موجا نیکی از زانی حسن کیونکہ باریچہ دنیا کو کسیر نفیشت فنا بعد و دل جو کوئی غور و دیکھو گا کہی بادہ خوار و دل میں کر لیا سہی آیا ہوگا آنا بسچو جب پاسی وہ عاشق ہون اول جگر و دل و دل ہر شتاق ہر شتاق ہوگا جلوہ حق و عیان جس ہر عیب و اعظ
---	---

یا علی کہنے محمد میں جو پکاروں گا رند شہر جانیگی اگر گور می ہستی هوگی	شمسین گدین نمل کی دوا بار الگی دل کوین تھو وہ لہفہ نہ خشتا لگی خاطر سیر تری کہ گم سب آشنا لگی فرقت کی رات آنکہ نہ دم ہر روز الگی پڑ جا لگا کہیں کسی عاشق کما کو رستا میری سوا کہ ایک ہی عالم میں کی ہسر ماثار اللہ آج تو پسند کیجے سرگوشیاں ہر ہر کی خاک عذیب
--	--

جوں میں جو زبان کوئی چاہے  
 ہم اندر گم کہ نہ ہون غدا کی  
 خافہ کی چہ نہ ہون غدا کی  
 جوں میں جو زبان کوئی چاہے  
 ہم اندر گم کہ نہ ہون غدا کی  
 خافہ کی چہ نہ ہون غدا کی

کہ کوئی جہاز دیدہ گریان اس کی کو  
 دل میں چکنا نہ سنا کہ جگر کو ہی جالی  
 سیرت و تاب کما اگر جہاں کہی  
 ہر جہاز وصال کی فوج نہفت سالی  
 نصیب دگر کہ میں اگر جہاں کہی  
 لازم ہو تو جگر و عیادت دم آخر  
 ہر جہاں کہی ترسہ ریش کو دہو فانی  
 افلا حسیں ہر نظر آنی و کہی

لا تخرج من الغائب  
ولا يتركك حاله  
وإذا كان في ذلك  
فإنه لا يخرج من الغائب

<p>آئے ہو رنج کر کے جاتی ہو          زمین بہا ہم بصورت انسان          شب قیامت نے دم بہ بند کیا          ہوگی آتش و بال ہوئے کمر          یا تو قالب میں آؤ در قیامت          آہ آتش نشان جو کرتا ہوں</p>	
<p>تم نہ کیا کرو اس آئے سے          آدمی اوٹھ گئے زمانے سے          رہ گئی سانس آئے جانے سے          زلف نیچی ہوئی جوشانے سے          اب سچکتی ہے روح جانے سے          آگ جھرتی ہے آشیانے سے</p>	
<p>جس قدر ہو ضرورت ملتا ہے          رند کو غیب کی خزانے سے</p>	
<p>تم عبادت کر لی زندگی آتی رہی          تکلوفت ہوئی توفیق بان محبت کی          یاں کفن قطع ہوا گو رہی تیار ہوئی          یاں احمقین ہر شے تو سوال اور جواب          مگر کو خاک ہو رہا ہے چوٹے          تھی خود زندگی باریک بیوت آتی تھی</p>	
<p>لو مسیحا مرو وہ جانسوز جاتی رہی          تم رہی کام میں ہم کام ہو جاتی رہی          گھر میں بیٹھو ہو زریزہ برتاؤ رہی          جوتیس بائیں گہ بیٹھو بتاؤ رہی          اب رشتہ رہ عزیز دل نہ تاؤ رہی          وہ جاوہی گوی ہم ہیں آتی رہی</p>	
<p>ساقی پہنچ تو ماتہ پہاغر دہری ہو          مرغان باغ بیٹھیں تجھ پر مری ہو          کوئے غم نہیں جو فیض سے خالی ہوا جانا          سرخک نہ کار سے غافل مرنے ہنوز</p>	
<p>برسین خواب تھو ہیں بابل بہری ہو          گر کس کڑی ہو آنگہ میں آئندہ بہری ہو          ہیں اس کریم کو تو خانی بہری ہو          بہر تو گاہ کچ ہیں جو سر پر بہری ہو</p>	

لو مسیحا مرو وہ جانسوز جاتی رہی  
 تم رہی کام میں ہم کام ہو جاتی رہی  
 گھر میں بیٹھو ہو زریزہ برتاؤ رہی  
 جوتیس بائیں گہ بیٹھو بتاؤ رہی  
 اب رشتہ رہ عزیز دل نہ تاؤ رہی  
 وہ جاوہی گوی ہم ہیں آتی رہی

صید لکھی کا قصد ہو کی شہسوار کا  
 سی ہوی غزال کی گری میں ڈر ہو  
 سبیل راہیں ہی تکر ہوئے جو کھڑک  
 کو کر دیا کی آج غلک ز صیغہ ز زار  
 مودنی کا بے شمار ہوئے ہر پیر ہو  
 صحبت میں ہری ہوئی ہی ہوئی ہو  
 اندونہ کا ہو قید دیکھ غنور کیوں

لو مسیحا مرو وہ جانسوز جاتی رہی  
 تم رہی کام میں ہم کام ہو جاتی رہی  
 گھر میں بیٹھو ہو زریزہ برتاؤ رہی  
 جوتیس بائیں گہ بیٹھو بتاؤ رہی  
 اب رشتہ رہ عزیز دل نہ تاؤ رہی  
 وہ جاوہی گوی ہم ہیں آتی رہی

لو مسیحا مرو وہ جانسوز جاتی رہی  
 تم رہی کام میں ہم کام ہو جاتی رہی  
 گھر میں بیٹھو ہو زریزہ برتاؤ رہی  
 جوتیس بائیں گہ بیٹھو بتاؤ رہی  
 اب رشتہ رہ عزیز دل نہ تاؤ رہی  
 وہ جاوہی گوی ہم ہیں آتی رہی

وعدہ وصل محبت بعد زوال  
زوال الغبار علی ہے پیری زبان  
دل شیر مردہ کا یہ حال ہے اب  
یا علی کہہ کے مار دشمن کو  
ہے زبان منہ میں تام کو گویا

روز و فرقت کی دوپہر نہ ٹھہلی  
رکیز واسے نہیں یہ ایتھ جلی  
جیسے مرجا گئی ہو کوئی کلی  
زور بازو سمجھ تو نام غسلی  
بات نکلی کینی تری یہ ہسلی

نظر میدست وہاں شکل میں  
اب مدد کیجیے یا غسلی ولی

مشفقات

گلگشت کو چو آنکوه ز شک بهار باغ  
 جلد کوسف سوزانی بود وصال محبوب  
 توقف کاینین جواه کی بکجه خستلی باعث  
 نشان نظر سے نحو عریانی کی طرح  
 اک آن بین ده زلف و توانا گئی دل کو  
 چمکی میں ملا دست خانی نے کلیجا  
 عقده وہ کہو لا کہ وقت میں ہی تیرے  
 دیکھنا کس کشمکش میں تیرے گریہ دریاں  
 جو کل سوس سوار و خلش خار پسند  
 سیج ہی مثل بر زمین کرسی ٹیک گری

پیدل حلین جلو میں گل زسوار باغ  
 غیب سے فرقت فرزند میں حال محبوب  
 تامل کا موتی جو اس سر میں زندگی کا  
 دکھا حسن کر جلو و نکو آدمی کی طرح  
 کیا حال کون دیکھا اگر گئی دل کو  
 تھکراتی ہوئی فننق با کی گئی دل کو  
 چاہو ہر سندی لگانا ناخن نقدیر کو  
 تیرے کہتا ہے دل کہ نہیں تو تیرے  
 طبع ہر زرار لیں سوسری دشوار پسند  
 بت دم و حب کو کین کا فرد و دنیا پسند

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱











بہارِ کمالیہ کی ایک نئی شاخ ہے جس میں کمالیہ کے تمام اہل علم و فضل نے اپنی قوتِ عقل و قوتِ قلم سے اس کی ترقی و ترقی کے لیے کوشش کی ہے۔

<p>ما چار گشتہ دستِ مہماں از علا جہم          و شمعین بہ از ان دست کہ دہری گشتہ          مہمتم ہی بانیو ایدل سے جو عالی          پی لاکہ بار ساقی کی لاکہ بار توبہ          حسرت اتوارہ اسیرانِ قفسِ تہی ہے          کند و اسی گور حسرت قاتلِ تریبہ          دور او سکو جاننا یہ فراست سے ہی ہے</p>	<p>آخر چکن کس مرضی را کہ دوست          بیکار بود ناخن اگر عقدہ کشائیت          سال آئندہ نہو گاہ یہی جو مسال ہے          پس کہ چکا تہی توبہ ہزار توبہ +          دہم و فصل ہا را کی بریں آتی ہے          مرجای پڑ پڑ کے یسبل قریب ہے          وہ شاہرگ سی ہی تری غافل قریب ہے</p>
---	---

نوی فقیر از اتفاقاتِ طلعی در بحرِ تازہ تالیف نمودہ بنا بر صحتِ بخدمتِ ناخ  
 مرحوم فرستاد در جوابِ نوشت از قرائن معلوم میشود کہ بحرِ نواز قوتِ فکر و طبعِ سا  
 پیدا گشتہ ارکانِ کامل و وافرا بکار بردہ اضمار و عصب را آورده  
 اند و گرنہ از و اتر خارج است متفعّلین از متفا علن باضمار  
 و مفاعیلین از مفاعلتین بعصب گرفتہ متفعّلین و  
 مفاعیلین کردہ اند سبحان اللہ مطلع این است

<p>بدت ہو نہیں کیا دلدار کو قیامت          مستفعّلین مفاعیلین مستفعّلین مفاعیلین          موافقت میں عناصر کی گرفتار نہوتا          درو گلی گلی کے پہرانی سے فائدہ          جز گریہ خرمی مری تقدیر میں نہیں          جیتی جی تہی بات کی ہنسکے ایک دن</p>	<p>ندیر کہ نہیں بقی کیا موت نہ است          مستفعّلین مفاعیلین مستفعّلین مفاعیلین          فراقِ روح کا قالب سے اتفاق نہوتا          بجگو فلک ہمارے ستاروں سے فائدہ          طفلی سرور ہی نہیں ہنساروں سے فائدہ          اب مگر کی یہ اشک بہا فح سے فائدہ</p>
--	---

بہارِ کمالیہ کی ایک نئی شاخ ہے جس میں کمالیہ کے تمام اہل علم و فضل نے اپنی قوتِ عقل و قوتِ قلم سے اس کی ترقی و ترقی کے لیے کوشش کی ہے۔

بہارِ کمالیہ کی ایک نئی شاخ ہے جس میں کمالیہ کے تمام اہل علم و فضل نے اپنی قوتِ عقل و قوتِ قلم سے اس کی ترقی و ترقی کے لیے کوشش کی ہے۔

بہارِ کمالیہ کی ایک نئی شاخ ہے جس میں کمالیہ کے تمام اہل علم و فضل نے اپنی قوتِ عقل و قوتِ قلم سے اس کی ترقی و ترقی کے لیے کوشش کی ہے۔





















CALL No. 1914 PM ACC. NO. 46459  
 AUTHOR (ن) امیر خاں  
 TITLE دیوان: مسیحی مسلمان عقیدے

710.03

THE BOOK MUST BE

Date	No.	Date	No.



**MAULANA AZAD LIBRARY**  
**ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY**

**RULES:—**

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over-due.